

مستدركات الأئمة إلى حنفية

ترجمته وتلخيصه

عقود الجواهر المنيعة في أدلة معذرة الأئمة الحنفية
بما وافق فيه الأئمة الستة وأبعدهم

toobaa-elibrary.blogspot.com

استخرج الأئمة من طائفة الحنفية من أئمة الأئمة الستة ما وافق فيه الأئمة الستة وأبعدهم
عقود الجواهر المنيعة في أدلة معذرة الأئمة الحنفية
بما وافق فيه الأئمة الستة وأبعدهم
ترجمته وتلخيصه
عقود الجواهر المنيعة في أدلة معذرة الأئمة الحنفية
بما وافق فيه الأئمة الستة وأبعدهم

مستدلات الام ابی حنیفہؒ

ترجمہ وتلخیص

عقودالجواہر المنیفة فی ادلة مذهب الامام
ابی حنیفہؒ مما وافق فیہ الائمة الستة واحدهم

تالیف : الام السید مرتضی الزبیدیؒ

تلمیذ و شیک الام کبیر حضرت

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

ترجمہ وتلخیص: مولانا عبد اللہ، شیخ الحدیث مظفر نگر

پبلشر: طوبی ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۹۱	دعا پڑھنے کے بعد وضو نہیں	۷۶	پھر اسے اپنی جگہ پر رکھنا اور وضو کرنا
۹۲	حاصل واجب کرنے کی چیزیں	۷۷	وضو کے بعد پھر وضو کرنا
۹۳	وضو کرنا	۷۸	وضو کرنا
۹۴	وضو کرنا	۷۹	وضو کرنا
۹۵	وضو کرنا	۸۰	وضو کرنا
۹۶	وضو کرنا	۸۱	وضو کرنا
۹۷	وضو کرنا	۸۲	وضو کرنا
۹۸	وضو کرنا	۸۳	وضو کرنا
۹۹	وضو کرنا	۸۴	وضو کرنا
۱۰۰	وضو کرنا	۸۵	وضو کرنا
۱۰۱	وضو کرنا	۸۶	وضو کرنا
۱۰۲	وضو کرنا	۸۷	وضو کرنا
۱۰۳	وضو کرنا	۸۸	وضو کرنا
۱۰۴	وضو کرنا	۸۹	وضو کرنا
۱۰۵	وضو کرنا	۹۰	وضو کرنا
۱۰۶	وضو کرنا	۹۱	وضو کرنا
۱۰۷	وضو کرنا	۹۲	وضو کرنا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۸۹	☆ میری زبان کا بیان ☆	۱۹۱	جرم کی دہشتیں
۱۹۰	میر کی لہریں چار غیریں	۱۹۲	عمر سے پہلے کی یاد رکھتے تھے
۱۹۰	سورج کا رنگ کی لہر	۱۹۳	مٹا کر ہوا پتھر بننے کے لئے کھڑے تھے
۱۹۲	سورج کا رنگ کی لہر کا طریقہ	۱۹۴	راتوں کا قیام ہوا رات کی ترغیب
۱۹۳	لہر کا رنگ کا بیان	۱۹۵	دھواں کے آگ کی لہریں راتوں کا قیام
۱۹۳	لہر کا رنگ چار غیریں ہیں	۱۹۵	گھروں میں لہر پڑھنے کا بیان
۱۹۳	جہاز میں دو دن گزر گئے کیا جانے؟	۱۹۶	استکار کا بیان
۱۹۵	جہاز کیسے اٹھتا ہے؟	۱۹۷	استکار کی تعلیم
۱۹۶	جہاز کو لہر کیلئے راستہ داخل کرنا چاہیے	۱۹۷	جماعت کے ساتھ فریڈ کا بیان
۱۹۶	جہاز کے کوہن لہر کا بیان	۱۹۸	فوت شدہ لہروں کی قصا
۱۹۷	جہاز کو لہر کے ساتھ کی مسافت	۱۹۸	بکرا کا بیان
۱۹۸	زیارت گھر کی پہاڑت	۱۹۸	میر کی لہر
۱۹۸	قبرستان میں پتھر کا بیان	۱۹۹	میر کی لہر
۱۹۹	بزمِ شمس کے شمس کے شمس کے شمس	۱۹۹	کود کا بیان
۲۰۰	مرد کا قریب میں لہر کا بیان	۲۰۰	ساز کی لہر
۲۰۰	جہاز کے لہر کا بیان	۲۰۰	جہاز کے لہر کا بیان
۲۰۰	☆ لہر کا بیان ☆	۲۰۰	میر کی لہر کا بیان
۲۰۱	کام کرنے والے چاروں کی لہر	۲۰۱	لہر کا بیان
۲۰۲	لہر کا بیان	۲۰۲	لہر کا بیان
۲۰۲	لہر کا بیان	۲۰۲	لہر کا بیان
۲۰۳	عمر کی لہر کا بیان	۲۰۳	لہر کا بیان
۲۰۳	لہر کا بیان	۲۰۳	لہر کا بیان

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۹۲	میر کی لہر کا بیان	۱۹۲	میر کی لہر کا بیان
۱۹۳	میر کی لہر کا بیان	۱۹۳	میر کی لہر کا بیان
۱۹۴	میر کی لہر کا بیان	۱۹۴	میر کی لہر کا بیان
۱۹۵	میر کی لہر کا بیان	۱۹۵	میر کی لہر کا بیان
۱۹۶	میر کی لہر کا بیان	۱۹۶	میر کی لہر کا بیان
۱۹۷	میر کی لہر کا بیان	۱۹۷	میر کی لہر کا بیان
۱۹۸	میر کی لہر کا بیان	۱۹۸	میر کی لہر کا بیان
۱۹۹	میر کی لہر کا بیان	۱۹۹	میر کی لہر کا بیان
۲۰۰	میر کی لہر کا بیان	۲۰۰	میر کی لہر کا بیان
۲۰۱	میر کی لہر کا بیان	۲۰۱	میر کی لہر کا بیان
۲۰۲	میر کی لہر کا بیان	۲۰۲	میر کی لہر کا بیان
۲۰۳	میر کی لہر کا بیان	۲۰۳	میر کی لہر کا بیان
۲۰۴	میر کی لہر کا بیان	۲۰۴	میر کی لہر کا بیان
۲۰۵	میر کی لہر کا بیان	۲۰۵	میر کی لہر کا بیان
۲۰۶	میر کی لہر کا بیان	۲۰۶	میر کی لہر کا بیان
۲۰۷	میر کی لہر کا بیان	۲۰۷	میر کی لہر کا بیان
۲۰۸	میر کی لہر کا بیان	۲۰۸	میر کی لہر کا بیان
۲۰۹	میر کی لہر کا بیان	۲۰۹	میر کی لہر کا بیان
۲۱۰	میر کی لہر کا بیان	۲۱۰	میر کی لہر کا بیان
۲۱۱	میر کی لہر کا بیان	۲۱۱	میر کی لہر کا بیان
۲۱۲	میر کی لہر کا بیان	۲۱۲	میر کی لہر کا بیان
۲۱۳	میر کی لہر کا بیان	۲۱۳	میر کی لہر کا بیان
۲۱۴	میر کی لہر کا بیان	۲۱۴	میر کی لہر کا بیان
۲۱۵	میر کی لہر کا بیان	۲۱۵	میر کی لہر کا بیان
۲۱۶	میر کی لہر کا بیان	۲۱۶	میر کی لہر کا بیان
۲۱۷	میر کی لہر کا بیان	۲۱۷	میر کی لہر کا بیان
۲۱۸	میر کی لہر کا بیان	۲۱۸	میر کی لہر کا بیان
۲۱۹	میر کی لہر کا بیان	۲۱۹	میر کی لہر کا بیان
۲۲۰	میر کی لہر کا بیان	۲۲۰	میر کی لہر کا بیان

صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۱۸	۲۰۴	۲۵ روزہ کا بیان
۲۲۰	۲۰۴	روزہ کی فضیلت
۲۲۱	۲۰۵	عاشورہ کے روزہ کا حکم
۲۲۱	۲۰۶	چاند کا قیام رکعت کا ہے
۲۲۲	۲۰۶	نہینہ بھی تہمتیں عین کا ہے
۲۲۳	۲۰۷	شب کے روزہ نہ رکھنے کی ممانعت
۲۲۵	۲۰۸	روزہ میں سختی کو گناہ کی اجازت
۲۲۵	۲۰۸	روزہ رکھنے کو رسی کی اجازت
۲۲۶	۲۰۹	نی چھٹکے کیلئے مباشرت کی اجازت
۲۲۶	۲۰۹	رمضان میں قصد قتل کر کے قتل کا حکم
۲۲۷	۲۱۰	خوشی روزہ رکھ کر کرے؟
۲۲۸	۲۱۱	سفر میں روزہ کا حکم
۲۲۸	۲۱۳	ایام شریف میں روزہ کی ممانعت
۲۲۹	۲۱۳	عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت
۲۲۹	۲۱۳	ایام میں سے روزہ
۲۳۰	۲۱۳	صوم وصال کی ممانعت
۲۳۱	۲۱۵	خاسوقی کے روزہ کی ممانعت
۲۳۱	۲۱۵	آپ ﷺ کیلئے صوم وصال کرنا نہیں تھا
۲۳۲	۲۱۶	روزہ رکھ کر تکبیر کرے؟
۲۳۳	۲۱۶	اختلاف کا بیان
۲۳۵	۲۱۷	۱۵ سال تک کا بیان
۲۳۵	۲۱۷	درجہ ب کے بعد اولیٰ میں قبیل
۲۳۶	۲۱۸	بغیر عزم و نیت کیلئے سزا کا حکم
۲۳۶		جن سوائت سے ۱۵ اہرام گزارا

سوال	فتویٰ	سوال	فتویٰ
۲۵۵	بچوں کے درمیان رازی کی کھم	۲۳۷	حلال کافہ عزم کیلئے حلال ہے
۲۵۶	سردار کی ایک بیوی کے بھائی کے بھائی کے	۲۳۸	عزم دوسرے کا کیا ہوا اللہ کما سکتا ہے
۲۵۷	ازکیا کھم ہے؟	۲۳۹	رہنمائی میں عروہ کی فضیلت
۲۵۸	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۰	بچوں کے ساتھ عروہ کا کر دینا
۲۵۹	☆ حلال کی وجہ سے	۲۴۱	عروہ کی تعداد بیکری کی پہلے سے قربانی کا
۲۶۰	☆ حلال کی وجہ سے؟	۲۴۲	بیکری کی سلاخ سے کھانے کی
۲۶۱	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۳	غیر کھانے سے بیکری کی
۲۶۲	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۴	کے ساتھ کھانے کی سلاخ سے کھانے کی
۲۶۳	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۵	☆ حلال کی وجہ سے
۲۶۴	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۶	☆ حلال کی وجہ سے
۲۶۵	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۷	☆ حلال کی وجہ سے
۲۶۶	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۸	☆ حلال کی وجہ سے
۲۶۷	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۴۹	☆ حلال کی وجہ سے
۲۶۸	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۰	☆ حلال کی وجہ سے
۲۶۹	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۱	☆ حلال کی وجہ سے
۲۷۰	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۲	☆ حلال کی وجہ سے
۲۷۱	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۳	☆ حلال کی وجہ سے
۲۷۲	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۴	☆ حلال کی وجہ سے
۲۷۳	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۵	☆ حلال کی وجہ سے
۲۷۴	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۶	☆ حلال کی وجہ سے
۲۷۵	☆ زور سے چلنے کی وجہ سے	۲۵۷	☆ حلال کی وجہ سے

صفحہ	صفحہ
۳۲۰	۳۰۳
۳۲۰	۳۰۳
۳۲۱	۳۰۳
۳۲۱	۳۰۳
۳۲۱	۳۰۶
۳۲۲	۳۰۷
۳۲۲	۳۰۸
۳۲۳	۳۱۰
۳۲۳	۳۱۰
۳۲۳	۳۱۱
۳۲۵	۳۱۲
۳۲۵	۳۱۳
۳۲۵	۳۱۳
۳۲۶	۳۱۴
۳۲۶	۳۱۴
۳۲۸	۳۱۶
۳۲۸	۳۱۶
۳۲۹	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸
۳۳۱	۳۱۸
۳۳۲	۳۱۹

صفحہ	صفحہ
۲۸۳	۲۶۶
۲۸۵	۲۶۷
۲۸۶	۲۶۸
۲۸۶	۲۶۸
۲۸۹	۲۶۹
۲۹۰	۲۶۹
۲۹۰	۲۷۰
۲۹۱	۲۷۰
۲۹۱	۲۷۱
۲۹۲	۲۷۱
۲۹۲	۲۷۲
۲۹۳	۲۷۳
۲۹۳	۲۷۳
۲۹۵	۲۷۴
۲۹۵	۲۷۴
۲۹۶	۲۷۵
۲۹۶	۲۷۵
۲۹۷	۲۷۶
۲۹۷	۲۷۶
۲۹۸	۲۷۷
۲۹۸	۲۷۷
۲۹۹	۲۷۸
۲۹۹	۲۷۸
۳۰۰	۲۷۹
۳۰۰	۲۷۹
۳۰۱	۲۸۰

صفحہ	صفحہ	صفحہ
۳۳۳	۳۳۳	۳۳۳
۳۳۴	۳۳۴	۳۳۴
۳۳۵	۳۳۵	۳۳۵
۳۳۶	۳۳۶	۳۳۶
۳۳۷	۳۳۷	۳۳۷
۳۳۸	۳۳۸	۳۳۸
۳۳۹	۳۳۹	۳۳۹
۳۴۰	۳۴۰	۳۴۰
۳۴۱	۳۴۱	۳۴۱
۳۴۲	۳۴۲	۳۴۲
۳۴۳	۳۴۳	۳۴۳
۳۴۴	۳۴۴	۳۴۴
۳۴۵	۳۴۵	۳۴۵
۳۴۶	۳۴۶	۳۴۶
۳۴۷	۳۴۷	۳۴۷
۳۴۸	۳۴۸	۳۴۸
۳۴۹	۳۴۹	۳۴۹
۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰
۳۵۱	۳۵۱	۳۵۱
۳۵۲	۳۵۲	۳۵۲
۳۵۳	۳۵۳	۳۵۳
۳۵۴	۳۵۴	۳۵۴
۳۵۵	۳۵۵	۳۵۵
۳۵۶	۳۵۶	۳۵۶
۳۵۷	۳۵۷	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۸	۳۵۸
۳۵۹	۳۵۹	۳۵۹
۳۶۰	۳۶۰	۳۶۰
۳۶۱	۳۶۱	۳۶۱
۳۶۲	۳۶۲	۳۶۲
۳۶۳	۳۶۳	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۴	۳۶۴
۳۶۵	۳۶۵	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۶	۳۶۶
۳۶۷	۳۶۷	۳۶۷
۳۶۸	۳۶۸	۳۶۸
۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹
۳۷۰	۳۷۰	۳۷۰
۳۷۱	۳۷۱	۳۷۱
۳۷۲	۳۷۲	۳۷۲
۳۷۳	۳۷۳	۳۷۳
۳۷۴	۳۷۴	۳۷۴
۳۷۵	۳۷۵	۳۷۵
۳۷۶	۳۷۶	۳۷۶
۳۷۷	۳۷۷	۳۷۷
۳۷۸	۳۷۸	۳۷۸
۳۷۹	۳۷۹	۳۷۹
۳۸۰	۳۸۰	۳۸۰
۳۸۱	۳۸۱	۳۸۱
۳۸۲	۳۸۲	۳۸۲
۳۸۳	۳۸۳	۳۸۳
۳۸۴	۳۸۴	۳۸۴
۳۸۵	۳۸۵	۳۸۵
۳۸۶	۳۸۶	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۷	۳۸۷
۳۸۸	۳۸۸	۳۸۸
۳۸۹	۳۸۹	۳۸۹
۳۹۰	۳۹۰	۳۹۰
۳۹۱	۳۹۱	۳۹۱
۳۹۲	۳۹۲	۳۹۲
۳۹۳	۳۹۳	۳۹۳
۳۹۴	۳۹۴	۳۹۴
۳۹۵	۳۹۵	۳۹۵
۳۹۶	۳۹۶	۳۹۶
۳۹۷	۳۹۷	۳۹۷
۳۹۸	۳۹۸	۳۹۸
۳۹۹	۳۹۹	۳۹۹
۴۰۰	۴۰۰	۴۰۰

﴿تقریبا﴾

جامع اصول دامت برکاتہ حضرت مولانا مفتاح صاحب اعظمی دامت اللہ عنہم حضرت امیر اعظم ہند

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه
اجمعين علامہ مرتضیٰ زبیدی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور اور بیش قیمت کتاب "عقود الجواهر
العقود فی ادلة الامام اہل حنفیہ" میں احکام سے متعلق امام اعظمؒ کی روایات کو جمع کرنے پر
اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ ان روایات کی تائید کے لئے انہوں نے اصلاً صحاح سے مستحبات کو نقل
کرنے کا اہتمام کیا ہے اور جمیع اصحاب سے علماء حدیث کے دیگر کتبوں سے بھی مستحبات نقل کی گئی
ہیں تاکہ امام اعظمؒ کی روایات کی استقامت و مشیت واضح ہو جائے، اور اسی وجہ سے ان کی اس کتاب کی
اہمیت و افادیت بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

مصنف عظیم کا مقصد ان لوگوں کی ترویج ہے جنہوں نے امام اعظمؒ کو قبل اللہ بیعت
نہ کی ہے وغیرہ کہہ کر جس طرح طریق آقا سب سے رات کی تمام تاریخیں کاغذ پر لکھ کر پھیل دی ہیں؛ بالکل
اسی طرح حدیث پاک کے خطبے میں امام اعظمؒ کی طرف منسوب کی جانے والی لفظ باتوں کا اس
طریق کی ساری بنیاد ہے، ہر اسی طریق پر قائم ہو جاتا ہے کہ اس کتاب میں ہر فرد اہل علم و احکام جہاں
نور حدیث کی مشہور کتابوں سے ان کے نقلی اور مستوی مستحبات کو نقل کر دیا گیا ہے۔

لیکن یہ ایک انوس بک حقیقت ہے کہ آج تک نہ صرف یہ کہ علم اور سبے بیضاوت
غضب افزہ امام اعظمؒ کے بارے میں اس طرح کے نقد و تہرہ کو نقل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں
بلکہ علم حدیث کا اشتغال رکھنے والے علمائے علم بھی اسی صحبت میں جھگڑا رہی امام ترمذی کے اخیر
نظر آتے ہیں، ابھی چند سال پہلے علامہ ناصر الدین البانیؒ کی کتاب "کنز الدواعی الخلیل فی توضیح
اصحاحات منوال النسل" طبع ہو کر آئی ہے تو موصوف نے بھی امام اعظمؒ کے حرم علمی کی بے
حسرتی میں اپنے گم کو حد و حد خطا ہے اور روایات و احکامات دوسے کہ خوب ذہیر المظاہر کی ہے
علامہ مرتضیٰ زبیدیؒ کی سفاس نور کی ذہینیت کی ترویج کے لئے یہ کتاب تالیف فرمائی تھی۔

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۴۳	بعض روایات کا قصاص صاف کر دیا	۳۴۳	غضب میں زور و رنگ کا کتاب
۳۴۵	کُل غلامہ جب محمدیہ ہے	۳۴۳	کائنات غضب کی کرانیت
۳۴۶	فرس کے اقتدار سے غوث کی تحسین	۳۴۳	کفر سے ہو کر حبیب کرنا
۳۴۶	بیت کے اقتدار سے حدیث کے بدل کی تحسین	۳۴۳	غرض و ہولناکت کی گمان
۳۴۷	غارت کے زعموں کی گمان	۳۴۳	غارت کے پیچھے کے حاتم میں صحت حرام
۳۴۸	سلطان زکی اور مسکن کی گمان	۳۴۶	استبراد کا بیان
۳۴۹	☆ و سیرت کا بیان ☆	۳۴۷	کہ کر مر کر دین کا حکم
۳۴۹	وصیت تہا کی ترک تک حسیں ہے	۳۴۸	☆ شراب کا بیان ☆
۳۵۰	سوت کے وقت مدد کر کہ صحت	۳۴۸	شراب کی حرمت قطعی محدود ہے
۳۵۱	بیت کا گنجل ترک سے ہو گا	۳۴۹	☆ حدیث کی حدیث کی حدیث
۳۵۱	جنم کا کسی ایک کا جنم کے کمانے	۳۴۹	پر خش اور شراب کی ممانعت
۳۵۱	میں دیکھتا ہے	۳۵۰	شراب کیلئے صمد ہا گور کا حکم
۳۵۲	روایت کا قریب کیلئے صحت کا حکم	۳۵۰	غیبت کی کوئی قسم حرام ہے؟
۳۵۳	☆ دراصل کا بیان ☆	۳۵۳	اقتداء غلامہ غیبت کی ممانعت
۳۵۳	سلطان اور کار کا ایک دوسرے کے	۳۵۵	آلہ میں کا حکم
۳۵۳	روایت نہیں	۳۵۶	حسین و عروں میں غیبت کا نقلی ممانعت
۳۵۳	قاف و لڑت نہیں	۳۵۷	بہر میں کا حکم
۳۵۵	صحبہ کی روایت	۳۵۸	☆ بیعت کا بیان ☆
۳۵۸	زاد کی تمام کے خلاف میں	۳۵۸	چھوٹا کا دل سے گمان
۳۵۸	بیرات کا روایت نقلی سوئی کا حکم ہے	۳۵۹	☆ قصاص اور جہاد میں ☆
۳۵۸	لہان کرنے والوں کی میرات کا حکم	۳۵۹	جب عروہ اور اسکے سہولت
۳۵۹	عروہ کا حدیث کی میرات کا حکم	۳۶۰	قصاص میں اختلاف
۳۶۰	زاد قریب و لڑت نہ تو اپنے چل کا	۳۶۰	زاد کے بدلے سلطان کا نقل
۳۶۰	☆ حدیث ہے	۳۶۰	ایک دوسرے حدیث
۳۶۱	☆ حدیث کا حکم	۳۶۱	زاد کا حدیث کے خلاف حدیث کی میرات
۳۶۲	☆ حدیث کا حکم	۳۶۲	قصاص کے بدلے قصاص کا حکم
۳۶۲	☆ حدیث کا حکم	۳۶۲	قصاص کا سوال کر لیگی شراب

اسے دو قسم نام رکھ کر ایک حدیث کی طرح پہلے اعتقادات ذکر کیے پھر فرقہ کے طریقہ پر احکام ذکر کیے اور ہر باب میں امام صاحب کی ایک حدیث پر استکفاء کیا بعض جگہ دو حین کا بھی ذکر کیا ہے مگر چار امام صاحب کی حدیثیں احاطہ سے باہر ہیں۔

اگر سند میں کوئی روایت بخیر ہو اور اس کا بھی ذکر کر دیا مگر حدیث ۳ بیت ۱۰۱ اور دوسرے طرق سے مروی ہو، ضعف امام صاحب کے بعد آپ کو ضعف کا کوئی ذکر نہیں کیا کیونکہ اب ضعف باقی نہیں رہا، بعض مرتب اس کا ذکر کر دیا جس نے علی اسی لحاظ سے حدیث روایت کی یا اصل حدیث کی تحریف کی یا حدیث کی جابجائی کی حدیث ۱۰۱ غیر صحابی کی حدیث کی کسی بھی کتاب سے ہو، جگہ ۱۰ مشہور سند کتب سے ہو، مقصود یہ واضح کرنا ہے اور بعض متعصبین کا ذکر کرنا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ "مسکینین نے اللہ سے تھے" رائے اور قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے تھے حالانکہ انھوں نے اسے علماء مفسرین جن میں سر فہرست ابن حزم، ابن قیم جوڑیہ اور امام ابن تیمیہ صاف صاف بیان کر رہے ہیں کہ امام صاحب کے مذہب کی بنیاد اسی پر ہے کہ حدیث ضعیف اور مثل قیاس پر مقدم ہے، اسے ہو تے ہیں قیاس جائز نہیں۔ (اعلام المومنین)

امام صاحب کے دلائل ضعیف نہیں لیا کیونکہ ان کا جابل ہے یا محضب، علماء کو مسلم ہے کہ امام ابو حنیفہ کے دلائل صحیح اور حسن یا اہل ضعیف حدیثیں ہیں جو بہت سے طرق سے مروی ہیں اور جہت ہیں۔

۳۔ مذہب اکثر ارباب کا وہ رائے ہو، قیاس نہیں، شریعت مسطور ہے چاہے اسکے دلائل طالب علم پر واضح نہ ہوں مگر اگر وہ واضح ہے سب ان کی تصریح موجود ہے کہ ہم قیاس ہی وقت کرتے ہیں جب قرآن اور حدیث واقفیت و احکام میں عدم ہے، غلطیہ بغدادی کی تاریخ بغداد اور مناقب امام ابو حنیفہ کی کتب کا مطالعہ کرنے سے یہ واضح ہو گا ہے کہ ابن حزم اور ابن جوزیہ کی طرح سب ایک ہی بات کہتے ہیں (یعنی جابل اور

کی کوئی شے کر رہے ہیں، یہ صرف شیطان و محرک ہے اور خواص نفسانی ہے جس کو وہ اپنی جہانی سے اغراض سمجھ بیٹھے ہیں۔ انا لله وانا اليه راجعون، لاسول ولا قوة الا بالله العلی العلی

مقدمة المؤلف (مختصر از ص ۱۱۵ تا ص ۲۵)

مقدمہ ص ۱۱۵ کے بعد اکثر مجتہدین اور علماء صالحین اور فقہاء امت خاص کر امام ابو حنیفہ پر جو جہان یا فائدہ لوگوں کے لیے جہان کے شمار میں ہیں بہت زیادہ محنت کی، مگر کتاب کے سلسلے میں اس طرح کام شروع کیا کہ یہ نہیں کتاب ہے اس میں احکام کی وہ حدیثیں ذکر کروں گا جن کو امام اعظم ابو حنیفہ نے روایت کیا اور بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ میں سے سب نے کچھ نہ اپنی کتاب میں، روایت کیا اندازہ تھا کہ میں بھی احادیث پر صرف مضمون میں ان کی کتب صحاح کے ساتھ دوسرے کچھ شیروں بھی ذکر کروں گا، وہ حدیثیں جن سے امام ابو حنیفہ نے کسی مسئلہ پر استدلال کیا ہے مگر ان اکثر حدیث سے انکار روایت نہیں کی ہے میں ان کو ذکر نہیں کروں گا اس لیے کہ مقصود ان مضمون کی امام صاحب سے موافقت کا ذکر ہے ان حدیث کے بارے میں امام صاحب کی سندوں پر احکام ہے ان میں چار مسئلہ تو ایسے ہیں کہ جمع کرنے والوں اور امام صاحب کے دو مہمان میں کوئی واسطہ نہیں خود جمع کرنے والے نے امام صاحب سے بلا واسطہ سنا ہے، وہ مہمان امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، سف، امام محمد، امام حسن بن زیاد، نووی، باقی مسندوں میں واسطہ ہے مگر روای سب ۵۰ سے ۱۰۰ کے امام ہیں۔ امام ابو یوسف، محمد بن محمود خوارزمی نے ان سب کو جمع کر کے جامع السائید نام رکھا ہے۔

ان کو یہ حدیثیں سماع متصل اور اجازت بالشافع اور اجازت فائدہ سے حاصل ہوئیں، مؤلف نے مسطور اور ابھر اسلیدی فی دلائل مذہب الامام ابو حنیفہ کی موافق یہ ان تر

حسب کے خلاف کلمہ حق اور شہادت حق اگر اور ہر عظیم ضرر عظیم مہرٹ عظیم
محقق اور عظیم تھی، بہتر ہر دہان کے ہنر سے پاک تھے۔

ہر امت پر آسانی اور دفع شرع کیلئے بعض مسائل میں گے انکا مدار پر ہذا اللہ
بیمک البسر ولا یبرہد بمک البسر ہر اور ہر واولا البسر واپ ہے کہ قتل اور بے
استیلا پر جیسے اس دینی کا کلمہ ہر دہان سے نکالی گئی ہے اور ان میں کے ہر دہان کا استعمال
جو جس انداز میں سے نکالے گئے ہوں۔

۵۔ امام ابو حنیفہ کے علم فضل اور تقویٰ پر اعلیٰ امت اور امت اور مدال امت
سے شہادت دی ہے دیکھو تاریخ بغداد اور افتاء ابن عبد البر و غیرہ کتب میں یہاں ترجمہ
میں مؤلف کا بیان بہت سی فقرہ کر رہا ہوں مدد۔ الحرج میں تدریس تحصیل ہے دیکھو نو
منہج جزی ہے (یہ اثر آپس میں بھائی بھائی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی قرینہ
کرنے والے ہیں اور ہذا میں ان کو تکلیف دیکھ کر خدا سے جنگ حوالہ ملے۔)

من اذانی و لیا فلفہ اذ لکھ بالحرہ۔

۶۔ مدد ہر رسول اللہ ﷺ سے فرما بہت کی بنا پر بہت سے ہر میں امام ابو
حنیفہ سے ناراض ہو گئے لیکن جب حق واضح ہو گیا تو ناراضی ہو کر اور استغفار کیا دیکھو کتب
مناقب یہاں تحصیل کا موقع نہیں۔

ابن عبد البر کہتے ہیں کہ ہر میں کی ناراضی والے اور قیاس کی وجہ سے حق کی جگہ ہے
”حک الشیء یعنی وہم“ کی جگہ کی جہت اندھا بہر انکار تھی۔ امام ابو حنیفہ باطل
فروق سے متاثرہ کرتے تھے وہ لوگ اپنی بات امام صاحب کی طرف منسوب کر کے متنبہ
اور راج کرتے تھے یہ اندازے ان کے دھوکہ میں آجاتے تھے جیسے خلق قرآن اور نہ چاہ
کا سنا ایمان میں کی زیادتی اور عمل ایمان کا کارہو۔

۷۔ حنفیہ امام صاحب مہرٹ کبیر ہیں ان کے اور ہر میں کے مسلک میں حقیق

اختلاف نہیں جب امت نے دین اسلام کے چار ترجمانوں (اماموں) میں سے ابو حنیفہ کو دوا
ام حلیم کر لیا تو ان کی قیمت اور برائی اور افتراء امام صاحب کو نہیں بلکہ مغزی کے لئے
دواں جانے ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ پر ہی نہیں بلکہ ان کے سب امامین پر افتراء ان کی تکذیب
ہے جس کا اثر دین اسلام تک نہ پہنچتا ہے جب فقہ حنفی کو قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ کا
غلام و ترجمان کی بجائے ابو حنیفہ کی رائے اور ان کا قیاس کہا تو دین الہی ہمارے سے انکار لازم
آجندہ چند جمل اور حادہ لوگوں کو چھوڑ کر سب اہل سنت امام ابو حنیفہ اور ان کے فقہ کو حلیم
کرنے والے ہیں وہ اپنے فروعی اختلافات اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بھی تھے اور ہیں
اور وہیں کے اصل اذاعہ الحدیث لہو مدھی امام صاحب کا یہ قول فراموشی مت
کر جانے اثر کے غماں ان کی سیرت حد کو متغ کر دیا ہے صحابہ اور تابعین کے بعد جو
ان پر عاقبت ہو اور ان کی ابتداء کی کو مشل کرے کاماب ہو گا کہ خدائی سب کو ان کی محبت
سے قطع ہوتے۔ آمین۔ اور جو ان کی بشری کو تابعین ہی میں نظر انداز ہیں گے تو حق سے
محروم ہو جائینگے اللہ تعالیٰ ہمیں جنہیں سب کو ان لوگوں میں داخل کر دے جو ہمیں سر کر
ان کی بات کی ہی جیڑی کرتے ہیں۔ آمین۔ قال المفویٰ عند ذاکر الصالحین تنزل
الرحمۃ علیہم بن حوشب نے فرمایا لا کوو اصحاب من اصحاب معدن ﷺ لا تلف
القلوب علیہم ولا تذکروا مساویہم لغری الناس علیہم (چنانچہ ان کا علم فضل
تاکین عبد البر) کسی اہل حدیث سے بزرگ کا شعر ہے۔

امام ابو حنیفہ رہنمائے قوم ہیں یادو۔

کتاب و حدیث العلماء میں فرمایا ہے دیکھو۔

کہ میرا قول جو قول پیبر کے خلاف ہو۔

تو ایسے قول باطل کو ہر دہان پر ہر دہان۔

چھائی، گویا ظلمات بعضا لہوئی بعض کاکھڑا ہو گیا سنا دے تھائی نے میرے دل میں
 لگا کہ یہ حضرت امام سے بدگلی کا نتیجہ ہے اس لئے انتظار کرو میں نے کلمات انتظار
 اور اسے شرمناک دیکھا میرے فوراً کادور ہو گئے اور وہی کی بجائے یہاں چکا کہ اس نے دوسرے
 کی روشنی کو ملت کر دیا اس وقت سے میری حضرت امام صاحب سے محبت اور نیوہ
 ہو گئی اور میں ان فضول سے جن کو امام صاحب سے محبت نہیں کیا کرتا ہوں کہ
 میری اور تھائی کی مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق تعالیٰ مگرین سوارانہ قدیر آنحضرت
 ﷺ سے خطاب کر کے فرماتا ہے: انصار و اولیٰ علیؑ ملوئی میں نے جو کچھ عالم ہیوی
 اور شہزادی شہزادہ کی لیا میں مجھ سے انکار کرتا ہے وہ ہے: هذا والله ولی الہدیہ

خاتمہ الحکم اب میں اس مضمون کو کون کلمات پر ختم کرتا ہوں اور اپنے عظیم
 سے امید رکھتا ہوں کہ دوزار گاہیں سے خصوصاً اثر و متہ میں سے حسن عین رکھیں اور
 مستثنیٰ اور شرفی اور سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس کا نتیجہ بدو جہاں میں موجب
 خیر و نقصان ہے نساۃ اللہ الکرم حسن الظن والنائب مع الصالحین وعود
 باللہ العظیم من سوء الظن بهم والولیعۃ لہم فائدہ عرق الرضی والخروج
 وعلامة المارقین۔ ولعم مالہل

از خدا ارحم الراحمین
 ہے کوپ عزم شدہ لطف رب
 خاکپائے ملاؤ حقہ میں و متاخرین حافظہ محمد اور ایم (۱) میر سیال کوئی تاریخ اصل
 حدیث میں ہے۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹

59

﴿ حضرت شیخ جامہ ابو بکر الجزائری کے مختصر حالات ﴾

ابھی آپ کی عمر ایک سال کی تھی کہ آپ کے والد ماجد حضرت موسیٰ بن
سید القادر بن جابر کاسابہ مرتے اور آپ والدہ کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے
والدہ ماجد کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش آپ کے چچا زاد ساسوں کے زیر ہوئی لیکن وہیں
آپ نے بچپن میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا حفظ قرآن کریم کے بعد آپ نے مشن
فلاورسہ نور منکوار ابن حاشرین لکھنؤ لائیکل کو حفظ پڑھ کر لیا تھا مقامی تعلیم سے فراغت
حاصل کرنے کے بعد اپنے تہذیب مقدس کی طرف ہجرت کی اور یہاں کے مشہور علماء سے
شرف تہذیب حاصل کیا آپ کے اساتذہ میں سے فضیلۃ الفیض عربی، فضیلۃ الفیض محمد الی نقار

﴿تالیفات شیخ﴾

و عقیدہ الہیوں۔ سرمنہاج السطری۔ سرحد الہیہ دہلی۔

آپ عظیم علماء عسکین میں سے ہیں آپ کی زندگی سادگی اور بہت ہی چٹائی کی ہے
 آپ کی صحبت میں جتنے کہ وقت اور کثرت کی قدر خوب دلچسپی ہوتی ہے۔ نیز محاکلات
 المسکین کے آپ فرمیں ہیں۔ آپ کے دل میں تعلق اسلام اور مسلمان اسلمین کا بڑا ہے۔
 کوٹ کوٹ کے بھر ہوا ہے اور افسانہ کوٹ کوٹ فرمائے آپ کی حفاظت فرمائے اور مسلمانوں
 کی خدمت کے لئے ہائیڈر کے لئے اور افسانہ کوٹ کوٹ فرمائے آمین۔

☆ مناقب امام اعظم ☆

﴿حضرت امام ابو حنیفہؒ کون ہیں؟﴾

حضرت ابو حنیفہ نعمان بن حبان بن سہیل بن قیس بن ثعلبہ الکنانی کی نسبت ہے کہ حضرت ابو حنیفہ نے ان کے آپ کو ان کا سر کے روئے والے ہیں ان کو اہل اعراس کے کاتب دیا جاتا ہے کہ کنہ وہاں ان کو مشورہ ہے جس میں کتاب اور سنت سے کوئی ٹکس نہیں ہو اور قادیان کے

(۱۶) عدالت کا خصوصی حق ہے۔ محض عدالت ہی کے لئے ہے۔ جس کے لئے عدالت کے احکامات اور فیصلے نافذ ہوتے ہیں۔

ہم نے کہا کہ جب تک آپ کے پاس اس شہر میں رہے گا یہ شہر خیر
و عالیت سے رہے گا، تو آپ نے فرمایا
طاعت اللہ و طاعت فیہ صومہ و من اللہ و قنوی بالحدود
و امن سر داروں سے خالی ہو گیا میں سر دار نہیں قنایں دار میں گیا۔ میرا تجاہد داروہ چاہتا
والت ہے۔

﴿امام اعظمؒ کا خوف و خشیت﴾

بے شک خوفِ ظلم کا پھل ہے کہ ظلم کے بغیر خوفِ خداوندی نہیں پیدا ہو سکتا اور
یہ خوفِ خداوندی ظلم ہی نہیں اور اسکی مثل و درشت اور پھل ہیں کہ پھل بغیر درشت کے
نہیں ہوتا، درشت بغیر پھل کے چرمانیہ ہو سکتا ہے۔ اسلئے کہ اعتقادِ عظمت کا ہے، بغیر
عظمت کے جتنی اعتقاد نہیں ہے، امام ابو حنیفہؒ کے ظلم کی فریبی خوفِ خداوندی کا مظہر کرتی
ہے اور عدمِ خشیت کے معنی ہے وہاں سبب ابو حنیفہؒ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے
زیادہ خوفِ خدا کے حامل تھے انے اولاد و اولاد اسکی پورے مکمل دار و نوادہ ہیں۔

لہذا، دروایات میں سے ایک دروایت یہ ہے کہ کسی شخص نے آپ سے کہا کہ اللہ
سے ڈرا، آپ بے زینہ پسینہ ہو گئے چھوڑ دو چاہ گیا اور آپ نے اپنے سر مبارک کو جھکا لیا اور
فرمایا اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، ہر وقت ایسے لوگوں کی سخت ضرورت ہے جو
لوگوں کو اس وقت اللہ کی یاد دلانے جب وہ اپنی زبان سے ظہار ہونے والے ظلم پر اتر رہے
ہوں یہاں تک کہ وہ اپنے ظلم سے صرف اللہ کا رونا کر دیں۔

و حضرت ابوبکرؓ بنی خاندانِ روایت فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ رات کو بہت زیادہ
نرا پڑھا کرتے تھے میں نے انکو ایک رات دیکھا کہ آپ نے پڑھا کہ ان کو بڑا ایک رات

و حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ اللہ تعالیٰ میں اور
میں نے ان سے بڑا اختیار کوئی نہیں دیکھا ہے۔
و حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ قند میں سب لوگ امام اعظمؒ کے قانع اور
ان کے سامنے بچے ہیں۔

﴿امام صاحبؒ کی نصیحتیں اور حکمتیں﴾

امام اعظمؒ کی فرمائی ہوئی چند نصیحتیں اور حکمتیں پیش کر رہے ہیں جو امام اعظمؒ
کے کمالِ علم اور عظمت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ جتنی شخص اس امید پر ہے کہ اس مبارک
کتاب کا پڑھنے والا کمال کا طالب ان نصیحتوں اور حکمتوں سے محنت حاصل کرے اور فائدہ
اٹھائے۔

۱۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس نے وقت سے پہلے ریاست اور چوٹی طلب کی وہ
ذلت میں زندگی گزارے گا۔
۲۔ آپ کا فرمان ہے کہ میں نے گناہوں کو دیکھا کہ ذلت ہیں تو میری کت ہے
سے ان کو چھوڑ دینا، مگر توہمہ ترک کرنا ضروری نہیں ہے۔

۳۔ آپ کا ارشاد ہے کہ اگر دیکھو آخرت دونوں جگہ ملاؤ اللہ کے ولی اور
دوست نہیں تو کوئی بھی خطہ کمالی اور دوست نہیں۔

۴۔ آپ کا فرمان ہے کہ سب سے بڑی اطاعت اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے اور
سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا ہے تو جس شخص نے بڑی عظمت سے اللہ کی عظمت
کی اور سب سے بڑے گناہ سے رک گیا یعنی کفر و شرک نہیں کیا تو میں اس دونوں کے
درمیان اس کے گناہوں کی مسرت کا امید وار ہوں۔

میں پرا فرمایا جب آپ سورۃ الفاتحہ میں پہلے نو بار اسی سورۃ کو پڑھتے رہے، فتح کرتے ہماری کو چاہتے ہیں تک کہ کجا ہوگی۔

محدث نے یہ سننا اٹھ کھڑے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو آپ سے متاعہ کر رہا تھا، آپ کو زنجیر اور بدعتی کہا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری عظمت فرمائے، اللہ تعالیٰ میرے بارے میں جبرے خلاف جانتے ہیں، وہ جانتا ہے جب سے میں نے اسکو پہچانا ہے کسی کو اسنے براہ نہیں ٹھہرایا یعنی شرک نہیں کیا اور میں صرف اسی کی عظمت چاہتا ہوں اور میں صرف اسکے مذاب سے اور ۲۵ سال تک تمام صاحب مذاب کا ذکر کر کے روانے گئے اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے یہاں پر اللہ کے مذاب کو یاد کر کے اور پھر اللہ کی گرفت سے روانے اور انتظار دے کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر جائے تو پھر اللہ سے بہت حق زیادہ دے گا پھر وہ ہے۔

اس آپ کے بارے میں روایت ہے کہ جب آپ رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو اس قدر دلتے تھے کہ عذاب دے آپ پر دس گھنٹے تھے۔

شمار آخر میں سرحدی کہہ رہے ہیں کہ روایت نقل کر رہے ہیں کہ ۱۱ ایک روز نام صاحب کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ سے انجانے میں ایک بچہ کا ہاتھ پکڑ گیا تو بچہ نے کہا کہ تم بچہ کیا آج بچہ قیامت کے دن قصاص کا طرف نہیں ہے سنتے ہی آپ پر غصی طاری ہو گئی مسعودی کہہ رہے ہیں کہ میں اس وقت تک وہیں ٹکڑا رہا جب تک آپ کو اتفاق نہیں ہوا جب آپ کو غصی سے اتفاق ہو گیا تو میں نے عرض کیا کہ اس بچے کے قول سے آپ کے غب پر کشاکش اور کڑا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں ۲۵ سالوں کا سکوروب اعلیٰ کی طرف سے عقین کی گئی ہے۔

﴿آپ کی عبادت﴾

جب طہر کا پہل خوف خداوندی ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان نسا یعنی اللہ ص عدلہ العلماء کی وجہ سے تو بیک خوف خداوندی کثرت عبادت کا پہل دیتی ہے۔ اور اسکے لئے دعا کرتی ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول ہے کہ جو روز ۲۵ رات کی تاریکی میں چل دیتا ہے اور جو رات اخیر سے چل دیتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی بنا پر حضرت امام ابو حنیفہ کی کثرت عبادت کو کافی نہیں کیا بلکہ اگرچہ انکی عبادت کے بارے میں بہت سی عجیب و غریب باتیں نقل کی گئیں ہیں، جیسا کہ آپ کے بارے میں مسنون ہے کہ رمضان شریف میں ساٹھ ۶۰ قرآن کریم پڑھ کر تھے، اور دن ایک قرآن رات کو اور ایک سچ کو اور آپ کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک رکعت میں چار قرآن کریم پڑھ کر دیا کرتے تھے۔ اور آپ عشاء کی وضو سے فجر کی نماز تک کرتے تھے۔ اور جیسا آپ سے نیکوکار ہوا ہے اور آپ کے بارے میں مذکور روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ رات کو سو یا نہیں کرتے تھے، اور حافظہ ذہنی فرماتے ہیں کہ آپ کی قوم انیس (تہجد) اور عبادت کی روایتیں توہر کی حد تک سے پہنچتی ہیں۔

﴿آپ کے اخلاق فاضلہ﴾

اصل نفس نکلی کے کلمات میں سے انکی ہر اس چیز سے اخلاق کی بلندی اور سہ یعنی ہے جو انکے دین و اخلاق کو مجید اور نفاست۔ اور ان تمام امام ابو حنیفہ کے اخلاق فاضلہ کی مثال تلاش کریں تو حضرت امام ابو حنیفہ کے اس قول سے براہ نہیں ہو سکتی جو انکے دینے اس آئین سے کیا جس نے متاعہ میں انکو پہنچایا اور ذہنی کہا کہ تمام صاحب سے اس

کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ سخاوت کے بہت اونچے مقام پر تھے۔

درواہت کیا جاتا ہے کہ تب مجلس میں تشریف فرما تھے تو آپ کی نظر ایک ایسے شخص پر پڑی جسکے جسم پر اسنے کپڑے تھے، آپ نے اس شخص کو سب اہل مجلس کے چلے جانے تک بیٹھ رہنے کو کہا تو وہ شخص بیٹھا دیا سب اہل مجلس چلے گئے، تو آپ نے اس شخص سے کہا کہ سخی، غلام اور تیرے کپڑے بے غلام اور تیرے دو بیٹے اپنی زندگی کی حالت بدل لو، اس شخص نے سخی غلام کے کچھ ایک بڑا آدمی ہم تھے اس نے غلاموں کو لیا اور چلا گیا۔

۳۔ حضرت فضیل ابن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظمؒ سخاوت کم مکاری اور اہل علم کے احکام میں بہت زیادہ مشغول تھے۔

۴۔ امام آجکی سخاوت جو دور کہم کی مکاتبات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں ایک بڑا جرنی جوتے آئے، آپ نے سب کو تقسیم کر دیا اور اپنے لئے جوتے اپنے پیسے سے خرچ کیے۔

۵۔ جو ان تینوں سے بھی زیادہ جرم میں ہوئی ہے کہ حضرت ابراہیم بن مود کو قرض خرو نے قتل میں ذلی دیا، قرض ۳ ہزار درہم سے زیادہ تھا آپ نے اس ظالم کو قتل کی طرف سے اور اگر دیا اور ابراہیم بن مود کو دیا کر دیا۔

﴿حضرت امام ابو حنیفہؒ کا تقویٰ اور پرہیز گاری﴾

۱۔ عیثیت اہلی اور مذہب کا پھل ہے اور وہ انکی لذتوں کو آخرت کی لذت کیلئے بھروسہ دیتا ہے اور یہ عیثیت کامل کا ثمرہ ہے جو علم کے بعد حاصل ہوتا ہے، حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بعد عیثیت انہی اور پانچ عیثیت کامل کا ثمرہ ہے کہ ان کا خدا اس لئے ضروری ہے کہ آپ زہد اور عبادت میں ہوں چاہے آپ کے زہد اور عبادت کے بارے میں کسی نے کھانا پوت کھانا، چھینا،

سے اور گندہ کیا اور بکرا دعاوی غلو اللہ للہاس سے بلند کو نہ اخلال ہو گا کہ ایک شخص دین کیلئے کسی سے مناظرہ کر رہا ہے اور دوسرا مناظرہ جہالت و حماقت سے اسکو زندگی اور متبع کہ رہا ہے (زندقی اس شخص کو کیجئے جس کو تو کا فر کھرا لیاں و اسلام کا گندہ کر تا ہو اور وہ شخص اسکو اس جیسا نہ ہو نہیں دیتا ہے بلکہ اسکو معاف اور گندہ کر دیتا ہے، بکرا کے لئے دمانے سطرے بھی کرتا ہے۔

اور اب ذرا ہم فضل ابن دین کی سنیں، جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے اخلاق کا نقشہ کھینچے ہیں، اور ابو حنیفہؒ کے جان اخلاق کو مزید قوی فرماتے ہیں، کہ امام ابو حنیفہؒ ایک با وقار اور عظیم شخصیت کے مالک تھے، وہ اپنی ذات میں نہ کہنے سے نہ سننے سے، اس کے بعد ہم حضرت شریک بن ابی ہریرہؒ جو آپ نے امام اعظمؒ کے بارے میں فرمائی ہے، سنیں، آپ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ بہت زیادہ خاصوش رہنے والے بہت زیادہ فکر کرنے والے فقیہی مسائل کے اشتباہ میں بہت بار ایک نظر سے کام لینے والے علم و عمل میں بہت زیادہ فضل کرنے والے بحث و مناظرے میں بہت کم پڑنے والے اور کم کھاتے، اگر ہم دونوں معجزات کے بیان کر دو دواصف میں خود کریں جس کو انہوں نے حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں بیان فرمایا ہے، تو ہم اخلاق و فضل کے تمام عناصر آپ کے اندر جمع پائیں گے۔ جیسے عیثیت و وقار، ایمانی باتوں میں نہ چٹان لگو خاصوشی کثرت فکر اور ایک فکری کثرت و فضل وقت گزارا، اسی وجہ سے آپ دور کی پاکیزگی اور کمال عقل میں ضرب لگاتے تھے۔

﴿آپ کی سخاوت و کرم﴾

کرم اور سخاوت اخلاق و فضل کے بڑے درجے کی شاخص ہیں، اور جب امام ابو حنیفہؒ اخلاق و فضل میں اعلیٰ مقام پر تھے، تو ضروری ہے کہ وہ خرچ کرنے والے کرم و سخاوت ہوں، اہل سخاوت پر غالب نہ ہو اور منہ و چہرہ رواں چلیں اس بات کو ثابت کرتی ہیں

بیزوں کو بیان کریں گے کہ آپ کے زہد اور خشیت الہی کو بہت کر دیا تھا۔

۱۔ آپ کی شدت خشیت الہی کی حقیقت تک پہنچنے کے لیے ہمیں باری میں ہارون کی شہادت کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار سال سے حدیثیں لکھیں اور ان سے علم سیکھا لیکن میں نے نام اہل علم سے زیادہ بڑی حد خشیت الہی کا زہد دیکھا اور نہ ہی ان سے زیادہ زبان کی حفاظت دیکھنے والا دیکھا۔

۲۔ اور خود حضرت امام ابو حنیفہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر خوف خدا نہ ہو تو کہ یہ علم ضائع ہو جائیگا، تو میں کسی کو خوشی نہ دیتا کہ مستند روایت کرنے والوں کیلئے راستہ اور میرے لیے باعث راحت ہو۔

۳۔ تیسری شہادت جسکو باری علی ہارون پیش کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو حنیفہ سے نہ وہ خشیت الہی دیکھی نہ وہ ان کیسے دیکھا میں نے ان کو ایک دن ایک آدمی کے دروازے پر صبح میں پہنچا دیکھا کہ عرض کیا کہ ابو حنیفہ کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج آتے تو کیا کہ ان کو روانے پر نہ دے اور ہم قرآن میں اسلئے بھی پڑھ نہیں کہ ان کے گھر کے گھنٹے کے سارے میں بیٹھوں نہ کہ کوئی میری گارڈی اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے۔ آپ باری ہی سے دیکھا کہ باری علی ہارون نے فرمایا ہے کہ میں نے ان کی خشیت خداوندی کو سنا ہے کہ وہ کہہ دیتے تھے کہ میں نے ان کے سارے کے لیے بھی نہ پڑھتے میں ان سے نہ فرما دیتے کہ آپ کے دروازے پر قرآن نہ پڑھو نہ کہ تلخ یہ نہ پڑھ سکتے اور نہ ہی نقصان لیکن یہ خشیت الہی کی وجہ سے خداوندی ہو رہا ہے۔

﴿آپ کا زہد﴾

۱۔ زہد وہ ملک و مال کی مشائیں جو غنہ میں ہیں وہ آپ کے زہد اور زہاد سے بہرہ بخشی کی دلیلیں ہیں اور جیسے حضرت امام صاحب کو زیادہ نہیں گئے آپ کے زہد سے وہ زہد سے بھر کر کی تلاش پڑے تھے آپ کی خدمت میں اہل علم و اخلاقیہ پیش کیا کیا، جیسے کہ میں

الفتا کا منصب اور وہ بھی اور مہاجر کی بڑی شہرت میں خلیفہ منصور کے عہد حکومت میں مگر آپ نے اس کو خلیفہ کو پہنچا نہیں بلکہ اس اور خود راوی سے ملکر لوہہ و درخت میں کوئی نہ کھانے پر سے میر کیا یہاں تک کہ آپ کا اطفال ہو گیا مگر دنیا کی ذوق و برق کو قبول نہ کیا۔ اللہ کے بندوں اس زہد سے بڑا کوئی نہ ہو سکتا ہے۔

”آپ کی وفات“

۱۔ ہر انسان کیلئے اس زندگی میں اردن ہوتے ہیں، ایک ایک پیدائش کا دوسرا سفر موت کا یہ دونوں دن ایک دوسرے کی یاد دہانی کرانے دیتے ہیں، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ میں کوئی نہ پڑا ہوئے اور آپ کی وفات کا بے غلغلو حضور کی غنیمت کے بعد واقع ہوئی اسلئے کہ اس نے آپ کی خدمت عالیہ میں ریاست القضا کا منصب پیش کیا اور آپ نے اسکو منظور کیا، تو خلیفہ نے آپ کو روزانہ دس سو کوڑے مہارتاً، آپ نے اللہ سے اس کے نصاب سے نجات حاصل کرنے کی دہائی، تو اللہ نے انکی دعا کو قبول فرمایا اور دس دن کے بعد منقطعہ میں آپ نے اس دوائے رحمت فرمائی، اس صاب سے آپ کی عمر ۷۰ سال ہوئی، آپ نے اپنی ساری عمر علم و عمل اور دیانت سے بے ریشی اور آخرت کی طلب میں گزار دی، آپ کی زندگی کی ترجمانی خود آپ کے من و مشرور کے اندر چلی ہے۔

عطا ذی العرش خیر من عطائکم
وانتم تسکون ما تعطون منکم
وہو وہ واسع یرحمہ ویستظہر
واللہ یعطی ہلا من ولا کدر
المعرج

(مولانا) عبدالرحمن (صاحب) ابن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب
المدینہ النورہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة على نبيه محمد وآله وصحبه

”باب التوبة قبل العمل“ ﴿محل سے پہلے توبہ﴾

۱: ﴿ابو حنیفہ﴾ عن یحییٰ

بن سعد عن محمد بن ابراہیم التیمی

عن علقمہ بن وقاص الطیلی عن عمر بن

الحصیب قال قال رسول الله ﷺ لا عمل

بالسنة، ولكن امرؤ ماؤی فمن كانت

هجرة إلى الله ورسوله لهجرة إلى الله

ورسوله ومن كانت هجرة إلى دنیا

بعيها لوامرأة يتكبعها لهجرة إلى

معاشرته هذا لفظ ابن حبان فی صحیحه

وهو السنة بلفظ افعال کلهم دووہ من

طریق کثیرۃ انھیں ابی یحییٰ بن سعد

۲: ﴿ابو حنیفہ﴾ نے یحییٰ بن سعید سے

انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمی سے انہوں

نے علقمہ ابن وقاص کا حال سے انہوں نے عمر بن

الحصیب سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: عمل کا درجہ یہ ہے، ہر آدمی کو

دی حاصل ہوگا جسکی وہ توبہ کرے اسے جسکی

ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اسکی

ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف نہ

ہوگی اور جسکی ہجرت دنیا حاصل کرنے کی طرف

ہوگی یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہوگی

اسکی ہجرت اس کے مطلوب کی طرف ہوگی۔

باب التغلیظ فی الکذاب علی رسول الله ﷺ

﴿ابو حنیفہ﴾ کثرت مجھ سے کلام کی نسبت پر مہذب

۲: ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الزهری

عن انس وعن سعید بن مسروق عن

۳: ﴿ابو حنیفہ﴾ نے زہری سے انہوں

نے انس سے اور ابی طرح نام ابو حنیفہ نے

﴿بہ دین تشکر﴾

سب سے پہلے میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کروں جس نے اسے مجھ کی

حالت میں اسے جسے تعلیم کام کی توفیق دی، عمل فرمایا اور بھرا سبب عطا فرمائے کہ یہ

کام فتح عام و خاص کا درجہ بن سکے للہ الحمد والشکر والعمدہ کما یبھی للذاتہ

الکریم المصلح رب العالمین انکے بند میں ان دوستوں اور رفیقوں کا جہد شکر گزار

ہوں اور ان کے لئے دست بدعا ہوں جنہوں نے اس کا کفر میں میرا ہاتھ پکڑا اور

خوشی اور فرح دہی کے ساتھ خداوند کا وردہ کھولا اللہ انکے سارے ہی کاموں میں اس

سے بڑی نعمت فرمائے کہ انہوں نے میرے کام میں مدد فرمائی اور حقیقت یہ کام بھی انکی کا

قہا اللہ کی طاقت فرمائے اور دونوں عالم کے کاموں میں اپنی نعمت سے نوازے انکو اور

انکی نواہد اور توبہ کو اس کتاب کے پڑھنے سمجھنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے میں احباب

دارالعلوم حنبیہ چالی خلیفہ مقرر کرکے بھی منوں ہوں جنہوں نے اپنا توبہ عز و جل کاوش

ذہبی سے میری نعمت کی اللہ رب العزت ان سارے ہی احباب کو آشوب و ہر دور فتن

زمانہ سے محفوظ فرما کر سکون و راحت کی زندگی عطا فرمائے اور مسلسل اپنی کلام دونوں

عالم میں سر فرماتے اور اس عاجز کو بھی انکے صدقہ احسان ہفتوں سے مسلسل نوازے

آمین تم آمین۔

میں ان کے اسلئے گراہی کی ضرورت نہیں کہ وہاں اگرچہ وہ بہت تھوڑے ہیں

اسلئے کہ حضور ضامن ہیں کہ وہ شامہ فرمیں۔

اِبراهيمَ النخعي عن ابي ابي بن ابي
قال من كتب عليّ مائة الف مرة
من كتاب صحيح البخاري واخذوا
الفرق والشمس والارض مائة (مطازير
الفتح)

باب الإيمان ایمان کا بیان

(۳) ابو حنیفہ رحمہ عن علقمہ
ابن مرثد عن یحییٰ بن عمر قال یما لنا
مع صاحب لی (عمر بن عبد مسلم حمید بن
عبد الرحمن الحمیری وعبد سعید بن
مصور سلیمان بن بکر) یمنیہ
الرسول ﷺ یصورنا عبد الله بن عمر
قلت لصاحبی هل لك ان تأتیه فستأمنه
عن القدر فقال نعم قلت دعی حتی
أكون أنا الذي أؤمّن له، قالی بعد اعراف من
بك قال فأتینا ابی عبد الله بن عمر
فستأمننا علیه ثم قمنا الیه فقلت لهما یا ابا
عبد الرحمن إنا نطلب فی هذه الارضین
فرمنا فلما البتة بما قوم یقولون لا قدر
لماور علیهم قال ابلغهم الی منهم بری

وروی وحدت اعمدا لحافظهم ثم
ثبتا بحقائقہما، یما نحن مع رسول
الله ﷺ ومع ردهم من اصحابہما إذا قل
شأن جمعی ابيض حسن اللثة طیب
فریح علیہ لباب بعض فقال السلام
علیک یا رسول الله السلام علیکم قال
فرد علیہ رسول الله ﷺ وودنا معه
قال ائتمروا یا رسول الله! فقال آذن فنادا
دعوا اؤدونیون ثم قام مولفنا ثم قال
الائتمروا یا رسول الله! قال آذن فنادا حتی
الصق رکتہ بکتہ رسول الله
ﷺ فقال أنصروی عن ایمان قال
ایمان ان تؤمن بالله وملائکته وکتابه
ورسله وقضائه والیوم الآخر والقدر خیره
وشره من الله قال صلیت قال لعجبا
من تعلیقہ لرسول الله ﷺ وقوله
صلی علیک وسلم قال یما نحن مع
شروع الاسلام معنی قال واکم الصلاة
وایما فزکة ووجع البیت وصوم
وحضان والا غسل من العبادہ قال

چلے جاتے ہیں جو کہتے ہیں مقدم کوئی چیز
نہیں تائیکہ ہم ان کو کیا جواب دیں فرمایا کہ
ان کو بات پہنچاؤ کہ میں ان سے بری ہوں
ان کا کہنا ہے کوئی تعلق نہیں اگر میرے پاس
مذکورہ ہوتے تو میں ان سے پہلے کہ جتنے کلمہ
حدیث بیان کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے
پاس تھے اور صحابہ کی ایک جماعت تھی اچانک
ایک خوبصورت کیمونیا بھری خوشبو والا
مسیحہ پھیل کر اترتا تو غیریاب ش آگیا۔
رسول اللہ ﷺ اور قوم کو سلام کر کے عرض
کرنے لگا کیش قریب آؤ پاؤں؟ آپ ﷺ
نے اہل بیت اور دیہاتوں کو دعا ساقریہ
بہر کرب سے کھڑا کیا پھر وہاں اہل بیت
کا کیش اہل بیت کی تو آکر رسول اللہ ﷺ کے
گھٹے میں گھٹا کر بیٹھ گیا اور رسول کیا کہ
ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان ہے کہ تم
اللہ اور ان کے فرشتوں کی کتابوں ان کے
رسولوں انکی نیرت (قیامت کے دن)
آخرت کے دن اور اس بات پر کہ خیر اور شر
مذکورہ کی طرف سے ہے ایمان کا اس نے

والعزوفی والعرجہ العلمی والخرجہ
الخمسة من حلیت ابن عمر عن امیہ
وسعد بن مسعود فی منہ والطریق
فی العکر

نے خاص کر رکعت پور دی ہیں۔ قیامت
کی خبر اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہی ہر شے
پر مہربان ہے اور ان کے پیٹ میں جو کچھ ہے
اس کو ہاتھ سے دیکھ کر ان کو نہیں پتا کہ کل کیا
کر چکا ہو اور ان کو خبر نہیں کہ وہ زمین میں
مرا لٹھ سب کچھ ہاتھ سے خبردار ہے، کہنے
لگا آپ نے کیا فرمایا پورا کیا یا ہسٹہ دیکھ ہی
رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو
بلاؤ تم اس کے پیچھے چل دے لیکن پتہ نہیں
ہا کہ ان چلا گیا کوئی نشان نہیں ملا حالانکہ ہم
استدیکہ رہے تھے، آخر نبی ﷺ کو بتایا آپ
نے ارشاد فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے ہمیں پہلے
دن سکھائے آئے تھے خدا کی قسم جب بھی
کسی صورت میں آئے میں ان کو اسی صورت
میں پہچان لیتا تھا حالانکہ اس صورت کے۔
بتلا کہ مسلم، ابو داؤد، نسائی، ترمذی سب نے
روایت کیا ہے سعید بن مسعود نے اپنی سنن
اور طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا۔

(۳) امام ابو حنیفہ نے ابو ذر

سے انھوں نے ہمارے نبی ﷺ سے روایت

کہا کہ آپ نے کیا فرمایا اور بعض روایتیں
میں موت کے بعد شتر کا بھی ذکر ہے،
عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ہم کو انکی
تصدیق پہ قہر ہوا اس لیے معلوم ہو رہا تھا
چھ دنوں تک کہ ہاتھ سے کہنے لگا ایما اسانی
انکام تظاہر لشد ہوا کہ لڑکا تم کر
ذکر اور بدیج کر اور مہمان کے دوشہ روکتہ
فصل نہایت کر کہ کہنے لگا آپ نے کیا فرمایا
روای کہنے ہیں انکی تصدیق پہ ہر میں جب
ہوا انکے بعد سوال کیا کہ ایمان کیا ہے ارشد
ہوا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کیلئے عمل کرو
اس طرح گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو ایسے
بین کے ساتھ کہ اگر تم اس کو نہیں دیکھ
رہے ہو تو تم کو دیکھ رہا ہے کہ جب میں
اس طرح عمل کروں تو میں مومن ہوں گا؟
ارشاد ہوا اہل اس نے عرض کیا آپ نے کیا
فرمایا کہنے لگا ایما قیامت کی خبر دینے کہ کہ
ہو کی لشد ہوا کہ اسکو میں تم سے زیادہ
نہیں پتا نہایت انکے لئے عظمت ہیں یہ ان
پانچ شخصوں میں سے ہے جنکا علم اللہ نے اپنے

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
فأعبرنی عن الاحسان معلوقال
الإحسان أن تعمل لله كأنك تراه فان
لم تكن تراه فانه يراك قال فأنزلت
ذلك فلما محسن؟ قال نعم قال صلی اللہ علیہ وسلم
فأعبرنی عن الساعة متى هي قال
ما المسئول عنها بأعلم من السائل
ولكن لها اشراط لها من الشمس التي
استقر الله بها فقال إن الله عهده علم
الساعة ونزل الغيث وحلم على الارحام
وما تنوى نفس ما ذاك كب غدا وما
تدري نفس باى ارض تموت إن الله
علم غير (سورة لقمان الآية ۳۴) قال
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نراه انقل
النس ﷺ علی بالرجل قلنا ما نراه فما
تدري من نوجه ولا ولها شبهة فاذكروا
ذلك للنس ﷺ فقال هذا جبرئیل
أناكم يعلمكم معالم دينكم والله ما خلق
فی صورة إلا وما اعرفه لها إلا علمه
الصورة (مسند) رواه ابن عسرو

(۴) ابو حنیفہ سے عن ابی ذر

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول الله

مرض کیا مئی ﷺ نے اس کو بہت ہی بڑا
مصلح قرار دیا اور فرمایا کہ تم نے ایک موت
کے مت پر مدد نہوئیں نے عرض کیا حضور تو
مجھ سے بے علم ہے رسول اللہ ﷺ نے اس
کو بلایا تو اس سے پیچھا کر لیا کہ ہے اس
نے جواب دیا آسمان میں پیچھا میں کون ہوں
جو لب لہجہ کے رسول آپ نے فرمایا یہ موت
ہے اس کو کہہ کر وہ انھوں نے آکر کرید۔

(۶) امام ابو حنیفہ نے ابو اذھر سے
انہوں نے حضرت چاہڑ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے وصوفی بالسنی پر ماحور
تفسیر بیان کی کہ حنی لا اراہ اللہ ہے اور
وکتب بالسنی پر مکر تفسیر کی لا اراہ اللہ مکر
مر تفسیر زبیری فرماتے ہیں کہ یہ تفسیر کتب
محل میں کتب سے سن کثرت سے جو حدیث
سنی اور شاک سے وصوفی بالسنی کی تفسیر لا
اراہ اللہ میں نقل کی ہے اور طارہ شاکانی نے
شاک اور اسنی کے علاوہ حسن بصری سے
بھی سنی تفسیر نقل کی ہے طارہ سنی نے
اور مشور میں ابن جریر کے حوالہ سے ان

لہذا أرسل إليها رسول الله فاستلها
ابن الله فقلت في السماء قال لمن أنا
قلت رسول الله قال إنها موعنة
فأعجبها فأعجبها، أخرجه ابن خزيمة
مسند وهو حديث صحيح أخرجه
مسلم، وأبو داود، والبيهقي، الترمذي
صحيح

(۶) ابو حنیفہ نے ابو اذھر سے

الروى عن جابر قال قال رسول الله
ﷺ وصلني بالحسنی قال بلا إله الا
الله وكتب بالحسنی قال بلا إله الا
الله بطسيرا الحسنی بلا إله الا الله ليس
في شيء من كتب الصحاح، والفي في
الصحاحين بولوى داود، والترمذي من
حديث علي قال كما في جنازة في
بقيع الغرقلة فأثانا رسول الله ﷺ
فلقد ولقدنا حولاً وعدة مختصرة
لنعمل نكت بمختصرة الحديث وفي
أخره لم يقرأ فأسمن أعطى وأعطى

کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درود فرمایا کہ
مجھے اس وقت تک تو گوں سے جہد کا حکم دیا گیا
ہے جب تک لا اراہ اللہ نہ کہیں جب
اس کا ترجمہ کر لیں تو پھر انھوں نے مجھ سے
اپنی بات بدل کر موعنة کہہ کر بیان بدل
کے حقوق کو دھنسا کر دی تو دوسری بات ہے
کہ ان کا سب ذریعہ قتل ہے۔

(۵) امام ابو حنیفہ نے عطایہ بن

روایت سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے
کی صحابہ نے بیان کیا کہ جہاد اللہ بن رواحہ کی
ایک بادی تھی جو ان کی کبریٰ چلا کرتی تھی
انھوں نے ایک بکری کا ناس خیل رکھنے کا
عہدہ دیا تو اس نے اس کا ناس خیل نہ کھائی کہ
بکری موٹی ہو گئی اتفاق سے بادی کسی اور
بکری کے ساتھ مشغول تھی بھیرا آیا تو اس
بکری کو لے گیا اور لا اراہ اللہ عبد اللہ بن رواحہ
خبر لیا لے کر بکری کو مکتب بلا اراہی نے
دفعہ لکھا تو انھوں نے اس کے مت پر ایک
طراچہ لکھ کر دل میں عزت ہوئی رسول اللہ
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مصلحت

ﷺ حضرت آن لکھت الش حتى يقولوا
لا إله الا الله فلا قالوها فصوا من
دعائهم وأمرهم إلا بقولها وحسبهم
على الله تبارك وتعالى، صحيح أخرجه
البخاري، ومسلم، وأبو داود، والترمذي
والصفي، وفي رواية الثالثة زيادة على
رواية الإمام أبي حنيفة.

(۵) ابو حنیفہ نے عطایہ بن

ابن ابي رباح بن رجا لا من اصحاب
رسول الله ﷺ سلوة ان عبد الله بن
رواحه كتبت له ربيعة تصاعد شمة وأمة
أمرها بتصاعد شاة من بين النعم
تصاعدت حتى سمعت الشاة تخطت
الرابعة بعض النعم فجاءه الطلب
فاعتلى الشاة وقلها فجاءه عبد الله
ابن رواحة وقد الشاة فاعتبرته الربيعة
بأمرها فلعظها ثم ندم على ذلك
فذاكر ذلك لرسول الله ﷺ فعظم
الله ﷺ ذلك فقال حريت وجه
مؤمنة فقال إنها مؤداة لا علم

و صدق بالحسنی فیسرۃ للبری،

مہاش کی روایت نقل کی ہے کہ حدیث کا معنی
سے مراد وہ حدیث ہے جو ابھی پہلی مرتبہ
لئے گئے ہیں۔

(۷) ﴿أَبُو حَیْلَةَ﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

ابن ابی حنیہ قال سمعت ابا عبد اللہ
صاحب رسول اللہ ﷺ قال ینا لنا
و جیف رسول اللہ ﷺ قال یا ابا
الدرداء من شہد ان لا الہ الا اللہ و انی
رسول اللہ و جبت له الجنة قال قلت
وان زنی وان سرق قال فسکت عنی
ثم سار ساعة و لی رواية عنہ فقال
من شہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول
اللہ و جبت له الجنة و لی رواية و زیادة
مختصاً قال قلت وان زنی وان سرق
قال فسکت عنی ثم سار ساعة ثم قال
من شہد ان لا الہ الا اللہ و انی رسول
اللہ و جبت له الجنة قال قلت وان زنی
وان سرق قال وان زنی وان سرق وان
رجم اثم ابی الدرداء قال لکافی
انظر ابی اصعب ابی الدرداء السباہ

یومی ہا الی ارنہ و عہد اللہ بن حنیہ
ابی روفاء محمد بن الحسن، و الحنفی،
و طحطاہ النخل، و الانصاری فی مسابغہم
والحلیت روفاء الانعام احمد
و النور و الطرائی فی الکفر و الاوسط
و سعة من طریق رجالہا کثرت و کثرا ابو
یحییٰ و الشیخ، و الترمذی من حدیث
ابی ذر یحییٰ باحلاف یسیر فی الاحکام
و الحدیث مروی عن کس و معاذ بن جبل

باب فی القدر و غیرہ و صحۃ قولہ ان مؤمن حقاً

﴿تَحْتَهُ رَدِیْمَةٌ کَافٍ﴾

فیہ حدیث یحییٰ بن یسیر الذی تقدم فی باب الايمان

(۸) ﴿أَبُو حَیْلَةَ﴾ عن نافع

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ
یوم یقولون لا قدر لم یخرجون
من انزلنا قلنا لا یصومهم فلا
تسلسوا علیہم وان مرضوا فلا یعودہم
وان مرضوا لا تشہدوا حشرہم فلیہم
نہمة الاخوان و معوض هذه الاية حقاً

(۹) ﴿أَبُو حَیْلَةَ﴾ نے ہاش سے

انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسی قوم آئے والی
ہے جو تکریر کا انداز کرتے ہیں ہر آدمی کو
و ان کی طرف ان کی جگہ جب کہ ان سے ہم
تو مقام سے کہ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو
تکرار دہی سے کہ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو

على الله ان يلهمهم به، ورواه جماعة
فأدخلوا في حيفه وواقع الهمم بن
حبيب الصوفي أخرجه تودوق، والحاكم
في الامان بلفظ القدرية محوس هذه
الامة كلاني الشخص الحبر

(۹) (۱۰) نام ابو حنیفہ نے ابو الزہر
الزہر عن جابر بن سراقہ بن مالک
قال با رسول الله ﷺ حشوا عن دينا
كثا ولنا له اعمل لشي جوت به
المقادير وجفت به الا للام اولشي
مستقبل قال لما جوت به المقادير
وجفت به الا للام قال فهم العمل
قال اعملوا لكل مسر لم فراقا من
اعطى والقي وصدق يا احسن
لمسيرة للمسرى وامان بخل
واستغنى وكذب بالحسن لمسيرة
للعسرى اخرجه البخاري، وابن
عسرو، ومسلم، والبخاري، وابن
ماجة ومسلم بزيادة اخرنا عن امرنا
انا نظره

(۱۰) (۱۱) ابو حنیفہ نے
حد الثریز بن رافع عن مصعب بن
سعد عن ابيه عن ابي حنیفہ قال ما من
بفس الا ولد كتب مدخلها ومخرجها
وما هو لا قبله قال فقال رجل من
الانصار فقيم العمل يا رسول الله؟
قال من كان من اهل الجنة يسر لعمال
اهل الجنة ومن كان من اهل النار
يسر لعمال اهل النار فقال الا نصارى
الان حق العمل.

رواه الخليلي في فوائده عن
ابو حنیفہ وأخرجه احمد، والشيخان،
وتودوق، والترمذي وابن ماجه من
حديث علي بن مهزيار وفي اخره ثم قرا
آيات والليل.

(۱۱) (۱۲) ابو حنیفہ نے قال كتاب
عقلمة بن مرثد عند عقلمة بن ابي
رباع فسأل عقلمة بن مرثد فقال يا ابا
محمد ان بلادنا الروما لا يتبعون
مذاهبهم الايمان ويكفون ان يقولوا

(۱۲) (۱۳) نام ابو حنیفہ نے عبد الرحمن
بن رافع سے انہوں نے مصعب بن سعد
سے انہوں نے اپنے والد سعد سے انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ
آپ نے فرمایا کہ ہر کس کا وہ عمل کرب اور
جن حالات سے وہ دوچار ہونے والا ہے
لکھا ہوا ہے ایک انصاری نے عرض کیا کہ
حضور تو عمل کا کیا فائدہ؟ ارشاد ہوا کہ جو
پیشی ہوگا اس کو اہل جنت کے عمل کی
سمولت ہوگی اور جو جہنمی ہوگا اس کے لئے
ہل ہوا کہ عمل آسان کیا جائے انصاری ضمن
نے کیا بیگ میں ہے۔

(۱۳) (۱۴) نام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ ہم
مذہب ابن مرثد کے ساتھ عقاد بن ابی
رباع کی خدمت میں تھے مگر ابن مرثد
نے اس سے سوال کیا کہ وہ محمد سے کد
میں انکی قریش ہیں جو اپنے لئے ایمان

إِنَّا مَرْسُولُونَ فَقَالَ مَا لَهُمْ لَا يَقُولُونَ ذَلِكَ
قَالَ يَقُولُونَ بِذَا الْبَيْتِ لَا تَلْسَنُوا إِلَّا بِمَا
جِئْنَاكُمْ بِهِ مِنْ نَعْلِ الْجَنَّةِ قَالَ
سَحَابَ اللَّهِ هَذَا مِنْ عَدُوِّ الشَّيْطَانِ
وَحِثْلِهِ وَحِيلِهِ الْخَالِعُ أَنْ وَلَعُوا مِنْهُ
إِنَّا عَلَيْهِمْ وَهَوَا لَا سَلَامَ وَخَالُوا سَلَامَةً
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُمْ أَصْحَابَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ الْإِيمَانُ
لَا تَلْسَنُهُمْ وَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ عَنْ النَّبِيِّ
ﷺ فَقَالَ تَهْمُ يَقُولُوا إِنَّا مَوْسُونَ وَلَا
يَقُولُوا إِنَّا مِنْ نَعْلِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ اللَّهَ
لَوْ عَذِبَ نَعْلَ مَسْجُودِهِ وَأَهْلَ أَرْوَاحِهِ
لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ
عَلَّقَمَةُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ لَوْ عَذِبَ
الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ لَمْ يَعْصُوا طَرَفَةً مِنْ
عِزِّهِمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ
فَقَالَ هَذَا عِزُّنَا عَظِيمٌ فَكَيْفَ نَعْرِفُ
هَذَا فَقَالَ يَا ابْنَ أَسَى مِنْ هَذَا جِلْدُ أَهْلِ
الْقَدَرِ فَإِنَّكَ أَنْ تَقُولُوا يَقُولُهُمْ يَا نَعَمْ
أَعْدَاءُ اللَّهِ وَالْمُرَادُونَ عَلَى اللَّهِ الْإِيمَانُ

جنت میں کہیں کر تیں اور یہ چھا میں نکلتے کہ
کسین ہم سوکن ہیں چھا کیا بات ہے اسکو
کیوں نہیں کہتے انہوں نے کہا کہتے ہیں جب
ہم اپنے لئے ایمان جنت کریں گے تو ہم
اپنے آپ کے لئے بختی ہونے کے مدعی
ہو جائیگے فرمایا ایمان اللہ یہ شیطان کا دھوکا
ہے اور اس کا بذر ہم سے لیکر رہی ہے جس
سے انکو مجبور کر رہا ہے کہ وہ اللہ کی سب
سے بڑی نعمت اسلام کو پیچیدہ رہے ہیں اور
رسول اللہ ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی کر
رہے ہیں میں نے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو
دیکھا کہ وہ اپنے لئے ایمان کو ثابت کرتے
تھے۔

اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف
مشوب کرتے تھے ان سے کہو کہ وہ کہیں ہم
سوکن ہیں یہ نہ کہیں کہ ہم نعل جنت ہیں
اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ سارے آسمان و
زمین والوں کو عذاب دیں تو وہ اس عذاب
دینے میں ظالم نہیں ہوگا، مقرر نے عرض
کیا ہے ہر عمر اللہ تعالیٰ اگر فرشتوں کو عذاب

يقول الله تعالى: لَسِبْتُمْ أَنْتُمْ قُلُوبَ اللَّهِ
الْحَبِطَةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهْلَأَكُمْ
أَجْمَعِينَ (سورة الاعلام)
فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشرح لنا يا
أبا محمد شرحاً يذهب عن قلوبنا
عَذَابُ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَيْسَ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى دَلَّ الْمَلَائِكَةَ عَلَى تِلْكَ الطَّاعَةِ
وَالْهَمُّهُمْ يَا هَا وَعِزُّهُمْ لَهُمْ عَلَيْهَا
وَصَبْرُهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ
وَهَذِهِ نِعْمَ النِّعْمِ اللَّهُ يَهْدِيهِمْ عَلَى نَعْمٍ
قَالَ فَلَوْ خَالَوَهُمْ بِشُكْرِ هَذِهِ النِّعْمِ مَا
لَقُرُوا عَلَى ذَلِكَ وَلَقَصُرُوا وَكَانَ لَهُ أَنْ
يَعْلَمَهُمْ بِتَقْصِيرِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ
لَهُمْ سِوَمَا ظَرْفٍ فِي الْحَاوِي

دے

اس

عذاب

نے

فرمایا

میں

بھی

ہم

نہیں

آئی

تو

دوسروں

کو

کس

طرح

کہا

میں

کے

عذاب

نے

فرمایا

میں

بھی

ہم

نہیں

آئی

تو

دوسروں

کو

کس



دے

اس

عذاب

نے

فرمایا

میں

بھی

ہم

نہیں

آئی

تو

دوسروں

کو

کس

طرح

کہا

میں

کے

عذاب

نے

فرمایا

میں

بھی

ہم

نہیں

آئی

تو

دوسروں

کو

کس

من اصحاب رسول الله ﷺ عن
النسائی قال إذا وضع المؤمن في
قبره أثناء الملك فأجلسه ليقول من
ربك فيقولنّ وصي الله قال من ربك قال
محمد قال وما ذلك فيقول الاسلام
دينى لال فيفسح له في قبره ويؤتى
مقعده من الجنة وإذا كان كافراً
أجلسه الملك ليقول من ربك قال
هاه كالمضلل شيناً فيقول من ربك
فيقول هاه كالمضلل شيناً فيقول ما
ذلك فيقول هاه كالمضلل شيناً
فيضيق عليه قبره ويرى مقعده من
النار فيضربه ضرباً يسمعه كل شيء
الا الظالمين والذين لم يقرئوا
الله ﷻ بخت الله الذين آمنوا
بالقول انتهت في الحياة الدنيا ولم
الآخرة ويحل الله الظالمين ويعمل
الله ما يشاء (ابراهيم)

وهو صحيح الاسناد رواه
المازلي عن عاصم بن فراط وهو ثقة

لے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے (یہ)

صحابی براہ من مراتب ہیں) انھوں نے نبی

ﷺ سے روایت کیا کہ جب مومن قبر میں

رکھا جاتا ہے تو فرشتہ آتا ہے اور اس کا خاکہ

سوال کرتا ہے کہ تہادرب کون ہے؟ وہ

جواب دیتا ہے اللہ وہ سوال کرتا ہے تہادری

کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے محمد رسول کرتا ہے

تہادری کون کیا؟ وہ کہتا ہے اسلام فرمایا کہ محمد

اس کی قبر کشیدہ کر دی جاتی ہے اور اس کا بنتی

مکان رکھا جاتا ہے اور جب کافر ہوتا ہے تو

بھی فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تہادرب

کون ہے؟ وہ کہتا ہے مجھے وہ آدمی کہتا ہے

جسکی کوئی چیز ہوگی ہو (جواب نہیں دے

پاتا) پھر فرشتہ کہتا ہے تہادری کون ہے؟ پھر وہ

کہتا ہے محمد رسول کرتا ہے تہادری کیا ہے

وہ کہتا ہے مجھے وہ آدمی کہتا ہے جس کی

کوئی چیز نہ ہوگی ہو اس کے بعد اس کی قبر تنگ

کر دی جاتی ہے اور اس کا جینی گمراہ کو دکھا

دیا جاتا ہے اس کے بعد اس کو اس آواز سے

کہتے ہیں جس کی آواز انہوں نے جہنم کے

۷۳

بیک عطاء نے فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ عن

فختر کا شرب طلب کرے تو ہرگز شرب نہ

نہیں ہو گا شرب تقصیر ہوگی اور نہ کو حق ہو گا

کہ تقصیر شرب ہی کو عذاب دے اور نہ اس

عذاب میں سے ہی حق علم کرنے والا نہیں ہو گا

اس روایت کا ایک حصہ بخاری میں بھی ہے

"عقلاً قول المترجم عفا الله عنه" مترجم کے اشعار

تری کون سی فوت کا شرب ہم سے روا ہو

کر شرب کریں فوت ایک اور روا ہو

ہر سانس پہ شربین ہر شرب ہے شکر

فوت نہ گئی جائیں گی نہ شکر روا ہو

تو نہیں دے کریم ہوا اقرار عاجزی

اقرار عاجزی سے ہم کی کون روا ہو

روایتیں تیرے سامنے اٹھانے کے رات کو

کہہ بھی نہ ہو سکے نہ اگر تیری عطا ہو

نظر کرم عفا دے مری آہ و بکا ہو

کہہ بھی نہ چھوڑا ہوا تو چاہے کوئی خطا ہو

قرآن کی فوت سے نہ عروم ہو محول

لکھی سزا ملے نہ چاہے لاکھ جفا ہو

کتا ہوں مغرب ترے آگے نہیں پٹنی

فدہ کرے جسم رسال کو شفا ہو ایسید ابھی

باب سوال القبر وعذابه (سوال قبر و عذاب قبر کا بیان ہے)

(۱۶۲) (ابو حنیفہ) عن عقیقہ

من مرقدہ عن سعد بن عیدہ عن وجلی

(۴) امام ابو حنیفہ نے علقمہ بن

مرجہ سے الحوئے سعد بن عیدہ سے انہوں

۷۴

۷۵

مولود یولد علی المطلق ^{۱۱۰} یارب
یودنه و یصرا نه قبل فمن مات
صغیراً یا رسول الله قال الله اعلم بما
تکبرا عاملین. أخرجه البخاری.
و ابوداؤد، و الترمذی و نحوه و ابو نعیم
و التہذیبی بتعبیر یسیر
نے ارشاد فرمایا کہ ہر بچہ لغت اسلام پر
پیدا کیا جاتا ہے اسکے والدین اسکو بیوی یا
خیراتی بناتے ہیں۔ سوال کیا یا نبی مجھ میں
سر کیا ہے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا
وہ جو بچہ کرتے والے سے اللہ اسکو خوب
بانتا ہے۔

باب رؤیة الله عز وجل (ویدار خداوندی کا بیان)

(۱۰۶) ﴿وہو حقیقۃ﴾ عن اسماعیل
بن اسی خالد و بیان بن بشر عن قیس
بن اسی حازم قال سمعت جریر بن
عبدالله یقول قال رسول الله ﷺ
إنکم سترون ویکم کما قرون هذا
النفس لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ
فانظروا ان لا تغلوا علی صلاۃ قبل
طلوع الشمس و قبل غروبہا رواہ
حماد بن الامام و زاد الغناء و الثعلبی
(رواہ البخاری)
(۱۰۵) امام ابو حنیفہ نے مسائل
میں اپنی خالد و بیان بن بشر سے ان دونوں
نے قیس بن اسی حازم سے روایت کیا
انہوں نے فرمایا کہ میں نے جریر بن عبد اللہ
کو فرمایا تاکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ جیسے تم اس چاند کو چوہو دھوی رات میں
دیکھتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی حرج نہ ہو
اسی طرح ہوتی اس طرح اپنے رب کو
دیکھو کہ خبر نہ لے کر نہ اور صبر کی لڑ
میں مطلوب مت ہو۔

و الزجل المجهول فی السد البراء بن
عازب کما فی رواۃ الجماعة مسلم
البخاری، ابوداؤد و غیرہم و رواہ
احمد و الطائسی و رواۃ ابن اسی
شعبہ و ابن منیع.
ظاہر ہے کہ میں ہر رسول اللہ ﷺ نے
سورۃ براء میں آیت پر کسی اللہ ایمان والوں
کو قول ہے (یعنی ذکر حبیب) پر مشروط
ہے لہذا دیکھنا بھی اور آخرت میں بھی ہر
ظالموں کو پناہ دینی نہیں کہ چاہے اللہ چاہتا
ہے کہ تاکہ۔

بیان الخبر الدال علی وقایة عذاب القبر لمن مات یوم الجمعة ﴿جمو کے دن مرنے والے کی عذاب قبر سے حفاظت کا بیان﴾

(۱۰۷) ﴿وہو حقیقۃ﴾ عن الہیثم
عن الحسن بن ابی ہریرۃ قال قال
رسول الله ﷺ: من مات یوم الجمعة
وفی عذاب القبر ھکذا رواہ القاسم
بن الحکم عن ابی حنیفہ و رواہ ابو
علی و الترمذی عن انس و ابن عمر.

باب حکم أطفال المشرکین ﴿مشرکین کی تابعدار ہونا و کافر ہونا﴾

(۱۰۸) ﴿وہو حقیقۃ﴾ عن
عبد الرحمن بن هرم الاخرج عن ابی
ہریرۃ ان رسول الله ﷺ قال کل
(۱۰۷) امام ابو حنیفہ نے مسائل میں
میں ہر حسن بن ابی ہریرہ سے انہوں نے ہر
سورۃ براء میں آیت پر کسی اللہ ایمان والوں
کو قول ہے (یعنی ذکر حبیب) پر مشروط
ہے لہذا دیکھنا بھی اور آخرت میں بھی ہر
ظالموں کو پناہ دینی نہیں کہ چاہے اللہ چاہتا
ہے کہ تاکہ۔

باب فی شئی من معجزاتہ علیہ السلام کہ معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۶) امام ابو حنیفہؒ نے حضرت
انہو نے فہمی سے انہوں نے عبد اللہ بن
مسعود روایت کیا کہ نبی ﷺ
میں کہ شریف میں چاند کے دو گوشے
ہو گئے بلکہ ان کی روایت میں یہ ہے کہ
نبی ﷺ نے قرآن کے گروہ میں۔

باب فی الشفاعة وغیرها (شفاعت وغیرہ کا بیان)

(۱۶۷) **ابو حنیفہ** عن مصعب بن سعد عن سعد بن النبی رضی اللہ عنہ فی قول اللہ عزّی أن یحکمک ربک مقاماً محموداً قال الشافعی أخرجه ابن عسرو فی مسندہ ورواہ الامام ابن ابی سعید الحضرمی وعن جابر وعن عبد اللہ بن مسعود أخرجه البخاری عن ابن عمر قال حدیث صحیح ولیہ طول .

بيان الخسر الدال على خروج بعض المؤرخين من النار بالشقافة

﴿ شفاعت کے ذریعہ بعض اعلیٰ ایمان کی جہنم سے نجات ﴾

(۱۸) ﴿وَإِذْ يُوحَىٰٓ إِلَىٰ رُسُلِهِمْ أَنِ ارْجِعُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عَلَيْهِمْ خَائِفِينَ ۖ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۖ فَرَجِعُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ۖ سَأَتُمَلِّكُوا ثُمَّ لَا تُنْفَكُونَ ۚ﴾ (۱۸) امام ابو حنیفہ نے بھی بتایا کہ فرشتے سے انہوں نے مذکورہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مسعودین کی ایک جماعت کو جہنم کو داخل ہونے کے بعد جہنم سے نکالے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ جتنی لوگ ان کو جنتی کہیں گے بارہ روز اللہ تعالیٰ سے فرما کر دے گئے تو اسے بعد اللہ تعالیٰ پانچ بات اللہ سے دور کر دی گئے۔

"بہان الخیر الدال علیٰ أن الکفار یكونون لداء عن المسلمین"

﴿کفار کا مسئلہ ان کا فہم یہ جتنا﴾

(۱۹) (۱۰) امام ابو حنیفہؒ نے ابن ابی
برزہؓ عن اُمی موسیٰؓ قال قال رسول
اللہ ﷺ إذا کان یوم القیامۃ یعطی
کل رجل من المسلمین رجلاً من
الیهود والنصارى لیلال هذا فداہ کہ
من البار (وفی روایۃ) إذا کان یوم

رسول اللہ ﷺ اقتوا باللہ من
بعدي اے بکرؓ وعمرؓ واعبدوا بعدي
عمارؓ واتسکوا بعهد ابن ام عبد،
اخرجه الترمذی، وحسنه عن ابن
مسعود، والروایة عن حنیفة
عبدالملک روى هذا الحديث
عن رعی وعن مولاة وان كان مولی
رعی مجهول وعبدالملک ثارة كان
بذكر الوسطة وثارة لا يذكرها فلا
اشكال فيه.

"الخبر الدال على فضائل العشرة الكرام"

﴿عشرہ مبشرہ کے فضائل کی دلیل﴾

(۲۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبدالملک
عن عمرو بن عمرو بن حرب عن مسعود
بن زید عن انس بن مالك عن العدة،
ابو بکرؓ في الجنة، وعمرؓ في الجنة،
وعثمانؓ في الجنة، وعليؓ في الجنة،
وعنلة في الجنة، والزبير في الجنة،
وعبد الرحمن بن عوف في الجنة.

سلمة بن كهيل عن أبي الزهراء عن
عبدالله ابن مسعود قال قال رسول
الله ﷺ اقتدوا بالذين من بعدي ابي
بكرؓ وعمرؓ هكذا اخرجوه ابو بصير في
مسند أبي حنيفة من طريق يحيى بن
نصر بن حبيب قال دخلت على أبي
حنيفة في بيت مغلز كذا لقلت
ما علم قال هذه أحاديث كلها وما
حدثت به إلا السبر الذي يتفق به
قلت حدثني بعضها فأنلى علي
ورأى الحديث. أخرجه الترمذی في
المعالي، وحسنه والحاكم، وابن
ماجة، وابن حبان كلهم عن رعی عن
حنیفة

"الخبر الدال على فضل عبد الله بن مسعود"

﴿عبداللہ بن مسعود کی فضیلت کی دلیل﴾

(۲۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
عبدالملک بن عمرو عن رعی بن
حراش عن حنیفة بن الحسان قال

والأشقی، وهی رواية خارجة بن مصعب وأبو حنيفة عن أبي حنيفة، وأخرجه أصحاب السنن، وروی رواية أبي يوسف عن الإمام ومسح برأسه ثلاثاً ومن طريقه أخرجه الدارقطني، وأخرج ابن المقفر، والأشقی عن الإمام مثله.

(۲۶) (ابو حنيفة) عن عطاء بن أبي رباح عن عمران بن مولي عثمان ابن عفان أن عثماناً توضأ ثلاثاً ثلاثاً وقال هكذا وأبیت رسول الله ﷺ يتوضأ. أخرجه ابن عسرو، وأخرجه الشيخان وأبو داود.

(۲۷) (ابو حنيفة) حدثنا سليمان التوري عن زید بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس توضأ رسول الله ﷺ مرة مرة. أخرجه البخاري، ورواه أبو حنيفة عن علقمة بن مرثد (۱) وزاد الطبري في

(۱) عن مرثد عن أبيه وهو توضأ مرة مرة.

والت فواضع
هكذا في مسند ابن عسرو
وعند ابن المقفر بعد قوله والت فليكني
أخرجه ابن ماجه
من ہے کہ سعید بن زید یہ عکرو پرست
شعر
یہ پڑے ایک عادت دل پہ نگر ہی کی
وہ تو ہاں پہ کرم غلط سے تیری دل کی
حرم

☆☆ کتاب الطہارۃ "طہارت کا بیان" ☆☆

"باب فی صلوۃ وضوء رسول اللہ ﷺ وان مسح الرأس مرة واحدة"
(بخاری کریم) ﷺ کے وضو کا طریقہ اور یہ کہ سر کا مسح ایک مرتبہ ہے

(۲۵) (ابو حنيفة) عن عائدين
علقمة عن عبد خير عن عليّ الله دعا
بماء فغسل كفيه ثلاثاً ومضمض فاه
ثلاثاً واستنشق ثلاثاً وغسل وجهه ثلاثاً
وإبراهيم ثلاثاً ومسح برأسه مرة ثم
غسل قدميه ثم قال هذا وضوء رسول
الله ﷺ كما لا زولي رواية ثم غسل
قدميه ثلاثاً ثم عرف بكفيه فشرّب منه
ثم قال من سره أن يمشق إلى ظهور
رسول الله ﷺ لعلها ظهوره، أخرجه
ابن عسرو، وابن المقفر، وطلحة العدل.

مرتبہ پڑاں دعوہ بھی ہے۔ اسکے بعد وضو

"بیان الخیر الدال علی صیۃ الانتصاح بعد الوضوء"
﴿وضو کے بعد پانی چڑھنے کا سنون ہونا﴾

(۲۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن مصور
بن المعمر عن معاذہ عن رجل من
ثقب ہلال لہ الحکمۃ او ابن الحکمۃ
عن امیہ قال نو حاً الی حنیفہ فاعط
حلفۃ من ماء فطبخ مواضع ظہورہ
اخرجه ابو داؤد والسنن وابن ماجہ
وقالوا الحکمۃ بن سفیان فہ اعطرب
وقال القاسم من اصحابنا ولہ شاهد
عندنا زمری قال حلفنا قبضۃ حلفا
سفیان عن زید بن اسلم عن عطاء بن
یسار عن ابن عمر ان الی حنیفہ توحاً
جوفہ مرأً واضح

"باب فی السواک" ﴿سواک کرنے کا بیان﴾

(۳۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابن
بعلی عن تمام أو امی تمام عن جعفر
عن ابی طالب ان عباس بن عبد المطلب

الاولیٰ لم توحاً لیس نسیں وقال
هذا وضوء الائم من قبلکم ثم
نوحاً ثلاثاً ثلاثاً وقال هذا وضوءی
ووضوء الائمة من قبلی
لام صاحب نے کتن بڑھ سے انہوں نے
اپنے باپ بڑھ سے بھی یہ حدیث نقل کی
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ
وضو کیا کہ لام ثلاثاً نے روایت کیا کہ طریق
نے وسط میں یہ نیت کی کہ میں نے
مجبور وضو کیا اور فرمایا یہ تم سے پہلی احسن کا
وضو ہے پھر تین تین مرتبہ وضو کیا اور فرمایا
کہ یہ میرا ہمارے پہلے انبیاء کا وضو ہے

"فی الخیر الدال علی الوعد علی من لم یغسل الرجلین
عند الوضوء ولم یتکمل غسل العقب"
﴿وضو کرتے وقت پیروں اور پائیوں کو بھی طرے سے دھونے پر مہرہ﴾

(۲۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن معاذ بن
ابن دثار عن ابن عمر قال قال رسول
اللہ ﷺ ویل للرجلین من الدار فاذا
المسلمین ارجلکم فابلقوا الماء اصول
الرجلین (۹) اخر جہ "مسلم وابن
ماجہ من غیر هذا الوجه ولی
الصحبین ویل للاعقاب من الدار

۱۰۔ من قال مع غروب الی غیر ذلک
کا نیا وضو صحیح نہیں

"بیان الخبر المصحح للمعوض أن يصلي بوضوء واحد

عدة صلوات" (۳۱) ایک وضو سے چند نمازوں کے پڑھنے کا جواز ہے

(۳۱) ابو حنیفہؒ عن علقمہ بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه أن رسول الله ﷺ توجس وضوءه صلى العلقم بن وصلى خمس صلوات وفي رواية هو وضوء واحد يوم فتح مكة فقال له عمر ما أبطت صنعت هذا فلاليوم فقال النبي ﷺ عمداً صنعت يا عمر الحجرة مسلم والأربعة إلا السلي

سے عمرؓ نے کہا یہ ایک وضو ہے

"بیان وضوء المستحاضة" (۳۲) احتیاطاً عورت کا وضوء ہے

(۳۲) امام ابو حنیفہؒ نے امش الاعمش عن حبيب بن أبي ثابت عن عروة عن عائشة أن فاطمة بنت أبي حشيش قالت يا رسول الله ﷺ إني استعاض الفأدة الصلاة فقال رسول الله ﷺ إنما ذلك عرق وليس

عن النبي ﷺ قال مالي لراكم تدخلون عليّ للحاء (۱) استأذوا القولا ان أبق عليّ أمي لأمهم ان يستأذوا عند كل صلاة وفي رواية عند كل وضوء وهكذا أخرجه الحارثي وطلحة البعل والاشاشي وغيرهم من اصحاب المسند وفي مسلم بلفظ عند كل صلاة وعند البخاري مع كل صلاة أخرجه من حديث أبي هريرة ورواية عند كل وضوء أخرجه الشافعي وابن حبان وابن عزيمة والحاكم من طريق اخر وعلقها البخاري

(۱) الفحاء: يضم الفاء وتشديد اللام كليب

جمع فتح من الفاح صرعا ضار الإنسان

وروي بر كنه صحيح، ونها ۱۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مواحسن من حديث بسوق. أخرجه
أحمد بن حنبل في المواقفة وابن ماجه. ابن
عدي كلهم من قيس بن طلق وفي
الباب عن أبي امامة وعن علقمة بن
سالم العطفي. وعن علي بن عثمان
وعن حليقة وعمران. وابن عباس
رضي الله عنهم.

"بيان الخبر الدال على أن مس المرأة لا ينقض الوضوء"

﴿عورت کا چھونا وضو کو نہیں توڑتا﴾

(۳۴) ابو حنیفہؒ عن الأصم
عن حبیبة بن ابی ثابت عن عروۃ بن
الزبر عن عائشةؓ قالت کان النبی
ﷺ یصح صائماً ثم یترکاً للصلاة
لیلقی المرأة من نسائه لیلئها ثم
یصلی فقال لها عروۃ فلیست غیوک
فلم تحکمت أخرجه طحطاة العیال وأخرجه
اصحاب السنن الا النسائی بمعناه
وروی عن الثوری والاعمش. انه
عروۃ المزنی وهو غیر صحیح

(۳۳) ابو حنیفہؒ نے امش سے
انہوں نے حبیبة بن ابی ثابت سے انہوں
نے عروۃ بن زہر سے انہوں نے حضرت
عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
روزے کی حالت میں مس کرتے تھے پھر نماز
کے لئے وضو کرتے تھے اسکے بعد ان کی
زوجین طہارت میں سے کوئی مل جاتی تو اس کا
پورے لئے بیٹے تھے اس کے بعد نماز پڑھتے
تھے عروۃ بن زہر نے (اپنی ماں سے) کہا کہ
آپ بولتی ہو گی اس پر وہ نہیں پڑیں۔

بعضه فاما البت اہم عادتک لدھی
الصلاة ثم الخسلی ثم توحشی لكل
صلاة قلت وان فطر الدم قال نعم وان
فطر الدم علی الحصر أخرجه طحطاة
العدل وابوداؤد. بلفظ مقارب لہ
وابن ماجه وسبائی الکلام علیہ فیما
بعدہ

خون ہے پیش نہیں ہے جب پیش کے دن
آئیں تو نماز پھوڑو (جب وہ قہر جائیں)
تو غسل کرو اسکے بعد نماز کیلئے وضو کر لیا
کہ وہ مس نے عرض کیا ہے خون چھتا ہے
فرمایاں ہے پانی پر خون چھتا ہے۔

"بيان الخبر الدال على أن مس الذكر لا ينقض الوضوء"

﴿مس نہ کرنا قضا وضو نہیں﴾

(۳۳) ابو حنیفہؒ عن ابیہ
بن حبیب عن قیس بن طلق بن علیؓ ان
اباہ حدثہ ان رجلاً سأل رسول اللہ
ﷺ عن مس الذکر ابھوضاً منه فقال
هل هو الا بضعة من جسدت. أخرجه
ابن خسرۃ وابوداؤد. والترمذی.
والنسائی عن قیس علی المتابعة
وصحیحة ابن حبان وقال الترمذی
مواحسن شنی بروی فی هذا الباب
ونقل الطحاوی عن علی بن المدینی

(۳۳) ام ابو حنیفہؒ نے ابیہ
بن حبیب سے انہوں نے قیس بن طلق بن
علی سے روایت کیا ہے کہ میرے باپ طلق
نے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے رسول
اللہ ﷺ سے سوال کیا کیا ذکر کے چھونے
سے وضو کیا جائے، آپ نے فرمایا کہ وہ
تھما ہے دن ایک ٹکڑی تو ہے۔



وحدۃ الدال وعد ابن ماجہ وعن
ربیع السہمیۃ عن عائشۃ
نہیں کیا، اسکو اپنی شرورتی علیٰ رسول اللہ
اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

"بیان الخبر الدال علی عدم الوضوء معامسۃ النار"

﴿آگ سے بچی ہوئی چیزوں کے کھانی پینے کے بعد وضو نہیں﴾

(۳۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
زبیر عن جابرؓ قال اکل لیسۃ
مق بلحم لم یصلی ولم یوضأ اعرجہ
ابن ماجہ واحمد
(۳۷) امام ابو حنیفہ نے ابو
زبیر سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے
روایت کیا کہ لیسۃ نے گوشت کا شربہ
کھا اور نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔

اسی کو ابن ماجہ اور امام احمد نے روایت کیا
اس حدیث میں امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ
کے درمیان صرف دو روای ہیں۔

"بیان الخبر الدال علی عدم الوضوء من شرب اللبن"

﴿دودھ پینے کے بعد وضو نہیں﴾

(۳۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عدی
بن ثابت عن سعید بن حبیر عن ابن
عساکرؓ قال راہت رسول اللہ ﷺ
شرب لبناً لم یضمض وصلی ولم
یوضأ اعرجہ الشہان وابوداؤد
(۳۸) امام ابو حنیفہ نے عدی
بن ثابت سے انہوں نے سعید بن حبیر سے
انہوں نے ابن عساکرؓ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور گل کی ٹوڑ
نہ پڑھی وضو نہیں کیا۔

"بیان الخبر الدال علی أن القبلة لا تنقض الوضوء"

﴿پورے لیٹا وضو کو نہیں توڑتا ہے﴾

(۳۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
رووف عقیۃ بن الحارث الہمدانی عن
ابراہیم بن یزید التیمی عن حفصۃ بن
التیمیؓ کان یترجئ الصلاة لم
قبل ولا یجدد الوضوء
اعرجہ ابن عسرو وهو عند ابی داؤد
والسائی عن عائشۃؓ وكلما انزل لقی
عنہاؓ وقیل ان ابراہیم التیمی لم
یسع عن حفصۃ لقلہ البہقی عن
السئی
(۳۵) امام ابو حنیفہ نے ابو روف
عقیۃ بن حارث الہمدانی سے انہوں نے
ابراہیم بن یزید التیمی سے انہوں نے حضرت
حفصہؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نماز کیلئے
وضو کرتے تھے پھر سونے پڑھتے تھے اور
وضو کی تجدید نہیں کرتے تھے۔

(۳۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن محمد
بن عبد اللہ الحر زانی عن عمرو بن
شعب عن زبید بنت ابی سلمۃ عن
عائشۃؓ ان رسول اللہ ﷺ خرج الی
المسجد فمر بها فلعلہا لم خرج الی
المسجد فصلی ولم یوضأ
اعرجہ ابن عسرو والاشائی
(۳۶) امام ابو حنیفہ نے محمد بن
عبد اللہ حر زانی سے انہوں نے عمرو بن
شعب سے انہوں نے زبید بنت ابی سلمہ
سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت
کیا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے تو
ان کے پاس سے گزرتے اور ان کا پورا لیا
پھر مسجد میں جا کر نماز پڑھی تجدید وضو

"بیان الخیر الدال علی غسل المرأة من الاحتلام"

﴿احتلام کی وجہ سے عورت پر بھی غسل کا وجوب﴾

(۴۰) ﴿وہو حیض﴾ عن حماد
عن ابراہیم قال أخبرنی من سمع أم
سليم أنها سالت رسول الله ﷺ
عن المرأة ترى ما يری الرجل فقال
ﷺ يغسل
أخرجہ العزقانی وابن عسرو
وأخرجہ الطبرانی مثله وأخرجہ السفة
من حديث أم سلمة إلا أضافوه من
حديث عائشة
روایت کید

"لینم ینام وهو جنب کیف یفعل" ﴿میں کی بوقت نوم کیا کرے؟﴾

(۴۱) ﴿وہو حیض﴾ عن حماد
عن ابراہیم عن الأموة عن عقیلة قالت
كان رسول الله ﷺ إذا نيام وهو
جنب نوحاً بنحوه للتفلاخ أخرجہ
مسلم، وأبو داود والسیاقی رحمہم اللہ

والترمذی والسیاقی یحدثون قولہ وصلى
ولم يوضأ لكن قال إن له وضوءاً
وصلى ولم يوضأ کے الفاظ نہیں ہیں۔

"بیان ما یوجب الغسل" ﴿غسل واجب کرنے والی چیزیں﴾

(۳۹) ﴿وہو حیض﴾ عن عمرو
ابن شعيب عن ليث عن جندب بن
عمرو عن أبي بصير عن عبد الله بن
أبي جرب الماء إلا الماء یا رسول الله
ﷺ؟ فقال إنما الطين التحتان وطابت
الحنيفة وجب الغسل أنزل أولم ينزل
أخرجہ الاثنی عشری، وطبعة البعل وابن
عسرو والطبرانی بطريقه فی الاوسط
والعزقانی ابن وهب فی مسنده عن
الحارث وبهذا أوردہ عبد الحق وقال
أسانید ضعيف جداً بشر إلى الحارث
قال الحافظ لکن لم یفرغ ولقد أخرجہ
الطبرانی من طریق أبي حنيفة فلا ذكره ولی
مسلم والبخاری ما یحدث علیہ وهو ملعب
عمرو وعثمان وعائشة وحسب الله جهم



دشور کر لیتے تھے۔

مسلم اور بخاری و سنن ابی داؤد نے روایت کیا۔

(۳۲) امام ابو حنیفہؒ نے ابو اسحق

سہمی سے انہوں نے ۱۳۱ سے انہوں نے

عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ کو

بل میں اپنی کسی بچی سے متاثریت کرتے

تھے تو سوچتے تھے پانی میں غسل کرتے

تھے پھر جب آخری رات میں بیدار ہوتے

تھے تو پھر متاثریت کرتے تھے پھر غسل

کرتے تھے، مطلب یہ ہے کہ شروع رات

میں غسل نہیں کرتے تھے یہی غسل کی جگہ

ہے، دشور کی نہیں پھر درودوں صدیوں میں کوئی

تدش نہیں۔

”نبی غسل یوم الجمعة“ ﴿چاند کے دن غسل کرنا﴾

(۳۳) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

(۳۳) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی

ﷺ نے فرمایا کہ چاند کے دن غسل کرو

ہے جو چاند میں آئے۔

عن ابن عمرؓ کان نبی ﷺ قال الغسل یوم

الجمعة علی من لم یغسل الجمعة أخرجه ابن

عسرو وابن المنظر، وقط مسلم انوار

احدکم ان یغسل الجمعة فلیغسل

(۳۴) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

عن ابن عمرؓ کان رسول اللہ ﷺ قال من

غسل الجمعة فلیغسل، أخرجه ابن

المنظر، وابن عسرو والبیہقی

عبدی، وابن المنظر، وابن ماجہ

ولہما عن ابی سعید بلقیع غسل الجمعة

واجب علی کل محکم

(۳۴) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

عن ابن عمرؓ کان رسول اللہ ﷺ قال من

غسل الجمعة فلیغسل، أخرجه ابن

المنظر، وابن عسرو والبیہقی

عبدی، وابن المنظر، وابن ماجہ

ولہما عن ابی سعید بلقیع غسل الجمعة

واجب علی کل محکم

”ایمان الخیر الدال علی سبب ایجاب الغسل أولاً یوم الجمعة“

﴿چاند کے دن ایجاب غسل کا سبب﴾

(۳۵) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

عن ابن سعید عن عروۃ عن عائشہ قالت

کانوا یروحون إلی الجمعة، ولقد

عرفوا وتطعموا بالطن قبل لهم من راح

إلی الجمعة فلیغسل، أخرجه ابن المنظر

وفی الموطأ علیہ عن عائشہ کان الناس

ینتہون الجمعة من العوال فیکون فی

المدار فخرج منهم لراحۃ فقال لیس

ﷺ لوانکم تغسلون، کما رویہ ابن

عسرو لوانغسلتم، قال الحافظ العلاء

(۳۵) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

عن ابن سعید عن عروۃ عن عائشہ قالت

کانوا یروحون إلی الجمعة، ولقد

عرفوا وتطعموا بالطن قبل لهم من راح

إلی الجمعة فلیغسل، أخرجه ابن المنظر

وفی الموطأ علیہ عن عائشہ کان الناس

ینتہون الجمعة من العوال فیکون فی

المدار فخرج منهم لراحۃ فقال لیس

ﷺ لوانکم تغسلون، کما رویہ ابن

عسرو لوانغسلتم، قال الحافظ العلاء

(۳۶) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی

ﷺ نے فرمایا کہ چاند کے دن آئے وہ

شروع غسل کرے۔

(۳۶) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی

ﷺ نے فرمایا کہ چاند کے دن آئے وہ

شروع غسل کرے۔

(۳۷) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

سید سے انہوں نے عروۃ سے انہوں نے

عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں

کہ لوگ چاند کے دن آئے تھے وہ

پیشے سے لہجہ اور گروہ غبار سے آلود تو

نعم ہر چاند میں آئے وہ غسل شروع

کرتے۔

(۳۷) امام ابو حنیفہؒ نے تلع

سید سے انہوں نے عروۃ سے انہوں نے

عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں

کہ لوگ چاند کے دن آئے تھے وہ

پیشے سے لہجہ اور گروہ غبار سے آلود تو

نعم ہر چاند میں آئے وہ غسل شروع

کرتے۔

بخاری مسلم میں ہے کاش تم غسل کر لیتے۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں اب پیشہ اور غبار کی

طہرہ تم ہو گئی لہذا چوب بھی تم ہو گیا۔

لمزالت ليزول الحكم معها

"بيان في المحبر الدال على استحباب العسل يومها"
﴿بعد کے دن غسل کا مستحب ہونا﴾

(۶۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابیہن
عن ابی نصرہ عن جابر قال قال رسول
اللہ ﷺ من اغسل يوم الجمعة فقد
احسن ومن لم يغسل فيها ولعن.
رواه محمد بن الحسن في الاثني عشر
ابن عمرو عن انس بن مالك من اغسل
يوم الجمعة فيها ولعن ومن لم يغسل
فلا حرج ورواه قتادة واحمد وابن
ابی شيبه عن طريق الحسن عن مسروق
وصحبه البرقي.

(۶۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابیہن
عن ابی نصرہ عن جابر قال قال رسول
اللہ ﷺ من اغسل يوم الجمعة فقد
احسن ومن لم يغسل فيها ولعن.
رواه محمد بن الحسن في الاثني عشر
ابن عمرو عن انس بن مالك من اغسل
يوم الجمعة فيها ولعن ومن لم يغسل
فلا حرج ورواه قتادة واحمد وابن
ابی شيبه عن طريق الحسن عن مسروق
وصحبه البرقي.

"بيان النحر الدال على تنجيس الماء المأكند وان كان اكثر من القلین"
﴿ظہیر سے ہوئے پانی کا نجس ہونا اگرچہ دو درہنوں سے زیادہ ہو﴾

(۶۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابیہن
عن ابی نصرہ عن جابر قال قال رسول
اللہ ﷺ من اغسل يوم الجمعة فقد
احسن ومن لم يغسل فيها ولعن.
رواه محمد بن الحسن في الاثني عشر
ابن عمرو عن انس بن مالك من اغسل
يوم الجمعة فيها ولعن ومن لم يغسل
فلا حرج ورواه قتادة واحمد وابن
ابی شيبه عن طريق الحسن عن مسروق
وصحبه البرقي.

ثم يتوضأ منه اخرجة الا شائي.
والترمذي وزاد الدائم الذي لا يجرى
وعند السائي لم يغسل فيه او
يتوضأ

(۶۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابیہن
عن محمد بن سوير عن ابی هريرة
قال قال رسول الله ﷺ ان يمال في
الماء التائم لم يغسل منه او يتوضأ.
اخرجة ابن المقفرو البهلي بلفظه لا
الرائحة بدل التائم ولم يقل او يتوضأ
اخرجة الشيبان، وأبو داود وابن
ماجه، متقارب اللفظ واخرجة مسلم
لا يغسل احدكم في الماء الدائم
الذي لا يجرى وهو حب.

(۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابیہن
عن محمد بن سوير عن ابی هريرة
قال قال رسول الله ﷺ ان يمال في
الماء التائم لم يغسل منه او يتوضأ.
اخرجة ابن المقفرو البهلي بلفظه لا
الرائحة بدل التائم ولم يقل او يتوضأ
اخرجة الشيبان، وأبو داود وابن
ماجه، متقارب اللفظ واخرجة مسلم
لا يغسل احدكم في الماء الدائم
الذي لا يجرى وهو حب.

"بيان النحر الدال على الا ستار عبد العسل"
﴿پانی نہ دھو کر غسل کرتے وقت پردہ نہ کرنا﴾

(۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابیہن
عن محمد بن سوير عن ابی هريرة
قال قال رسول الله ﷺ ان يمال في
الماء التائم لم يغسل منه او يتوضأ.
اخرجة ابن المقفرو البهلي بلفظه لا
الرائحة بدل التائم ولم يقل او يتوضأ
اخرجة الشيبان، وأبو داود وابن
ماجه، متقارب اللفظ واخرجة مسلم
لا يغسل احدكم في الماء الدائم
الذي لا يجرى وهو حب.

”بیان الخیر الدال علی جواز غسل الرجل والمرأة من إماء واحد“

”ایک برتن سے مرد و عورت کے غسل کا جواز“

(۵۱) (بخاری و حقیقہ) من حدَّثنا
عن ابن عمر عن عتبة بن ربيعة عن رسول الله
ﷺ كان يغسل هو وبعض أزواجه من
إماء واحد يمزجان الفسل جميعا
أخرجته ابن عسرو ومحمد بن الحسن
في الآثار وزواه ابن ماجه عن قيس بن
الصريح عن عائشة
وزاد مسلم من الجماعة.

”بیان الخیر المبیح لطهارة الجلد بالدهاغ“

”دھات سے کھال کے پاک ہونے کی مباحث“

(۵۲) (بخاری و حقیقہ) من حدَّثنا
عن حرب عن حکمة عن ابن عباس عن
رسول الله ﷺ مرثدة ميلة سوداء
فقال ما علی أهلها لو انقصوا یاهاها
قال سلطوا جلد تلك الشاة فبطلوه
سواء فی البیت حی حیواناً وواہ

يوم فتح مكة ثم دعا بماء فغس به فی
جلسة لها اثر عین ولی رواية وحضر
عین فاسطر فاعطس ثم دعا بطوب
فوضح به لعلی رکتین، أخرجه ابن
عسرو والنسائی بسند صحيح،
والترمذی وابن ماجه عن ابن حبان
وابن عزيمة عن أبي لؤی.

”بیان الخیر الدال علی طهارة الماء المستعمل“

(۵۰) (بخاری و حقیقہ) من حدَّثنا
عن المنکدر عن جابر قال مرضت فغاطنی
النس ﷺ ومعه ابوبکر وعمر وولد
أنس علی فی مرضی وحدث الصلاة
فوضأ رسول الله ﷺ وصب علی من
وضوئه فأقلت (الحدث)
هکذا رواه عنه محمد بن بکر
فأبى الشافعیان مکة وة وأخرجه
الشیخان وغیرهما ولفظ لأبى علی
لأبی داود



(۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

المحاح اليه ولتطرائي في الاوسط
من وجه اخر عن جرير الله كان مع
النبي ﷺ في حجة الوداع فلعب
ببرير فرجع فودعاً فمسح على خفيه.

"بيان الخبر الدال على لبس الثياب الضيقة" ﴿تفك كپڑوں کا پہننا﴾

(۵۸) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے
انہوں نے قسمی سے انہوں نے ابراہیم بن
ابی سوئی اشعری سے انہوں نے سفیر بن
شعبہ سے روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں گئے رسول اللہ
ﷺ اپنی بھری حاجت کے لئے مجھے ہر
لوٹ کر آئے آپ مجھے آسمان کا رویہ
پہنے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے آسمان
پر حال میں پائی اہل راہ تھا آپ نے تیرے
دشودہ جیہاد شہد کیا اور مردوں پر سکایا
اگر نکلا تو۔

(۵۹) ابو حنیفہ رحمہ عن حماد
عن الشعبي عن ابراهيم بن ابي موسى
الاشعري عن المغيرة بن شعبه انه عرج
مع النبي ﷺ في سفر فاطلق ففطن
حاجبه لم يرجع وعليه جبة له وومية
حيلة الكمين فرطمها رسول الله ﷺ
من حلق كسها وكنت اصعب فودعاً
ومررة للصلاة ومسح على خفيه ولم
يزرعها هكذا أخرجه ابن عسرو وابن
المسقر وأبو بكر بن عبد الله بن الحارثي
في مسانيدهم وأخرجه السنة بلطف أن
النبي ﷺ عرج لحاجبه فاتبه المغيرة
بداوة فيها ماء فصب عليه حين فرغ من
صاحبه فودعاً ومسح على الخفين.

"بيان الخبر الدال على انه اتمايو حبل من الاحكام الاخر فالآخر"

﴿احکام میں آخری حکم ہی ایسا ہے﴾

(۵۸) ابو حنیفہ رحمہ عن حماد
عن ابراهيم عن حماد بن العمارت انه
راى جرير بن عبدالله البجلي لو حاً
ومسح على خفيه فسأته عن ذلك فقال
اني رايت رسول الله ﷺ يصبه وضما
صاحبه بعد نزول المائدة أخرجه
الشجاعت والمرمق والسني وابن
ماجة من حديث حماد بن عوف قوله وضما
صاحبه وأخرج معي هذا ابو داود وابن
عزيمه والحاكم من جهة يكثر بن عمر
عن ابي ذرعة عن عمرو و ابن جرير
بلطف ان جريرا قال لم لو حاً فمسح
على الخفين وقال رايت رسول الله
ﷺ يمسح فقلنا لما كان ذلك قل
نزول المائدة فقال ما اسلمت الاهد
نزول المائدة وقال الحاكم في حله اثرا
ذا صحيح ولم يخرجاه بهذا اللطف.

(۵۹) ابو حنیفہ رحمہ عن حماد
عن الشعبي عن ابراهيم بن ابي موسى
الاشعري عن المغيرة بن شعبه انه عرج
مع النبي ﷺ في سفر فاطلق ففطن
حاجبه لم يرجع وعليه جبة له وومية
حيلة الكمين فرطمها رسول الله ﷺ
من حلق كسها وكنت اصعب فودعاً
ومررة للصلاة ومسح على خفيه ولم
يزرعها هكذا أخرجه ابن عسرو وابن
المسقر وأبو بكر بن عبد الله بن الحارثي
في مسانيدهم وأخرجه السنة بلطف أن
النبي ﷺ عرج لحاجبه فاتبه المغيرة
بداوة فيها ماء فصب عليه حين فرغ من
صاحبه فودعاً ومسح على الخفين.



عن أبي بكر أبي الجهم عن ابن عمر
قال: قلت عليّ خط والفرق لئلا
سد بن مالك يمسح عليّ الخفين.
حدث أخرجه ابن عسرو وطلحة
وبن عمر وفي مسالهم

”بيان الخبر الدال على لبس علي بن أبي طالب
”
”ان ابن أبي ليلى کے حضرت بلال سے ثوبت ملنے کی دلیل“

(۶۸) ابو حنیفہ نے عم بن
عبدہ عن ابن ابی لیلیٰ عن بلال
ان فی مسح علی الخفين
هكذا أخرجه أحمد بن عمرو وأبو جهم
أبو حنيفة وهكذا رواه شعبة
وعمرو والأعشى إلا أن الأعشى زاد
عن ابن أبي ليلى وبلال كتب بن
عمر وأبو الرواء بن عازب أخرى

أبو حنيفة

”بيان الخبر الدال على الاعتلاف لم الرجوع الى الاتصاف“
”کا علی الخفین کے بارے میں اختلاف پر اصرار کی طرف رجوع“

(۶۹) ابو حنیفہ نے حماد
عن سالم بن عبد الله بن عمر قال
اختلف عبد الله بن عمر وسعد بن أبي
وقاص في المسح على الخفين فقال
سعد مسح وقال عبد الله ما يصحني
فقال سعد مسح فاجتمع عند عمر
فقال عمر عليك لعمرك منة هكذا
أخرجه البخاري وهو في صحيح
البخاري بلفظ أن النبي ﷺ مسح على
الخفين وإن عمر قال لا به. إنا حدثك
سعد شيئا عن النبي ﷺ فلا تسأل
غيره وأخرجه ابن ماجه من وجه آخر
وفيه فقال سعد لعمر. قلت ابن أبي
ليلى قال عمر. كما ونحن مع رسول الله
ﷺ لمسح على خفافنا لا نرى بذلك
بشئا فقال ابن عمر وإن جاء من
الباطل قال: نعم ورواه الإمام أحمد



"باب المستحاضة كيف تطهر فيه حديث عائشة وقد تقدم ذكره آنفاً" المستحاضة عورت کیسے پاکی حاصل کرے اس میں عائشہؓ کی حدیث ہے اس کا ذکر ابھی مقرر کیا ہے

(۶۲) ابو حنیفہؒ عن یونس ابن عیینہ عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ام حبة بنت ابی سفیان قالت سألت رسول الله ﷺ عن المستحاضة فقال تفصل غسلًا إذا مضت ایام اقرانها وتوضأ لكل صلاة وتصلی هكذا رواه محمد فی الآثر وابن المنظر وابن عسرو وأخرج الأربعة إلا النسائی عن طریق عیسیٰ بن ثابت عن أمه عن جده مرغوعاً بلفظ المستحاضة تدع الصلاة ایام اقرانها ثم تفصل وتصلی وطلب إلا ما أن الا لقراء الحیض وبه قال غیر واحد من الأئمة كما هو مبین فی محله

(۶۳) ابو حنیفہؒ نے عائشہؓ سے

ہم عورت عن امیہ عن عائشة ان فاطمة بنت ابی حنیث قالت یا رسول الله ابی احسن الشهر والشهرین فقال ابی حنیث ھذا عرق من دمك فإذا قیلت حیضتک فدمی الصلاة وإذا ادبرت فافسلی لطھریک وتوضی لیکن صلاة حکنا رواه الحسن بن زیاد وعنه وابن عسرو وأخرج الطحاوی من هذا الوجه وسواء الترمذی من رواية عروة وروایع ابی معاوية عن هشام عن ابن حبان عن طریق ابی حمزة عن هشام بلفظ فإذا ادبرت فافسلی وتوضی لكل صلاة وهو فی صحیح البخاری من طریق ابی معاوية عن هشام، وقال فی آخره فدمی الصلاة وإذا ادبرت فافسلی علیک الدم ثم صلی قال، وقال ابی لم توضی لیکن صلاة حتی یجئی ذلک الوقت وعند ابی حنيفة بعد قوله لم صلی، وإن لطر الدم علی الحیض



”بیان الخیر الدال علی أن العیض نجاسة معنویة“

﴿جانب کے نجاست حکم ہونے کی دلیل﴾

(۶۵) ﴿وہو حلیف﴾ عن حماد
عن یزید عن الأ سود عن عیث بن
رسول اللہ ﷺ قال لھا: تاولی
الخمر (۱) فقلت: ای عیض قتال.
إن عیضك لیست فی ینك هكذا رواه
ابو یوسف وأمرجه مسلم والأربعة
(۷۵) کہ حذیفہ نے عائشہ سے
ایسی سند سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے عائشہ سے فرمایا سئل بکذا (۲) کہی
مہ میں اکل میں تھے) انہوں نے
عرض کیا میں حاضر ہوں آپؐ ورنہ فرمایا
تیرا عیض حرم ہے ہاتھ میں نہیں ہے۔

”بیان الخیر الدال علی أن الجنابة نجاسة معنویة“

﴿جانب کے نجاست حکم ہونے کی دلیل﴾

(۶۶) ﴿وہو حلیف﴾ عن حماد
عن یزید عن حلیف بن رسول اللہ
ﷺ منہ ینہ إلیہ لہ فہما عن قتال
رسول اللہ ﷺ ما ینک قال: ای جب یا
رسول اللہ قتال لہ رسول اللہ ﷺ یروا
ینک. فان المسلم لیس بنجس. إمرجه
لو قتلوا والشیء عند مسلم لہ قیہ
(۷۶) کہ حذیفہ نے عائشہ سے
سند روایت کیا کہ حضور اقدس ﷺ نے
اپنا دست مبارک اگی طرف بڑھایا نہ ہند
لے آپ کے ہاتھ کو روک دیا آپؐ فرمایا
تجھے کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ
میں بھی ہوں اے اللہ کے پیارے رسول
ورنہ ہوا اپنا ہاتھ ہمیں دکھا دیتے کہ
مسلمان شکار نہیں ہے۔

(۱) ہم عند مسکن قسم کھڑی ہو رہے
ہے (۲) بکھڑا ہوا

”بیان الخیر الدال علی شہی عن قرأة الجنب والشیء القرآن“

﴿جنبی اور جائزہ کیلئے قرأت قرآن کی ممانعت﴾

(۶۷) ﴿وہو حلیف﴾ عن عمر
ابن السط عن ابی العریف عن
العس بن علی أن الشیء ﷺ قال: لا
یقرأ الجنب من القرآن حرفاً واحداً
مکثاً ورنہ ملطمة وأمرجه الأربعة وأمر
حیان والحاکم من حدث علی بنقط
کان رسول اللہ ﷺ لا یصحیہ عن
القرآن شیء لیس فی الجنب. وأمرجه
الطحاوی وأحمد عن حدث علی کہ
توحاً لم یقرأ شیء من القرآن وقال حماد
لمن لیس بجنب فلیتجنب فلا. ولا
آیہ. وعند الطحاوی یلقت إقرء والقرآن
مالم یصب أحدکم جنباً فان أصابہ فلا
ولا حرفاً واحداً. عند الطحاوی وأمر
ماجہ وأمر عیض والشیء من حدث
ابن عمر ورنہ لا یقرأ الجنب ولا
الحافظ شیء من القرآن



لحداد حدہ لما انفصل ثم جاء فقال: كنت
جنباً فقال: إن المؤمن لا ينجس

(۶۷) ﴿وَأَوْحَيْنَا﴾ عَنْ حَمَادٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي رَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يَخْرُجُ رَاسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ
فَلَمَّا خَلَعَهُ وَهِيَ حَاضَةٌ هَكَذَا رَوَاهُ
مُحَمَّدٌ فِي الْأَثَرِ وَابْنُ عَسَوْرٍ وَطَلْحَةُ
وَهُوَ فِي الصُّحُفِ مِنْ طَرِيقِ شَيْخٍ مِنْ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَرِجُلَ
رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَاضٌّ
وَبَلْفُظٌ كُنْتُ أَرِجُلَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَهِيَ حَاضَةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حِينَئِذٍ مَجْلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ بَدَنِي لَهَا رَأْسُهُ
وَهِيَ فِي حِمْرِ تَهَافُظُ جِلْدَهُ وَهِيَ حَاضَةٌ

☆☆☆☆

”بیان الخیر الدال علی کراهیة التخاضة فی المسجد“
محمد شمس تھوکتے کی کراہت

(۶۸) ﴿وَأَوْحَيْنَا﴾ عَنْ حَمَادٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي رَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يَخْرُجُ رَاسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ
فَلَمَّا خَلَعَهُ وَهِيَ حَاضَةٌ هَكَذَا رَوَاهُ
مُحَمَّدٌ فِي الْأَثَرِ وَابْنُ عَسَوْرٍ وَطَلْحَةُ
وَهُوَ فِي الصُّحُفِ مِنْ طَرِيقِ شَيْخٍ مِنْ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَرِجُلَ
رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَاضٌّ
وَبَلْفُظٌ كُنْتُ أَرِجُلَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَهِيَ حَاضَةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حِينَئِذٍ مَجْلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ بَدَنِي لَهَا رَأْسُهُ
وَهِيَ فِي حِمْرِ تَهَافُظُ جِلْدَهُ وَهِيَ حَاضَةٌ

نعمتہ لحداد حدہ لما انفصل ثم جاء فقال: كنت
جنباً فقال: إن المؤمن لا ينجس
(۶۷) ﴿وَأَوْحَيْنَا﴾ عَنْ حَمَادٍ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي رَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يَخْرُجُ رَاسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ
فَلَمَّا خَلَعَهُ وَهِيَ حَاضَةٌ هَكَذَا رَوَاهُ
مُحَمَّدٌ فِي الْأَثَرِ وَابْنُ عَسَوْرٍ وَطَلْحَةُ
وَهُوَ فِي الصُّحُفِ مِنْ طَرِيقِ شَيْخٍ مِنْ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَرِجُلَ
رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَاضٌّ
وَبَلْفُظٌ كُنْتُ أَرِجُلَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَهِيَ حَاضَةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حِينَئِذٍ مَجْلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ بَدَنِي لَهَا رَأْسُهُ
وَهِيَ فِي حِمْرِ تَهَافُظُ جِلْدَهُ وَهِيَ حَاضَةٌ

کی جانب اٹھ کر بیٹھا تو اس کو اپنے دست
مبارک سے صاف کر دیا اور آپ کے
پیرے مبارک پر کراہیت اور شدت کے
آثار دیکھے گئے۔ ارشد فرمایا تم میں سے
کوئی نبی نہ لے کے لے کر آئے۔ پھر آپ نے فرمایا اس
زب سے اٹھ کر آئے۔ پھر فرمایا اس
کے ہاتھ کے درمیان اس کا زب ہو
اس نے قبضہ کی طرف نہ تھوڑے، لیکن
اپنے اٹھ کر طرف اٹھ کر آئے۔ اس
کے بعد اپنی ہاتھ کا گناہ اس میں تھوڑا (اور
اس کے ایک حصہ کا دوسرے حصہ سے
ٹا کر گڑا دیا) اور اس کے بعد فرمایا اٹھ کر



جدار القبلة عماما أو يضافاً أو يحمداً
لحمك ومن حديث أبي هريرة وأبي
سعيد نحوه

"بيان الخبر الدال على أن المصلي إذا غلبه الرقاق كيف يفعل"
﴿ نمازی جب قنوک کا ظہر دیکھے تو کیا کرے ؟ ﴾

(۶۹) ﴿ ابو حنیفہ کے منہ سے
عن قتادة عن أسد قال قال رسول الله
ﷺ الرقاق في المسجد حطبة
وكثير لها دلفها وهو في الصحيح من
طريق شعبة عن قتادة عن أسد وأخرجه
أحمد والخطابي في الكبر من حديث
أبي أمامة بلفظ مبداه ودله حصة

"بيان الخبر الدال على ترك المني من الطوب إن كانها باسماً أو غسلاً إن
كان طروباً" ﴿ کپڑے سے منی کا کچھ نہ پڑا اگر سوکھی ہو اور اس کا وضو کر لیا گیا ہو ﴾

(۷۰) ﴿ ابو حنیفہ کے منہ سے
عن ابراهيم بن همام عن عائشة قالت
لقد كنت أفرقه من ثوب رسول الله
ﷺ أخرجه مسلم بهذا اللفظ وعبد

الحجازي كنت أجلسه من ثوب رسول
الله ﷺ الحديث وعبد البر والدار
قطن من حديث عائشة قالت كنت أفرقه
فمن من ثوب رسول الله ﷺ إن كان
باساً وأجلسه إن كان رطاً ولمسلم
من وجه آخر فقد روي وأبي لآحمك من
ثوب رسول الله ﷺ باساً بغيري

"بيان الخبر الدال على أن الثوب الذي يصبه المني إنما يفرق
منه أو يغسل الموضع الذي أصابه فقط"
﴿ جس کپڑے پر منی لگ جائے اس کو صرف دھو دیا جائے یا دھویا جائے ﴾

(۷۱) ﴿ ابو حنیفہ کے منہ سے
عن ابراهيم بن همام عن عبد الله بن
عائشة فأرسلت إليه ملحفة فالتحف
بها فأصابته جنابة فغسل الملتحفة
كلها فبلغ عائشة فقلت ما أراد
بغسل الملتحفة إنما كان يحرثه أن
يتركه قد كنت أفرقه من ثوب
رسول الله ﷺ لم يصبني فيه أخرجه
الترمذي بهذا اللفظ

اسی الفاظ کے ساتھ روایت کیا۔

ابن مائع عن جابر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ ﷺ انی العمل للصل؟ قال الصلاة فی موافقها اخرجہ ابو داؤد واخره من حدیث لم یروہ واين حبان واين عزیمۃ والحاکم من حدیث ابن مسعود والدارقطنی عن ابن عمر

عبداللہ سے سند روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا گیا کہ سب سے اچھا کون سا عمل ہے آپ نے فرمایا اپنے وقتوں پر نماز پھر عمل ہے۔

”مواظبت الصلاة“ (نماز کے اوقات کے)

(۷۶) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراهيم ان المشرکین علی عهد رسول اللہ ﷺ قتلوا المسلمین فقاتلوا موی ان صاحبکم یعلمکم کیف قاتلون الخلاء استهزاء بهم فقال المسلمون نعم فسلوهم فقاتلوا امرنا ان لا نستقل القبلة بفروجنا ولا نستحي معضم ولا بروجع وان نستحي بظلاله احمار هکذا رواه محمد فی الآثار واخرجه مسلم موصولا من حدیث سلمان الفارسی

(۷۷) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراهيم ان رجل من النبی ﷺ سألہ عن وقت الصلاة فشره ان یحضر الصلوات مع رسول اللہ ﷺ ثم امر بطلاق ان یحکم بالصنوت کلین ثم لمره فی اليوم الثاني ان یحضر الصلوات کلها ثم قال لئن السئل عن الوقت؟ الوقت ما بین حلین الوقتین هکذا رواه محمد فی الآثار وهو فی صحیح مسلم من حدیث بریدہ والی موسی الا شعری وعبدلله بن عمرو واخرج طرمذی والنسائی وابن حبان

روایت کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا، آپ نے حکم فرمایا کہ اگلے ساتھ نماز میں حاضر ہونا جس کے بعد بال کو تمام نماز میں پورا وقت میں ادا کرے گا حکم دیا اور اس کے بعد تمام نمازوں کو اذیت تک نہ کرے گا اور فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ ساکن یہاں ہے جو وقت کے بارے میں یہ چہ رہا تاہم آپ نے فرمایا نماز کا وقت ان دنوں وقتوں کے درمیان ہے۔

”بیان الخیر المبین لکيفية الاستحباب وآدابہ“

”استحباب کا طریقہ اور اس کے آداب“

(۷۶) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراهيم ان المشرکین علی عهد رسول اللہ ﷺ قتلوا المسلمین فقاتلوا موی ان صاحبکم یعلمکم کیف قاتلون الخلاء استهزاء بهم فقال المسلمون نعم فسلوهم فقاتلوا امرنا ان لا نستقل القبلة بفروجنا ولا نستحي معضم ولا بروجع وان نستحي بظلاله احمار هکذا رواه محمد فی الآثار واخرجه مسلم موصولا من حدیث سلمان الفارسی

(۷۷) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراهيم ان رجل من النبی ﷺ سألہ عن وقت الصلاة فشره ان یحضر الصلوات مع رسول اللہ ﷺ ثم امر بطلاق ان یحکم بالصنوت کلین ثم لمره فی اليوم الثاني ان یحضر الصلوات کلها ثم قال لئن السئل عن الوقت؟ الوقت ما بین حلین الوقتین هکذا رواه محمد فی الآثار وهو فی صحیح مسلم من حدیث بریدہ والی موسی الا شعری وعبدلله بن عمرو واخرج طرمذی والنسائی وابن حبان

☆☆ کتاب الصلاة ☆☆

”فی الخیر الدال علی فضلها“ (تفصیل ملاقات کے)

(۷۷) (ابو حنیفہ) عن طلحة (۷۸) (ابو حنیفہ) عن طلحة

واقع بن علیج ولہ کہ قال لیلان ہا
فریقا سے بدل کی لڑائی اس وقت وہ
ہلال کائنات صلاۃ الصبح حتی یصر القوم
کے کہ جب قوم روشنی کی وجہ سے اپنے حیران
موقع لیلیم من الإسفل" وفد اخرجه
کے کرنے کی بجائیں کو دیکھیں اور طریقے سے
الطوفی من حلیت ابن عمر کلکک
ان فرسے بھی ای طرح حدیث نقل کی۔

"یہاں الخیر الدال علی استعجاب البکیر بصلاة العصر فی یوم الغیم"
﴿بدلی کے دن میں صبح کی نماز کو اہل وقت میں پڑھنے کا استعجاب﴾

(۷۶) ﴿واکثر حقیقہ﴾ عن شیخ
ابن عبدالرحمن عن یحییٰ بن ابی کثیر
عن مریقہ الأسلمی قال قال رسول
اللہ ﷺ "مکروا بصلاة العصر فی
یوم غیم فإن من فاتت صلاة العصر حتی
تغرب الشمس فقد حبط عمله" حکنا
رواہ ابن المظفر وابن عسرو واخرجه
ابن ابی شیبہ بالقط "مکروا بالصلاة"
قال ابو العلیج: کما فی مریقہ فی یوم
ذی غیم لقال نکروا بصلاة العصر: فإن
رسول اللہ ﷺ قال "من ترک صلاة
العصر فقد حبط عمله" هنا عند
البخاری وأحمد والنسائی.



والحاکم. وأحمد. وأما عن طریق
وہب بن کيسان عن جابر عن عبد
جبریل وعنه عن عائدة. والترمذی وابن
حبان والحاکم وابن حزم من
حدیث ابن عباس فی هذه القصة

"الاوقات المستحبة فی الخبر الدال علی الاسفار"
﴿الجر کی نماز کو خوب روشنی کر کے پڑھنے کا استعجاب﴾

(۷۵) ﴿واکثر حقیقہ﴾ عن عبد اللہ
ابن عباس عن ابن عمر عن النبی ﷺ
انہ قال اسفروا بالصبح فإنه اعظم
للتواب هكذا رواه محمد بن مروان عنه
واخرجه اصحاب السنن الأربعة وابن
حبان من حدیث واقع بن علیج بلفظ
"اسفروا بالصبح فإنه اعظم للأجر" وقال
الترمذی حسن صحيح ولفظ ابن حبان
"فلکما اصبحتم بالصبح فإنه اعظم
لأجورکم" وعد النسائی بسند صحيح
"ما اسفروا بالصبح فإنه اعظم للأجر"
واخرج الطبرانی وابن عدي من حدیث

(۷۵) ﴿واکثر حقیقہ﴾ عن عبد اللہ
ابن عباس عن ابن عمر عن النبی ﷺ
انہ قال اسفروا بالصبح فإنه اعظم
للتواب هكذا رواه محمد بن مروان عنه
واخرجه اصحاب السنن الأربعة وابن
حبان من حدیث واقع بن علیج بلفظ
"اسفروا بالصبح فإنه اعظم للأجر" وقال
الترمذی حسن صحيح ولفظ ابن حبان
"فلکما اصبحتم بالصبح فإنه اعظم
لأجورکم" وعد النسائی بسند صحيح
"ما اسفروا بالصبح فإنه اعظم للأجر"
واخرج الطبرانی وابن عدي من حدیث

العلماء عن أبي حنيفة وأخرجه
بخاري بطوله ومسلم مرفقا كذلك في
الصحيح عن أبي هريرة عن رسول
الله ﷺ عن صلاتين بعد العصر حتى
تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب
الشمس.

”باب الاذان وبلده وأن الاقامة مشي مشي كالاذان“
﴿اذان کی شروعات اور اسکی ابتدا اور یہ کہ تکبیر اذان کی
طرح و دو روئے کی ہیں۔﴾

(۷۶) ﴿ابو حنيفة﴾ عن علقمة
ابن مرثد عن ابن مبردة عن ليه وان
سنداً روايت کیا ہے کہ اضاہ کا ایک
رجلا (۱) من الاضواء برسول الله ﷺ
لمسة الاذان بطوله وأخرجه الطبري
ولم يولد ولم يمل ولم يمل في الصلاة
والطحاوي.

”بأن التبريد الدال على اتخاذ مؤذنين في مسجد واحد“
﴿ایک مسجد میں دو مؤذنین کے رکھنے کا جو از﴾

(۸۰) ﴿ابو حنيفة﴾ حلقا عبد (۸۰) ﴿ابو حنيفة﴾ نے فرمایا کہ

بأن البحر الدال على إتم من فاتته العصر ﴿مصر کی نماز چھوٹ جانے کا کہنا ہے﴾

(۷۷) ﴿ابو حنيفة﴾ عن شيبان
ابن عبد الرحمن عن يحيى بن أبي كثير
عن مبردة قال قال رسول الله ﷺ
”من فاتته صلاة العصر فكأنما وتر أهله
وماله“ حكاه رواه ابن عسرو وأخرجه
ابن ماجه والشمس والسنن وأحمد
والطحاوي في الكبير وأخرجه الجماعة

الافات المكر وهه ﴿مکر و اوقات﴾

(۷۸) ﴿ابو حنيفة﴾ عن عبد الملك
ابن عمير عن فرقة عن أبي سعيد قال
قال رسول الله ﷺ ”لا صلاة بعد
الغداة حتى تطلع الشمس ولا صلاة
بعد العصر حتى تغرب“ التعليل بطوله
حكاه رواه ابن المطير واس عسرو
وعلقمة والبيهقي عن عبد الباقي واس
المنقرى في مسنده هم وروی ابو
يوسف في التعليلات والامام محمد في

☆☆☆
☆☆

الحديث دليل على أن لفظة المقل لا
تقتضي المساواة من كل وجه كرفع
الصوت وغيره

”شروط الصلاة“ لازكی شریف ”لیہ حلیۃ الأعمال بالنیات وتقدم
﴿شروط الصلاة﴾ میں سے نیت ہے، اس کا بیان ارشادِ قابلِ اقتباس میں گذر چکا ہے
بیان الخبر الدال علی عورة الرجل
سرو کے ستر کے بیان میں ہے

(۸۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ حقا حداد
عن ابراهيم عن الأسود قال قال رسول
الله ﷺ ”ما بين السرا إلى فرجة
عورة“ أخرجه الحاكم عن عبد الله
ابن جعفر رافه ولى الباب ورويات من
البخاري وغيره

”بیان الخبر الدال علی النهی عن دخول الحمام بلا إزار“
﴿بلا إزار﴾ حمام میں داخل ہونے کی ممانعت ہے

(۸۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابي
الزبير عن جابر أن رسول الله ﷺ
قال ”لا يخل لرجل يؤمن بالله واليوم
الآخر“

الله من جابر سمعت عبدالله بن عمر
يقول قال رسول الله ﷺ ”إن بلاية
يؤذن بليل للكلرا واشربوا حتى تسموا
أذان من أم مكوم فإنه يؤذن وقد حل
الصلاة“ وفي المقل عليه من حديث
ابن عمر مثله حتى يؤذن ابن أم مكوم
بدون قوله ”وقد حل الصلاة“ وأخرجه
عن ابن مسعود مرفوعاً ”لا يمعن
أحدكم أن يلا“ الحديث

”بیان الخبر الدال علی إجابة المؤذن بمثل قوله“ ﴿لا يلا﴾ کا جواب ہے

(۸۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ سندا عدا
ابن جابر سمعت عبدالله بن عمر
يقول كان رسول الله ﷺ إذا كان
المؤذن قال مثل ما يقول أخرجه ابن
ماجة من حديث أم حبة والترمذي من
حديث عبدالله بن عمرو وأحمد من
حديث أبي رافع وفي المقل عليه من
حديث أبي مسعود بلطف ”إن سمع
المؤذن فقلوا“ نقل مايقول“ وفي

”صفة الصلاة“ نماز کا طریقہ

(۸۶) ابو حنیفہ عن ابی
سنان عن ابی نعیم عن ابی سعید
الخدیری ان النبی ﷺ قال ”موضوہ
مفتاح الصلاة والشکر تحریمها
والسليم تحلیها“ ولی کمال دیکھیں
تسلیم ولا تحریم صلاة الا بفاتحة
الکتاب ومعها غیرها حکما ورواہ ابو
یوسف والحنوفی وابن عسرو وابن
المقفر وابو بکر بن عبدالحی وأخرجه
ابن عدي والنسائي بهما اللفظ وابن
ماجة بلفظ ”وسورة“ مقام ”غیرہ“
وحد ابن عدي ”والسورة“ ولی روایہ
اخری لا بن عدي ”وسورة فی فرضہ
وغیرہ“ وأخرجه الترمذي وابن ماجه
وأحمد وإسحاق وابن ابی شیبہ والبیہقی
بلفظ ”مفتاح الصلاة والظہور وتحريمها
الشکر وتحليلها السليم“ هذا رواه
علي“ وعن ابی سعید مقله أخرجه

(۸۷) ابو حنیفہ نے منہ ا حضرت
ابو سعید خدری سے روایت کیا کہ نبی ﷺ
نے فرمایا کہ نماز کی جگہ سوئے ہوئے غیر اس
کی تحریم ہے اور سلام کی جگہیں ہے اور ہر
در رکعتوں پر سلام ہے لہذا سورہ فاتحہ کے
مجھ میں نہیں ہوئی اس کے ساتھ سورہ فاتحہ کا
غیر بھی ہو اسی طرح تمام اربعہ صرف اور
عادی اور کثرت ضرور ابن مقفر اور ابو بکر
بن عبدالحی نے روایت کیا انہی اور ابن
عدی نے انہیں نقلوں سے روایت کیا ہے
ترمذی انہی نامہ تمام احمد اسحاق ابن ابی شیبہ
بزار نے علی سے روایت کیا کہ نماز کی جگہ
پاک ہے اور اس کی تحریم غیر ہے اور اس کی
تحلیل سلام سے ترمذی نے کہا علی حدیث
اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے ابو
سعید خدری سے بھی اس کی مثل مروی ہے
لیکن اس میں ایک راوی ابو سنان طریق
بن شہاب سعدی ہے جس کی وجہ سے

آخر ان بدخل الحمام إلا بمنزور“
أخرجه الترمذي والنسائي والحاكم
وابن عدي بالفاظ مقارنه
اشہ اور قیامت کے دن ایمان رکھنے کے لیے
اور حمام میں داخل ہونے کا حکم نہیں ہے۔
وابن عدي بالفاظ مقارنه

”بیان الخیر الدال علی جواز الصلاة فی الثوب الواحد“

ایک کپڑے میں نماز کے جواز کی دلیل ہے

(۸۸) ابو حنیفہ عن ابی
الزبیر عن جابر انہ ﷺ ”صلی فی
ثوب واحد مو شحاً بہ“ حکما رواہ
طلحة ابن ابي و ابن عسرو وأبو بکر بن
عبدالحی والاشعبي وهو مطلق علیہ

(۸۹) ابو حنیفہ نے منہ ا
الزبیر عن جابر انہ ﷺ ”صلی فی
ثوب واحد مو شحاً بہ“ حکما رواہ
طلحة ابن ابي و ابن عسرو وأبو بکر بن
عبدالحی والاشعبي وهو مطلق علیہ

”بیان الخیر الدال علی الإتيان علی من لم يعوز ذلك“

ایک کپڑے میں نماز کا جائز نہ کہنے والے پر تکبیر ہے

(۹۰) ابو حنیفہ عن الزهري
عن ابن المسيب عن ابی هريرة انه سئل
عن الصلاة فی ثوب واحد فقال ”ليس
كلکم بحد یؤمن“ حکما رواہ ابو بکر
ابن عبد الحی وأخرجه الجماعة إلا
الترمذي

(۹۱) ابو حنیفہ نے منہ ا ابو
هريرة سے روایت کیا کہ ایک کپڑے میں نماز
پڑھنے کے بارے میں آپ سے سوال کیا گیا
تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو وہ
کپڑے پھر میں؟

نکاحی اور چاروں مہر میں نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے کندھوں کی برآمدی کرتے تھے حافظہ ابن عمر اور طلحہ نے حالت مذکورہ عمل کیا ہے۔

"بیان الخیر الدال علی أن رفع الیدین فی تکیة الإفتاح فقط"

صرف خیر تحریر کے وقت ہاتھ اٹھانے

(۸۹) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابرہم عن الأ سود أن عبد الله بن مسعود كان يرفع يديه في أول التكبير ثم لا يعود لشئ من ذلك ويقول ذلك عن النبي ﷺ وأخبره أبو داود والترمذي بلفظ "ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ فليقلن فلم يرفع يديه إلا في أول مرة" وفي رواية لم لا يعود وقال الترمذي حسن ونقل عن ابن المبارك أنه قال لم يثبت عندی (ثم لا يعود) كذلك وقال ابن القطن ومطه قال الدارقطني وقال غير ابن القطن لم يفرده بها وكعب بن

ترمذی نے اسکو حسن کہلے۔
ابن قطن نے کہا کہ ہر ہاتھ میں اٹھایا
وکیح کا قول ہے لیکن سنائی نے یہ زیادت
محدث بن مہرک سے انہوں نے نام

(۸۸) ابو حنیفہؒ نے سنداً حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ وہ عمل تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر کسی حالت میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور اسکو رسول ﷺ کی طرف منسوب کرتے تھے ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا محدث بن مسعود نے فرمایا کہ کبھی تم لوگوں کے لئے رسول ﷺ نہیں لاتے نہ انہوں نے ہاتھ اٹھائے ہاتھ صرف تکبیر تحریر کے وقت اٹھاتے ترمذی نے اسکو حسن کہلے۔
ابن قطن نے کہا کہ ہر ہاتھ میں اٹھایا
وکیح کا قول ہے لیکن سنائی نے یہ زیادت
محدث بن مہرک سے انہوں نے نام

اور دعا السنائی من طریق ابن المبارک عن الثوري عن حاصم بن كليب عن حماد عن ابرهيم عن الأ سود أن عبد الله بن مسعود كان يرفع يديه في أول التكبير ثم لا يعود لشئ من ذلك ويقول ذلك عن النبي ﷺ وأخبره أبو داود والترمذي بلفظ "ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ فليقلن فلم يرفع يديه إلا في أول مرة" وفي رواية لم لا يعود وقال الترمذي حسن ونقل عن ابن المبارك أنه قال لم يثبت عندی (ثم لا يعود) كذلك وقال ابن القطن ومطه قال الدارقطني وقال غير ابن القطن لم يفرده بها وكعب بن

(۹۰) ابو حنیفہؒ عن حماد عن ابرهيم عن الأ سود أن عبد الله بن مسعود كان يرفع يديه في أول التكبير ثم لا يعود لشئ من ذلك ويقول ذلك عن النبي ﷺ وأخبره أبو داود والترمذي بلفظ "ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ فليقلن فلم يرفع يديه إلا في أول مرة" وفي رواية لم لا يعود وقال الترمذي حسن ونقل عن ابن المبارك أنه قال لم يثبت عندی (ثم لا يعود) كذلك وقال ابن القطن ومطه قال الدارقطني وقال غير ابن القطن لم يفرده بها وكعب بن

ترمذی نے اسکو حسن کہلے۔
ابن قطن نے کہا کہ ہر ہاتھ میں اٹھایا
وکیح کا قول ہے لیکن سنائی نے یہ زیادت
محدث بن مہرک سے انہوں نے نام

اللہ الرحمن الرحیم وأمرج معاذ
أحمد والنسائی وابن خزيمة وابن
حبان والکوکلی من حديث أنس

"بيان الخبر الدال على احتصاص عليّة الصحابة على إحقاقها في الصلاة"
﴿نماز میں ہم اللہ الرحمن الرحمن کے آیت پڑھنے پر کبار صحابہ کا جواز﴾

(۹۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
سليمان طريف بن شهاب عن يزيد بن
عبدالله بن مغفل عن أبيه أنه سأل عن خلف
أمام الجهر بسم الله الرحمن الرحيم لماذا
تصرف قال يا عبدالله أحسن عا لمست
عندك فاني صليت خلف رسول الله ﷺ
ولي بكر وعمرو وأحمد بن قيس سمعهم
يجهرون بها روى طحاوية النضر بن الحارثي
وابن عسرو وابن المنذر وأبو حنيفة
الطبراني هكذا سنناً ومعاً إلا قوله لمست
وأصحاب السنن يحدوا من طريق آخر
وقال أبو حنيفة حسن وأبو سليمان لم يقل
ولكن تأمروهم ليس بن عيبه ورواه ابن معين
وغرارة وزياد صحيح بن النسائي وابن حبان

"في الخبر الدال على سنية وضع اليمين على الشمال في الصلاة"
﴿قيام نماز میں دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر رکھنے کا سنون ہونا﴾

(۹۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهيم بن أبي السريّة كان يحد
يعينه على يساره يراجع بذلك قال
عزوجل روى محمد في الاثر وابن
عسرو وعبد مسلم من حديث وائل بن
حجر وعبد الباقري من حديث مهمل
ابن سعد وفي السنن عن ابن مسعود
وعبد النار لفظي من حديث ابن
عباس مصححاً المعنى روى ابن خزيمة
لفراد على صفوة وعبد مسلم ليست
هذه الزيادة

"بيان الخبر الدال على إحقاق السجدة في الصلاة"
﴿نماز میں ہم اللہ الرحمن الرحمن کے آیت پڑھنا﴾

(۹۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
اسحاق السبيعي عن البراء بن عازب
قال كان رسول الله ﷺ يهمل بسم
(۹۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ نے ابی اسحاق

من الحقیة. وقرأتها فی الصلاة واجبة عند الشافعی ومستحبة عند الاحناف وبكره عند مالک رحمهم الله. وفي المسئلة عن انس رضی اللہ عنہ حيث جاء لاقراءها مرادة فی الجهر وسكت جاء البقاء مرادة السر. فعلاصة الكلام قرائتها سرا وقد جاء فی الجهر صرحاً لغير المصنف (مختصراً) (وفي الباب تفصيل بالغ)

"بيان الخبر الناسخ للتطبيق في الركوع"

﴿ركوع میں: دونوں ہاتھوں کی پھیلی کو ماکر دائوں کے چکر رکھنے کی منسوخت ہے﴾

(۹۵) (نام ابو حنیفہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ ہم تمہیں (دکوع میں دونوں ہاتھ کی پھیلی ماکر دونوں دائوں کے چکر رکھنے کے بعد ہم کو کھینے کا حکم دیا گیا) مگر عدل نے اسکو روایت کیا جیسا کہ حدیث ۹۶ سے ۹۷ ہے۔

(۹۶) حدیث میں یہی ہتھ سے

(۹۵) (ابو حنیفہ نے ابی ہریرہ سے روایت کیا کہ ہم تمہیں (دکوع میں دونوں ہاتھ کی پھیلی ماکر دونوں دائوں کے چکر رکھنے کے بعد ہم کو کھینے کا حکم دیا گیا) مگر عدل نے اسکو روایت کیا جیسا کہ حدیث ۹۶ سے ۹۷ ہے۔

(۹۶) حدیث میں یہی ہتھ سے

(۹۴) (ابو حنیفہ نے احمد سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجھرون بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ ابن عسرو وابن شمس و ابو یکر بن عبد اللہ. والشرح بهذا اللفظ واحد والسی وابن خزيمة وابن حبان والدارقطنی ورحمهم الله رحمهم الله. وفي رواية فلم أسمع أحداً منهم یجھرون بسم الله الرحمن الرحیم وفي الباب احادیث وأثر ثبت الجهر وعلیه فلا اختلاف هكذا: صاح قول المالکیه وروایة عن أحمد وبعض الاحناف لها لیست من القرآن إلا فی سورة المل والقی لها آية من کل سورة لوبعض آية هذا قول الشافعية المشهور عند الشافعية لها آية من القصص دون غيرها والقول الثالث لها آية مسئلة من القرآن لیست من سورة بل کتب فی لوکل کل سورة للتفصل هذا قول ابن المولود وداؤد وهو المنصوص عن أحمد وبه قال جماعة

میں نے فقیر کو دیا ہے مسئلہ میں یہی تفصیل ہے۔

”بیان الخیر العدل علی التکبیر فی کل رفع وحفض“
﴿ٹائپس لار ٹھکنے میں تکبیر کی مسنونیت﴾

(۹۸) امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ
ہم سے ہلال نے وہب بن کسان سے روایت کر کے حدیث بیان کی انہوں نے
کہنا سجدوا و رکعوا کما یسمیہم
السورة من القرآن قال طلحة العدل
ہکذا روی ورواہ الاشعثی من ابی
حنیفہ وبن ہلال زید بن ابی حمزہ۔
اصح معناه الترمذی وصححه النسائی
والمرجوع الاصل احمد وصحیح وشیخو طبری
وابن ابی شیبہ ولی الصبحین
(مطلوب النقط والمعی) کذا فی
الموطا وهد الطریقی (القصر)

”بیان الخیر المبیح للسمع والتحمید“
﴿تسمیہ و تحمید کی اہمیت﴾

(۹۹) امام ابو حنیفہؒ نے عطاء
ابن ابی وہاب عن ابن عمرؓ صلی بنا
ابو ہریرہ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت

الملك بن مہرہ ان سعد بن ابی وقاصؓ
قال کما نطق لم امرنا بالركب هکذا
رواہ طلحة العدل۔ وهد مسلم ان ابن
مسعود کان یفعل ذلک واشار سعد بنی
ما کان یفعله وعلیہ لم یفعله النبی۔

(۹۷) امام ابو حنیفہؒ نے ابی
بطور عن حنظلہ عن عمرؓ کان یأمرک
وخط یدیه علی رقبته اسرجہ البخاری
وابو داؤد والنسائی بالفاظ۔ مظاہرہ
فمن ان الركب سنة لا کما قال عمرؓ
تبين ان الراوی المہتم فی سند الامام
ابو عبد الرحمن سلسی۔

(۹۶) امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ
ہم سے ہلال نے وہب بن کسان سے روایت کر کے حدیث بیان کی انہوں نے
کہنا سجدوا و رکعوا کما یسمیہم
السورة من القرآن قال طلحة العدل
ہکذا روی ورواہ الاشعثی من ابی
حنیفہ وبن ہلال زید بن ابی حمزہ۔
اصح معناه الترمذی وصححه النسائی
والمرجوع الاصل احمد وصحیح وشیخو طبری
وابن ابی شیبہ ولی الصبحین
(مطلوب النقط والمعی) کذا فی
الموطا وهد الطریقی (القصر)



صفہ (۱) وأمرجه الأربعة وقال المروئي
حسن وقال الحاكم علي شرط مسلم
واستدل بذلك الإمام علي أن المصلي
يقوم بلا اعتماد يديه علي الأرض
وعلي عدم التقود قبل القيام وأما
مازوي في حديث مالك بن الحويرث
من جلسة الإسراع لمحمول علي
حالة العلو. (والله تعالى أعلم
بالتصواب)

ہوئے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے اٹھائے۔
عمرہ بن خلیفہ نے امام صاحب سے اسی
طرح روایت کیا۔ صاحب سن کر برہ نے
یہی اسی طرح روایت کیا تو زنی نے من
اور عاکم نے مسلم کی شرط پر کہ نام ایک حقیقت
نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جبکہ
سے اٹھتے وقت جلد استراحت میں اور
ہاتھوں کا سہارا بھی نہیں دینا کیسے حریم
کی حدیث حالت طہر پر محمول ہے۔

”بیان الخیر المبین للسجود علی الجبهة والأنف“

﴿بیانی ثانی اور تاک پر مجدد کر کے﴾

(۱۰۱) ﴿والموجہ حقیقۃ﴾ عن ابی
سفيان بن أبي خضرة عن أبي سعيد قال
قال رسول الله ﷺ الاستان بسجد
علي سبعة اعظم. جبهة وظهر وركبة
وصدر للنبی واما سجد احدكم للبیض
كل عضو موطعة والاربع فلا بیض
للبيض لعمرو والبیض بقال ذبیح الرجل

(۱۰۱) امام ابو حنیفہ نے ابو سفیان
ابن ابی خضرہ سے انہوں نے ابو سعید خدری
سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ انسان سات چیزوں پر سجدہ کرے گا ہے
بیضی، دو ٹوں ہاتھ، دو ٹوں گھٹنے اور دو ٹوں
قدموں کے اول حصہ سے جب تم میں سے
کوئی سجدہ کرے تو یہ عضو کا اسکی جگہ رکھے

التي ﷺ فلما رفع ركبته من الركعة
قال سمع الله لمن حمده فقال رجل
ربما لك الحمد حمداً كثيراً طيباً
مباركاً فيه فلما انصرف النبي ﷺ
فان من ذا المكنكم قالها ثلاث مرات
فقال الرجل انما ناسى الله فقال والذي
بعتني بالحق لقد رايت بسمة وبتين
منكاً يتلون اتيهم بكتيها لك واؤل
من يرفعها لك (وفي المسئلة تنصلي
والاحسن أن يقول الامام التميمي
والله الذي التعميد، والمفرد ككتيها
لأنه يكسر في سبعة مرات)

کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے میں نماز پڑھائی
جب رکوع سے اٹھایا تو سمع اللہ لمن
حمده کہا یک ہفتی نے کہہ دیا تک کہ حرا
کثیراً اچھا مبارک گا۔ جب نبی ﷺ نے اور
پوری کر لی تو فرمایا یہ کلمات کس نے کہے
سب چپ رہے جب تم میں سے سب سولہ صحابہ
تو کھڑے نہ عرض کیا کہ اللہ کے نبی میں
سے نہ تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی
جس نے مجھے حق دیکر بھیجا میں نے تیس ۳۰
سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ اسکی گھٹنے کے
وائے اور درپردہ ہاتھوں میں پہلے بیان کے
لئے ایک دوسرے پر سبت کر رہے تھے۔

”بیان الخیر الوارد فی عدم اعتماد المصلي علی یدیه عند قیامہ“

﴿نمازی کا سجدہ سے قیام کی طرف لوٹنے وقت ہاتھوں کا سہارا نہ لینا﴾

(۱۰۰) ﴿والموجہ حقیقۃ﴾ عن عاصم
ابن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر
قال كان النبي ﷺ إذا سجد وضع
ركبته قبل يديه واما قام وضع ركبته
قبل يديه هكذا رواه عروة بن خليفه

(۱۰۰) امام ابو حنیفہ نے عاصم
بن کلبہ سے انہوں نے اپنے آپ کلبہ
سے انہوں نے وائل بن حجر سے روایت کیا
کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تو گھٹنے دو ٹوں
ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب کھڑے

سید بن محمد بن احمد الشافعی
والترمذی والسنی وفي المسئلة تفصيل
في الانقصار على الالف الذي بعض
المسئلة جازر عند الامام بلا حلو وعند
الناحين لا يجوز. وفي رواية البخاري
والترمذی في قوله وعند الترمذی عن
عنه لا صلاة لمن لم يجمع كلمة
بالارض مع الجهة. (انصرت).

"في كراهية فرش الدراعين في الصلاة"

﴿نماز میں دونوں کانیوں کو زمین پر بچھانے کی کراہت﴾

(۱۰۴) (ابو حنیفہ) عن جملہ
ابن سحیم عن عبد الله بن عمر قال
قال رسول الله ﷺ من صلى فلا
يفرش ذراعيه كما يفرش الكلب
هكذا رواه داود الطائي عنه، أخرجه
السنن من حديث أنس

"في إباحة الصلاة على الحصير" ﴿نماز کی اباحت﴾

(۱۰۵) (ابو حنیفہ) عن (۱۰۵) نام ابو حنیفہ نے مندا

لتبعاً لما بسط طهره وطهره لشد
المسئلة من اليه. (المسئلة) رواه ابن
الرياح عنه وأخرجه الترمذی وابن
حنبل وأبو سليمان التميمي. ومعنى
الصلة الأولى في المظن عليه. ومعنى
الصلة الثانية عند الإمام وعند الحاكم
والترمذی وابن حبان من حديث ابن عباس.

(۱۰۶) (ابو حنیفہ) عن عطاء
عن ابن عباس أو غيره من أصحاب
رسول الله ﷺ قال أوصى إلى رسول
الله ﷺ أن يسجد على صبعة أعظم
رواه اسماعيل بن يحيى بن عبد الله
عن الإمام ومعه في المظن عليه.

"بيان الخبر الدال على النهي عن العبث في الصلاة"

﴿نماز میں لاشعنی کام کرنے کی ممانعت﴾

(۱۰۷) (ابو حنیفہ) عن
عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول
الله ﷺ امرت أن أسجد على صبعة
أعظم ولا أكف شعراً ولا لوباً رواه

”بیان الخیر الدال علی اختیار تشہد ابن مسعود“

﴿ابن مسعود کے تشہد کا آثار ہونا (پسندیدہ ہونا)﴾

(۱۰۷) ابو حنیفہؒ عن حماد بن ابراہیم عن ابی وائل شقیق بن سلمة عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا إذا صلینا خلف النبی ﷺ نقول السلام علی جبریل ومیکائیل لافیل النبی ﷺ فقال إن اللہ هو السلام فإذا تشہد احدکم فلیقل التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلى عباد اللہ الصالحین أشہد ان لا إله إلا اللہ وأشہد ان محمداً عبداً ورسولہ رواہ ابن المظفر وأبو یزید بن عبد الباقی والحسن بن زہاد وأبو جریہ السنہ والنکرة لغنی والبہلی وفي رواية كانوا يقولون السلام علی اللہ والسلام علی رسول اللہ

(۱۰۷) ابو حنیفہ نے سند انہیں کیا کہ عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو السلام علی جبریل ومیکائیل اور ایک روایت میں ہے السلام علی اللہ السلام علی رسول اللہ ﷺ کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ ہی سلام ہے اس کے بعد تشہد تکبیر اور روایت میں ہے اس کو تشہد ابن مسعود کہتے ہیں۔



ابی صلیان مثنیۃ بن ذافع عن جابر بن عبد اللہ عن ابی سعیدؓ انہ دخل علی النبی ﷺ فوجدہ یصلی علی حبیر یسجد علیہ رواہ ابن یونس عہ أخرجه مسلم والترمذی وابن ماجہ

”بیان الخیر الدال علی نصب الرجل الیمینی فی الصلاة“

﴿نماز میں سجارت قدر و جبر و اپنے دیر کو کھڑا کرنا﴾

(۱۰۶) ابو حنیفہؒ عن حاتم بن کثیر عن ابیہ عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ ﷺ إذا جلس فی الصلاة أضحج وجہہ الی یمینی ونصب وجہہ الیمینی رواہ أبو معاذ الیمینی عہ أخرجه الترمذی بالسند وقال حدثت صحیح وعبد البعازی والثالثة فإذا جلس فی الركعة الأخيرة قدم وجہہ الی یمینی ونصب الاخری

(۱۰۶) ابو حنیفہ نے اپنی سند سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو دائیں دیر کو بجا دیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تھے تو دائیں دیر کو آگے بجا دیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔

الحديث



مسعود وقال لعنني إن لم يثبت
ادراجها دلت على أن الصلاة على النبي
ﷺ (في الصلاة) ليست واجبة وقال
الشيخ كمال الدين أن غاية الإدراج هنا
أن تصور موقوفة والموقوف في مثله لهُ
حكم الرفع

”بیان التبر الدال علی تخیر الدعاء بعد الشہد“

﴿شہد کے بعد دعا کا اختیار﴾

(۱۰۹) پھر حنفیہ حنفی مسلمان
الأعشى عن إبراهيم بن علقمة عن عبدالله
ابن مسعود قال لعنني رسول الله ﷺ
الشهد الصحت لله إلى قوله عبدالله ورسوله
لو تكلم بعد التبر روه ابن المقر وضمن
بن زياد ورواه الإمام أحمد وأصل حديث
ابن مسعود في لفظ عليه (في آخره ثم
لتبر احدكم من الدعاء بما اتفقوا عليه
لمنعوا) ورواه النسائي وقال الحافظ ابن
حجر يرجع لشهد ابن مسعود بالتاكيد
عليه وبالجملة الامانة لمصح مفسرنا.

”بیان التبر الدال علی عدم وجوب الصلاة علی النبی ﷺ فی الشہد“

﴿تبرہ میں بعد از شہد کی حنفیہ پروردگار شریف کا عدم وجوب﴾

(۱۰۸) پھر حنفیہ حنفی
الحسن بن الحر بن القاسم بن مغيرة
قال اخذ علقمة بندي لعنني أن
عبدالله بن مسعود أخذ بيده وأن رسول
الله ﷺ أخذ بيد عبد الله فعلمه الشهد
في الصلاة قال قل التحيات لله والصلاة
والطهيات السلام عليك ايها النبي
ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى
عبدالله الصالحين أشهد أن لا إله إلا
الله وأنشدها بن محمد أمية ورواه
لفظ هذا أو قلت هذا فلفظ
صالحك إن شئت أن تقوم فقم وإن
شئت أن تقعد فقع هكذا روه المقرئ
وطاعة والإشائي وابن مسعود وأخرجه
أبو داود بهذا الاسناد وقال الحافظ بن
حجر حقا الحفاظ على أن قوله هذا
لفظ الخ مارجة من كلام عبدالله بن

(۱۰۸) نام ذکر خبیث نے عام
بن قمرہ سے سنا روایت کیا کہ
آپ نے فرمایا کہ مقرر نے میرا ہاتھ پکڑ کر
مجھ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے
ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو نماز میں شہد سکھایا
پھر فرمایا کہ التحیات اللہ الخ جب اس کو کر لیا
یا کہ یا تو نماز پوری کر لی اب اللہ جاہد تو
اللہ چاہیے تاہم چاہیے چاہیے چاہیے ان خبر
مستقل کیسے ہیں کہ یہ نبی ﷺ کا کلام نہیں
عبد اللہ بن مسعود کا کلام ہے، حفاظ حدیث
جیسے ابن حبان در فضائل، مشکلی، غریب الخ
یہی کہتے ہیں لیکن عائد فضائل کیسے ہیں اگر
اور ان ثابت نہ تو یہ حدیث لازماً درود
شریف کے واجب نہ ہونے پر دلالت کرے گی
ابن حاتم کہتے ہیں کہ درود ثابت ہی ہوا تو
یہ حدیث موقوف ہوگی اور ایسے احکام میں
موقوف موقوف کے حکم میں ہوتا ہے۔

"بیان الخبر الدال علی منیة التعلیم" محمد سکھائی کی سیف

(۱۱۰) ابو حنیفہؒ عن ابي
اسحق السعدي عن البراء بن عازب كان
رسول الله ﷺ يعلمنا فشهد كما
يعلمنا السورة من القرآن ما رجه مسلم
بهذا اللفظ مراراً ومكثاً بهائى.
والطحاوى وحديثه موقوفاً.

"بیان الخبر الدال علی أن التسليم مرتان عن اليمين والشمال"

﴿دائیں اور بائیں جانب دو سلام ہیں﴾

(۱۱۱) ابو حنیفہؒ عن
التميم بن عبد الرحمن عن ليه عن عبد
الله بن مسعود قال كان رسول الله ﷺ
يسلم عن يمينه وعن يسره تسليمين.

(۱۱۲) ابو حنیفہؒ عن
حماد عن ابراهيم عن علقمة عن
عبدالله بن السی ﷺ كان يسلم عن
يمينه السلام عليكم ورحمة الله وحی
بري يبايع هذه الأيمن وعن شماله
حتى يبري يبايع هذه الأيسر مما

بانت وفي رواية حتى يبري يمينه
اسرحه الأربعة وقيل الترمذی حسن
صحيح، وابن حبان والدارقطني والامام
احمد والامام الشافعي وغيره
مبارک کا قصہ دیکھ کر، عیاں تھا۔

"بیان الخبر الدال علی القراءة فی صلاة الفجر بالجهر"

﴿مجموعہ نماز میں جہری قراءت کی دلیل ہے﴾

(۱۱۳) ابو حنیفہؒ عن
زباد بن علقمة عن ثعلبة بن مالك قال
سمعت السی ﷺ يقرأ في إحدى
ركعتي الفجر، والنحل باسقاط لها
طلع نضيداً هكذا رواه محمد بن
المغيرة عن الامام وأخرجه مسند
والترمذی والسلی وابن ماجه

"فی الانصراف من الصلاة كيف يكون"

﴿نماز سے فراغت کے بعد کسی طرف منہ نہ کرنا چاہئے﴾

(۱۱۴) ابو حنیفہؒ عن عطاء
ابن ابي رباح عن حاتم قال صلى رسول
الله ﷺ قائماً وقاعداً وحائلاً ومعتلاً
بائے سے مستند روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے کھڑے ہو کر، کھڑے ہو کر، کھڑے ہو کر

الاعلیٰ وهل انک حلیٰ الفقیہ.

"بیان الخیر الدال علی القراء فی یوم الجمعة فی القصر"
 (جو جو کے دن فجر کی نماز میں "سورۃ الم تزل الکتاب" کا پڑھنا ہے)

(۱۱۷) (جو حقیقت) عن
 ابراہیم بن محمد بن العشر عن اید عن
 حب بن سالم عن العبد بن بشیر
 کان یقرأ یوم الجمعة الم تزل
 الکتاب ولی الصبحین، ثم تزل الکتاب
 وهل عن علی الاکسان ولی الطریق من
 حلیٰ ابن مسعود یمین علی ذلک.
 (۱۱۷) (جو حقیقت) عن
 ابراہیم بن محمد بن العشر عن اید عن
 حب بن سالم عن العبد بن بشیر
 کان یقرأ یوم الجمعة الم تزل
 الکتاب ولی الصبحین، ثم تزل الکتاب
 وهل عن علی الاکسان ولی الطریق من
 حلیٰ ابن مسعود یمین علی ذلک.

"بیان الخیر الدال علی فضل سورة الاخلاص" (سورۃ اخلاص کی فضیلت کے)

(۱۱۸) (جو حقیقت) عن عون
 بن عبد الله عن غنیة بن مسعود
 عن عبد الله بن جراح کان اذا قرأ سورة
 اخلاص یقول ھو الله احد لا شریک لذلک لیس
 لک قال ما یحکمک علی ذلک قال
 اصحا یا رسول الله قال فذا حکم الله
 یحکم انھا، رواہ الامام محمد وأصله
 (۱۱۸) (جو حقیقت) عن عون
 بن عبد الله عن غنیة بن مسعود
 عن عبد الله بن جراح کان اذا قرأ سورة
 اخلاص یقول ھو الله احد لا شریک لذلک لیس
 لک قال ما یحکمک علی ذلک قال
 اصحا یا رسول الله قال فذا حکم الله
 یحکم انھا، رواہ الامام محمد وأصله

و انصرف عن یمینہ وعن شمالہ رواہ
 ابن مسعود والحسن بن زیاد ولم یذکر
 جابرًا ورواہ البخاری مفصلاً.
 (جو جو کے دن فجر کی نماز میں "سورۃ الم تزل الکتاب" کا پڑھنا ہے)

"بیان الخیر الدال علی القراء فی صلاة العشاء جہراً"
 (جو عشاء کی نماز میں جہری قرأت کی دلیل کے)

(۱۱۹) (جو حقیقت) عن علی
 بن ثابت عن القراء بن عازب قال
 صلیت مع النبی ﷺ صلاة العشاء فقرأ
 واقرن والقرآن، اخرجه السنۃ واحمد
 وھذا لفظ الترمذی والسنائی
 (۱۱۹) (جو حقیقت) عن علی
 بن ثابت عن القراء بن عازب قال
 صلیت مع النبی ﷺ صلاة العشاء فقرأ
 واقرن والقرآن، اخرجه السنۃ واحمد
 وھذا لفظ الترمذی والسنائی

"بیان الخیر الدال علی القراء فی العیدین والجمعة جہراً"
 (جو عیدین اور جو میں جہری قرأت کی دلیل کے)

(۱۲۰) (جو حقیقت) عن
 ابراہیم بن محمد بن العشر عن اید عن
 حب بن سالم عن العبد بن بشیر
 کان یقرأ یوم الجمعة الم تزل
 الکتاب ولی الصبحین، ثم تزل الکتاب
 وهل عن علی الاکسان ولی الطریق من
 حلیٰ ابن مسعود یمین علی ذلک.
 (۱۲۰) (جو حقیقت) عن
 ابراہیم بن محمد بن العشر عن اید عن
 حب بن سالم عن العبد بن بشیر
 کان یقرأ یوم الجمعة الم تزل
 الکتاب ولی الصبحین، ثم تزل الکتاب
 وهل عن علی الاکسان ولی الطریق من
 حلیٰ ابن مسعود یمین علی ذلک.

[illegible]

واخرجه ابن ابی شیبہ بهذا اللفظ
وفی الموطأ علیہ وفی بعض الروایة
بمخمس وعشرين وفی رواية لأبی
داود فإن صلأها فی جماعة قائم
ركوعها بثلث عشرين، وصححه
الحاكم

احول نے روایت کیا ہیں فی شیعہ نے افس
الفاظ سے روایت کیا جلدی و مسلم میں بھی
ہے، بعض روایات میں پچیس ۵۵ درجہ ہے اور
اور داؤد کی روایت میں ہے کہ اگر جماعت سے
لڑاؤ کی رکوع نمیک سے کیا تو پچیس ۵۵
کے تک پہنچ جائیگا تاکہ اس کو صحیح کہے۔

</

حسرو و ابو بکر بن عبدالمطلب زلف
وعلیہ العجل ورواہ الامام القوی
رشدی عن موسیٰ وابن المنکول مرسلۃ
ولی علنا الیہ احادیث واثار کثیرۃ
(انصورت) فی سند الامام جابر ہو جابر
بن عبد اللہ الباقی صحابی وعلو جابر
الحنفی ورواہ عبد الامام من اکلب الناس.

”بیان الخیر الدال علی جواز الاستخلاف فی الصلاة“
﴿نماز میں خلیفہ بنانے کا جواز﴾

(۱۳۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن (۳۰) امام ابو حنیفہ نے فرمایا
حساد عن ابراہیم عن الاسود عن
عائشۃ ان النبی ﷺ لما مرض العرض
الذی یقع لہ جف من الوجع فلما
حصرت الصلاة قال مری ابابکر
فلیصل بالناس فأرسلت الی ابی بکر ان
رسول اللہ ﷺ بأمرک ان تصلي
بالناس فأرسل الیہا بانسہ ابی شیخ
کسر وقلی وانی مفی لازمی رسول اللہ
ﷺ فی مقامہ اولیٰ لذلك فاجمعی

”بیان الخیر الدال علی المحافظة فی استكمال الصلوف ووصلها“
﴿ممنوں کو مکمل کرنے اور فکر کمزور ہونے کی پابندی﴾

(۱۲۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ پھر عن (۳۸) ابو حنیفہ نے عطاء بن
عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ ﷺ ان الله
وملائکته یصلون علی القنن یصلون
الصلوف. رواہ بشر بن القاسم عن
والشرجہ الامام احمد وابن ماجہ وابن
حبان والحاکم عن عائشۃ ولی روایۃ
ومن صدقۃ رفعۃ اللہ بہا حرجہ

”بیان الخیر الدال علی أن فراق الامام قراة للعاموم“
﴿امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے﴾

(۱۲۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن (۳۹) ابو حنیفہ نے موسیٰ بن علی
موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن
شداد عن جابر بن عبد اللہ قال قال
رسول اللہ ﷺ من کان له إمام فإن
فرائضہ لہ قراة. رواہ الامام محمد فی
الأثر. والحاثری وابن المظفر وابن

آہستہ آہستہ تو پیچھے ہٹ گئے (ایک لڑکھوڑا)
 نہیں ہوئی (جی) رسول اللہ ﷺ نے ان کو
 اشارہ کیا اور ان کی پائیں چاب چنے گئے تھے
 ﷺ ان کے برابر تھے تعبیر کہتے تھے
 صدیق اکبر آپ کی تعبیر کے ساتھ تعبیر
 کہتے تھے اس طرح لڑکھوڑی کی آنکھیں بند
 ﷺ نے ان کو ان کو لڑکھوڑی پائی بنا
 رہے۔ اب ان کے حواشی دے اس لڑکھوڑی
 ﷺ نام اور اب کر سکتے ہیں لڑکھوڑی کی
 روایت میں صاف ذکر ہے کہ ابو بکر
 کان سمع الناس التكبير - یہ شنبہ
 یکشنبہ کی عمر کی لڑکھوڑی یہ آخری لڑکھوڑی
 جس میں نبی ﷺ نے ناست کی اور ابو بکر
 سحر وہ ہے اس لڑکے کے لئے حضرت عباس
 اور حضرت علیؓ کے سہارے تھے اور دو شنبہ
 کو صبح کی لڑکے کے لئے فضل بن عباس اور
 علیؓ کے سہارے تھے اور اب بکری اللہ میں
 آخری لڑکھوڑی۔

”بیان الحبر الذال علی تخلیف الإمام بالقوم“
 (جو قوم کی روایت میں امام کا قرأت کو مختصر کرتے)

(۱۳۱) (۱۳۱) (۱۳۱) (۱۳۱) (۱۳۱)
 حماد عن ابراہیم لم یجل من اصحاب
 النبی ﷺ قوماً واطل بهم فانهم الهم
 رجل علی نعزہ فنامہ لعلہ لم دعل
 فی الصلاة فاجعل بعبرہ فجعل فرجل
 باظر ابی بعبرہ ولا یزاد منہ الا بعداً
 والامام علیؓ فراء بہ فلما رای الرجل
 ذلک علی فی جانب المسجد لم
 انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ ایک
 صحابی نے لڑکھوڑی قرأت بہت لمبی کر دی
 ایک صحابی اپنے اونٹ پر آئے اس کو اٹھایا
 پائیں پائیں اور لڑکھوڑی شریک ہو گئے
 اونٹ اٹھ کر چل دیا صحابی کانت کو دیکھتے
 رہے اونٹ دور ہو تا جا رہا تھا اور امام قرأت
 کے سہارے تھے انہوں نے نیت تو کر لی

بکری بنی میں بہت بڑا حاد کر زور دل کا
 آوی ہوئی میں جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی
 جگہ نہیں دیکھوں گا کہ یہ ہیں وہ ہیں کا
 دیکھو تم اور حضور صبح ہو کر رسول اللہ ﷺ
 کے پاس ہمارے گھر کو حکم دے دیں۔
 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے میری
 کیا رسول اللہ ﷺ نے (ان کی پائیں سحر
 فرمایا) تم سب کو دھوکہ دینے والے ہو تو
 کی طرح ہو اب بکر کو حکم کر دو کہ وہ ان کو
 لڑکھوڑی چاہیں جب کہ ان ہوئی تو رسول اللہ
 ﷺ نے مژدہ کوئی علی اصلہ کہتے سنا تو
 فرمایا اللہ! حضرت عائشہؓ نے عرض کیا
 آپ نے اب بکر کو حکم دیا ہے خود آپ
 سفور ہیں۔ فرمایا اللہ! میری آنکھوں
 کی غلٹ لڑکھوڑی رکھی گئی ہے۔ حضرت
 عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ وہ آدمیوں
 کے بیچ میں اٹھائے گئے (دو آدمیوں نے
 سہارے کر لیا) آپ کے دونوں پائیں
 سہارے زمین پر گھس رہے تھے جب
 صدیق اکبر نے رسول اللہ ﷺ کی آمد کی
 انت وحفصة عند رسول الله ﷺ
 فمرسل إلى عمر فقلت فقال رسول الله
 ﷺ "نحن صواحب يوسف" وفي
 رواية صواحب يوسف مري أبوبكر
 فليصل بالناس فلما نودي بالصلاة سمع
 النبي ﷺ المؤذن وهو يقول حي على
 الصلاة فقال رسول الله ﷺ "لو لم يوفى
 فقلت عائشة فنامت أبوبكر أن يصل
 بالناس فأتت في عذر فقال "لو لم يوفى
 لقد جعلت قرعة عني في الصلاة فقلت
 عائشة لفرع بين اثنين وقد ماء تحران
 في الأرض ولما سمع أبو بكر مجئني
 رسول الله ﷺ تاجر وأومأ اليه
 رسول الله ﷺ فجلس النبي ﷺ عن
 يسار أبي بكر كان النبي ﷺ حلاءة
 بكرة وبكرة أبو بكر يتكبر رسول الله
 ﷺ حتى فرغ لم يصل بالناس غير
 تلك الصلاة حتى قضى وكان أبو بكر
 الإمام والنبي ﷺ وجع حتى قضى

ان احلف حتى تصرف الى صبيها
لا يخلعها لمن ام لوماً فليحلف
وليكمل لان فيهم الكبير والصغير
والضعيف وذو الحاجة
والمنعصر، ورواه طحاة العدل.

اے اللہ کے رسول آپ نے لڑے مختصر کر دی
آپ نے فرمایا کیے لوگوں نے عرض کیا کبھی کر
دی۔ فرمایا اور توں میں بچے کے رونے کی آواز
سنی تو لڑے کو کبھی کرے گا رو کر لپکا کر دیا
بچے کے پاس چلی جائے بچے میں مشغول نہ
رہے جو لوگوں کو لڑے پڑھانے تو کبھی اور کمال
پڑھانے اس لئے کہ حق میں چھوٹے، بچے
ضعیف مہاجرت مند و مریض ہوتے ہیں۔

”باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها وما لا بأس به“
﴿نماز کے منکرات و مکروہات و مباحات﴾

(۱۳۳) ابو حنیفہ رحمہ اللہ عن
حماد عن ابراهيم عن ابي وقتل شقيق
ابن سلمة عن عبد الله بن مسعود انه لما
قدم من ارض الحبشة مسلم على رسول
الله ﷺ وهو يصلي فلم يرد عليه فلما
انصرف النبي ﷺ قال ابن مسعود
اعوذ بالله من مسخطة يعني الله لئلا
النبي ﷺ وما ذاك قال سلمت عليك

(۱۳۳) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ عن
مسودے سند متصل کے ساتھ بیان کرتے
ہیں جب وہ حبشہ سے واپس ہوئے تو رسول
اللہ ﷺ کو سلام کیا نبی ﷺ نماز پڑھ رہے
تھے جب آپ نے انہوں نے نبی ﷺ کے
نماز سے فارغ ہوئے کے بعد کہا میں اللہ کی
اس کی ہر اس تکلی سے پتہ آگیا ہوں حضور
ﷺ نے فرمایا وہ اللہ کا لقب کیا ہے عرض

انصرف في طلب بعيره فبلغ ذلك
النبي ﷺ فقال ما بال اقوم بلغون
من هذا الذين من ام لوماً فليحلف
بهم فان فيهم الكبير والضعيف وذو
الحاجة كونوا مؤلفين ولا تكونوا
مفرقين ورواه محمد في الآثار وابن
عسرو وفي الموطأ عليه الا اعم معاذ
بن جبل والقصة في البخاري ومسلم
مبسطة فلهذا الحمد والوفيق.

مہربان ایک طرف لڑ پڑھ لی اور وقت
خلاف کرے بیٹے کے غرور رسول اللہ ﷺ کو
یونہی تو (دراستگ) کا عقیدہ کرتے ہوئے انہوں نے
کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ دین سے متحرک
ہے ہیں جو لوگوں کو لڑے پڑھانے، کبھی
پڑھانے اس لئے کہ مختصر توں میں بڑے بھی
ہیں کمزور بھی ہیں اور ضرورت مند بھی،
پاؤں کرتے والے شو، مختصر کرنے والے
مت نہ ہو۔ یہ حکم خلف عثمان سے
حدیث میں متصل آیا ہے۔

”فی البحث علی التخیل والاکمال“
﴿آزادگان کو اطمینان سے عمل دہا کرنے کی ترغیب﴾

(۱۳۴) ابو حنیفہ رحمہ اللہ عن
يحيى بن عبد الله عن أبيه عن أبي
هريرة أنه صلى فسمع صوت
مسي في النساء فأخف الصلاة فأكمل
فلما انصرف الليل يا رسول الله قصرت
الصلاة قال وما ذاك قالوا أخفت قال
سمعت صوت مسي في النساء فأزدت

(۱۳۴) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ
مجھ سے حدیث بیان کی گئی ہیں عید اللہ سے
لپٹنا پ عید اللہ سے انہوں نے حضرت ابو
ہریرہؓ سے روایت بیان کی کہ (نبی ﷺ) لڑے
پڑھا رہے تھے، اور توں میں ایک بچے کے
رونے کی آواز سنی تو لڑے مختصر کر کے پڑھ
کر دی لڑے سے فارغ ہوئے تو عرض کیا کیا

إنا لله وإنا إليه راجعون

(۱۳۴) قالو حیلہ کچھ عن ابی اسحاق عن عاصم بن حمزہ عن علیؑ انہ قال کان علی فی بیت رسول اللہ ﷺ سر فیہ التماثل فأطاع علیہ جبرئیلؑ فم اناء لفلان ما یطبخک عسی قال یا لانا ندخل بینا فیہ کتف ولامتماثل فابسط السروا قطع رؤس التماثل واخرجوا هذا الحزو ورواہ عبد اللہ (۳۳) امام ابو حنیفہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم بن حمزہ سے انہوں نے حضرت علیؑ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں پر دو تھکا گیا جس میں تصویریں تھیں۔ جبرئیلؑ نے ماضی میں تاخیر کی جب حاضر ہوئے آپ نے فرمایا سرے ہی آئے میں تاخیر کیوں کی جبرئیلؑ نے عرض کیا کہ ہم اس گھر میں

”بیان الخیر الدال علی تقدیم العشاء علی العشاء لاجتماع“

﴿پھر کے کے لئے عشاء کی نماز پر شام کے کھانے کا مقدم کرنا﴾

(۱۳۷) ﴿پھر حقیقہ﴾ عن (۱۳۷) امام ابو حنیفہ نے زحری

زحری عن انس بن مالک قال قال سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے
رسول اللہ ﷺ إذا أتت العشاء والآن روایت کیا کہ جب شام کا کھانا آجائے اور
مذکورہ کلمات رواء الشیخان مذکورہ کلمات دے تو پہلے کھانا کھا
وشرعی والنسائی حرم کھانا کھانے کے بعد

”بیان الخیر الدال علی أن التسیح للرجال والتصفیق للنساء“

﴿نماز میں کسی چیز کے پیش آجانے کے وقت مردوں کے

لے تسبیح اور عورتوں کے لئے ہاتھ بٹکانے﴾

(۱۳۸) ﴿پھر حقیقہ﴾ عن (۱۳۸) امام ابو حنیفہ نے زحری

عن عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ سے انہوں نے ابودانہ بن عمر سے روایت
من من الصلاة إذا ناهيه فيها شئ کیا کہ نماز میں جب کوئی بات پیش آجائے تو
التسبیح للرجال والتصفیق للنساء رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے لئے تسبیح
اور عورتوں کے لئے ہاتھ کے بٹکانے کا
الشیخان وابن ماجه بالفاظ متقاربة طریقہ قرار دیا ہے۔

”فی الخیر الدال علی أن الصلاة لا یقطعها مرور شئ من

الحيوانات بین یدی المصلی“ ﴿نماز کی سامنے سے کسی جانور کے

گزر جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی﴾

(۱۳۹) ﴿پھر حقیقہ﴾ عن خلا (۱۳۹) امام ابو حنیفہ نے حنبلہ

عن ابراهیم عن الاسود أنه سأل انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
عائشة عما یقطع الصلاة فقلت إنا روایت کیا کہ حضرت اسود نے عائشہ سے
إنکم یا أهل العراة تزعمون أن سہل کیا کہ نماز کو کیا چیزیں توڑتی ہیں
العمار والکلب والعراة والسرور انہوں نے (ابو حنیفہ) سے سنوے اہل عرف
تم لوگ کہتے ہو کہ گدھا کہ عورت کی تم لوگ
نماز توڑتی ہیں (یعنی یہ سب یہ آئے سے نکل جائیں اور سڑا ہوا) تم لوگوں نے ہم
منک تسبیح کو ان نمازوں سے طاراً ہے جب تک کہ ہم ان کو آتے سے لگتے سے
روک لیں ان میں سے کوئی بھی نماز کو اصل نہیں کرتی۔ یہی حقیقہ نماز پڑھتے رہتے
اور میں ان کے پاؤں میں سوتی رہتی حتیٰ کہ چڑا ان کے پاؤں میں آدھار کا ایک کتہہ میرے پاس
ہوتا تھا یہی طریقہ وغیرہ میں یہ مسئلہ



پوری وضاحت سے سہجہ ہے۔

(۱۳۴) امام ابو حنیفہ نے حدیث

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے
تھے اور قرأت ہر ایک حدیث کی طرح اس
حدیث کو عام نے روایت کر کے فرمایا کہ یہ
حدیث مسلم اور بخاری کی شرط پر گنج ہے
اسی میں یہ بھی ہے کہ صرف آخر میں سلام
پہنچتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ وتر
کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پہنچتے تھے۔

(۱۳۵) امام ابو حنیفہ نے لال

ابن راشد البھدی عن مسلم البطن عن
سعید بن جبر عن ابن عباس مقل الحدیث
الاوہ روایہ صلحان ابن عمر وعہ
الامام) وأخرجه أصحاب السنن

"بیان الخیر الدال علی سعة وقت الوتر"

﴿ترتیب وتر کے وقت کی وسعت﴾

(۱۳۶) امام ابو حنیفہ نے حدیث

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ابو

(۱۳۴) ابو حنیفہ نے حدیث

عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ
قالت کان رسول اللہ ﷺ یوتر
ثلاث یقرأ فی الأولى بسم اسم
ربک الاعلیٰ تسجدت، ورواہ الفضل
بن موسیٰ عنہ وأخرجه العاکم للحدیث
علی شرطہما ولیہ لا یسلم الا فی
آخرہن ولی روایہ لا یسلم فی
الرکعتین الأولین من الوتر.

(۱۳۵) ابو حنیفہ نے منقول

ابن راشد البھدی عن مسلم البطن عن
سعید بن جبر عن ابن عباس مقل الحدیث
الاوہ روایہ صلحان ابن عمر وعہ
الامام) وأخرجه أصحاب السنن

(۱۳۶) ابو حنیفہ نے حدیث

عن ابراہیم عن ابی عبد اللہ الحدادی

رکعت نماز وتر پڑھتے تھے دوسری رکعت
حدیث سے ثابت ہے کہ وتر کی تین رکعتیں
پڑھتے تھے اور صرف آخری رکعت میں
سلام پھیرتے تھے۔ یہ بات حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے
یہ (یہ تمام باتیں حمید الدی عبد البر میں
ہیں)۔

"بیان الخیر الدال علی ما یقر فی رکعات الوتر"

﴿ترتیب وتر کی رکعتوں کی قرأت﴾

(۱۳۳) امام ابو حنیفہ نے زید

عن مدر عن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ عن
ابن مسعود ان النبی ﷺ کان یقرأ فی
الأولیٰ من الوتر بسم اسم ربک
الاعلیٰ، ولی الثانية قل یا ایہا الکافرون،
ولی الثالثة قل هو الله احد، ورواہ ابن
حسرو عن الامام ورواہ جماعة عنہ فلم
یذکروا ابن مسعود ورواہ الطحاوی
والسبی وأحمد

ومسند العدل وعد السبی کان لا یسلم
فی رکعتی الوتر وعد العاکم کان یوتر
ثلاث رکعات لا یسلم الا فی آخرہن
ولی البخاری وقال القاسم ورواہ لمسلم
ابن عمر یوترون ثلاث، وذكر صاحب
التبہد جماعة من الصحابة روی عنهم
الوتر ثلاث لا یسلم الا فی آخرہن منهم
عمر، علی بن مسعود وزید ولی والنس

(۱۳۴) ابو حنیفہ نے عن زید

عن مدر عن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ عن
ابن مسعود ان النبی ﷺ کان یقرأ فی
الأولیٰ من الوتر بسم اسم ربک
الاعلیٰ، ولی الثانية قل یا ایہا الکافرون،
ولی الثالثة قل هو الله احد، ورواہ ابن
حسرو عن الامام ورواہ جماعة عنہ فلم
یذکروا ابن مسعود ورواہ الطحاوی
والسبی وأحمد

عن ابی مسعود الأشعریؒ کہ قال ابوہریرہ
رسول اللہ ﷺ اولا قبل وفی وسطہ
وأخیرہ لیكون ذلک وصفاً علی المسلمین
أما ذلک الأولیہ کان صلوٰۃ غریبان من
طمع بلیام النبل فینعل ورتہ اعرابہ
فان ذلک الخصال، ورواہ ابن المظفر
والاشعری وابن عسکرو وأخرجہ ابن ابی
شیبہ وأبو یعلیٰ والطحاوی والامام احمد
وغیرہم وأخرج معنہ البخاری.

عبداللہ جدی سے انہوں نے ابو مسعود
الاشعریؒ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
سے شروع ر

سید الخیر والیوم اللہ دعا علیہم
وعلى ذکوان وعصبة والاخبار فی هذا
مختلفة ولكن یجمع بانہ امر مستمر
مستوعب فلو انہ ^{سنة} لم یزل یفتی فی
القصر حتی یفرق النہا ہی فی الوارث
لکن یفتی فی الوارث وقول الصحابة
ان مسعود بن عمرو وطروعم ومائہند
ولا علمت ہی الدعاء علی قولک القوم
جہنم فیرک الدعاء علیہم بعد فزہ
علیہم ای رعل وذکوان وعصبة انظر
التفصیل فی نفس الکتاب ولقد وقلت بہ
الاخبار بحمد اللہ ہی یفتی عند الوارث
ولا یلوم ولما یلونه قال یفتی فی القصر
سنة یفتی فی القصر قبل الرکوع قال
وارسلت الیہ من القصر فاشیرنی لہ فعل
مقل ذلك وروہ طلحہ وابن عسرو ولی
روایہ لابن عسرو عن عبد اللہ ان امہ
اصروہ وانخرجہ الطریق من وجہ آخر
صحیح لکن مولوداً علی ابن مسعود
وروی انہ ای شیعہ یسد صحیح علی
شرط مسلم ان ابن مسعود واصحاب
النس ^{سنة} کتوا یفتون فی القصر قبل
الرکوع ولی الصحیح عن انس بن مالک
انہ قبل الرکوع وعد السقی عن ابی بن
کعب انہ ^{سنة} کان یوتر ثلاث یفتی قبل
الرکوع ویت هذا عن کثیر من اصحاب
رسول اللہ ^{سنة} وروہ فی ای شیعہ

دکون مصیبتے بلکہ ایسے وقت میں پانچوں
لہذا ان کے اندر دعائے قنوت ہے کسی قوم
پر بددعا کی قوم کے لئے دعاء کی شرط ہے
پر وقت تک خبر کی نماز میں دعائے قنوت
پڑھتے تھے اس خاص قوم پر ایک روایت ہے
ایک روایت میں پانچوں روز بعد دعائیں
کی۔

”بہان الخیر الدال علی سنیۃ القنوت فی الوتر والہ قبل الرکوع“
پانچوں میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت کی شراعت ہے

”باب الوارث منها رکعتا الفجر“ سنن ووافل کباب خبر کی دو سنتیں

(۱۵۰) الام ابو حنیفہ نے عطاء
ابن ابی رباح عن عبد بن عمر عن
عائشہ قالت ما کان رسول اللہ ^{سنة}
علی شیء من الشوافل لکبد منہ علی
(۱۵۰) الام ابو حنیفہ نے عطاء
ابن ابی رباح عن عبد بن عمر عن
عائشہ قالت ما کان رسول اللہ ^{سنة}
علی شیء من الشوافل لکبد منہ علی

(۱۵۱) ابو حنیفہ نے بیان
ہو انہ ابی عباس وهو معروک عن
ابراہیم عن علیہ عن عبد اللہ (هو
ابن عباس) قال بت عند رسول اللہ
(۱۴۹) الام ابو حنیفہ نے اہانت
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عائشہ
سے عائشہ نے حضرت عبداللہ بن عباس
سے روایت کیا کہ میں ان کے پاس ایک

عن أن حيار أمني لم يمازوا إلا قليلاً،
رواه عن حسرو ورواه الزوار والحصص
والإمام أحمد وهوهم
ہو کہ جو ای کو اوارث بنا دینگے ای طرح
قیام لیل کے بارے میں تاکید کرتے ہوئے
یہاں تک کہ ہر انبیال ہو کہ ہر ایام
کے ہر گزیدہ لوگ بہت کم سوئیں گے۔

"بيان الخبر الثانی علی إحياء الليالي العشر الاخير من رمضان"
(آخر رمضان کے آخری عشرہ میں راتوں کا قیام)

(۱۵۶) (طبرانی حلیفہ) عن
ابن عمر عن رجل عن عائشة أن النبي
ﷺ كان إذا دخل شهر رمضان نام
وقام فإذا دخل العشر الآخر شد
العزير وأحصى الليل أحرجه السنة من
وجوه آخر...
(۱۵۶) امام ابو حنیفہ نے رقم سے
انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے حضرت
عائشہ سے روایت کیا کہ جب رمضان کا مہینہ
آجائے تو رسوا اللہ ﷻ سوتے ہی قیام
لیل بھی فرماتے تھے لیکن جب آخری عشرہ
آجائے تو دو دن طہارت سے کنارہ کش ہو
جاتے اور ساری رات عبادت کرتے۔

"بيان الخبر الوارد في الصلاة في البيوت"
(گھر میں نماز پڑھنے کا بیان)

(۱۵۷) (طبرانی حلیفہ) عن
عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال
صلا في بيوتكم ولا تجعلوا محلوها
(۱۵۷) امام ابو حنیفہ نے رقم سے
انہوں نے اپنی عمر سے روایت کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں

أمرح معناه أن يواظب والإمام أحمد
والزوار والطبراني والسلي والي
البخاري في قصة علاقة
کی چار رسموں کے مشابہ ہو جائیگی یہ حدیث
کا مفسر ای پر قد (پچھتے اصل کتاب)۔

"لم ي إحياء الليالي والحث عليه" (رات کا قیام اور اس کی ترغیب)

(۱۵۸) (طبرانی حلیفہ) عن زياد
ابن علاقة عن المعمره بن شعبة قال
كان رسول الله ﷺ يقوم عامة الليالي
فقال له أصحابه اليس قد غفر لك
ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا
أكون عبداً شكوراً أخرجنا الشبهان
والترمذي والسلي
(۱۵۸) امام ابو حنیفہ نے زیاد
بن علاقہ سے انہوں نے معمرہ بن شعبہ سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے
اکثر حصہ میں قیام فرماتے تھے صحابہ نے
عرض کیا کہ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے
ہیں (بالغرض کہ آپ سے کوئی عشاء ہو
نہی جائے) تو کیا نہ آپ کی آگلی محنتی
سب خطاؤں کو معاف کر دیا ہے جس
پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کیا
میں شکر گزار بندہ بنوں۔

(۱۵۹) (طبرانی حلیفہ) عن
عبد الرحمن بن حرم عن ابن عباس قال
رسول الله ﷺ كان حزيناً
يوصيني بالخير حتى طقت له سورة
ومازال يوصيني بقيام الليل حتى
(۱۵۹) امام ابو حنیفہ نے
عبد الرحمن بن حرم سے انہوں نے ابن عباس
سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو نیک بندہ کی بارے میں یہ امر
وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ ہر انبیال

اخرجہ الفرمذی وابن ابی شیبہ بلفظ میں لازماً ہر مرد اگر تیرہ سال۔

الامام والخرجہ الشیخان وغیرہما۔ لازم ترقی اور ابن ابی شیبہ نے اپنی

لفظوں میں روایت کیا کہ ترقی سلمہ وغیرہ

نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

"بیان الخیر الوارد فی الاستخارة" (استخارہ کا بیان)

(۱۵۸) (بخاری حلیۃ) عن (۱۵۸) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے

حماد عن ابراهیم عن علقمہ عن انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے

عبد اللہ بن مسعود قال کان رسول انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا

اللہ ﷺ یعلمنا الاستخارة فی وہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ہم کو کاموں

الأمر کما یعلم احسن السورة من میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے

القرآن قال إذا اراد أحدکم أمراً قرآن کی سورت سکھاتے تھے جب تم میں

فلیعرضاً لم یؤکع رکعتین لم یقل سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو سو کرے

اللهم إني استصرك بعلک در رکعت لازماً ہے ہر چاہے کہ اس دعا

وأسفدک بقدرک وأسئلك من کہے اسے اللہ میں تجھ سے میرے علم میں

فعلک العظیم فانک تعلم ولا أعلم سے خیر مانگا ہوں اور میری طاقت سے طاقت

وتقد رولا قدر وانت علام الغیوب کا سوا ہوں اور میرے فضل عظیم کا ظاہر

اللهم إن کان هذا الأمر خیراً لی فی ہوں کیونکہ اگر چاہتا ہے میں نہیں جانتا تو

دیی وخیراً لی فی عاقلة امری فسرہ تار ہے میں تار میں تیری غیب دی

لی وبارک لی فیہ وإن کان غیره خیراً ہے اگر یہ میرے لئے دین میں بہتر ہو اور

لی فلفظ لی الخیر حیث کان لم الہام کار بھی میرے لئے بہتر ہو تو اس کو

رخصی بہ، حکلاً رواہ اسماعیل بن میرے لئے آسان کر دے اور اس میں مجھے

عشقاً وأخرجہ البزار وهو حدیث کہتے ہیں کہ اس کا غیر بہتر ہو تو میرے لئے

البخاری من حدیث ابن المنکدر عن میرے لئے مقدور فرمادے جہاں تک ہو

جابر یھدا۔ بلکہ کہ اس پر راضی بھی کر دے۔

"بیان منیة التعلیم فی الاستخارة" (استخارہ کی تعلیم)

(۱۵۹) (بخاری حلیۃ) عن (۱۵۹) امام ابو حنیفہ نے اس میں

ابن عجلان عن یحییٰ بن ابی کثیر عن تمکانات سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

ابن سلمہ عن ابی ہریرۃ عن ابی انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت

کان یعلمنا الاستخارة فی الأمور کما ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ

یعلمنا السورة من القرآن حکلاً رواہ میں استخارہ اس طرح

القاسم بن حکم عن (الامام) وأخرجہ سکھاتے تھے قرآن کریم کی سورت۔

الفرمذی والسنی والبودود۔

"باب اشرار الفریضة" (جماعت کے ساتھ فریضہ کا پالنا)

(۱۶۰) (بخاری حلیۃ) عن (۱۶۰) امام ابو حنیفہ نے اس میں

الہیثم عن جابر بن الاسود لو الاسود بن انہوں نے جابر بن اسود سے اسود بن جابر

جابر عن ائمة ابن رجلی صلیا الطھر فی سے انہوں نے اپنے آپ سے روایت کیا کہ

موتھما علی عهد النبی ﷺ وہما رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو آدمیوں

رسول اللہ احرکم لہرمہم حتی ینا
کن مع الصبح طنبہ عہ لما سئلوا
الا یحرا لتشمس فقام رسول اللہ ﷺ
فوحاً وروحاً اصحابہ وامنہ فلو ان فلان
فصلی رکعتین لم البت الصلاة فصلی
الصحر باصحابہ رواہ محمد بن الحسن
فی التیثر عہ وزاد فیہ فصلی الفجر
وجہر فیہ القراءۃ کما کان یصلیہا فی
وفیہا ووصل ثلثۃ العدل بلذکر
عقلہ عن عبد اللہ بن مسعود من
جہہ محمد بن خالد عن ابی حنیفہ
واسر جۃ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی
شیبہ وابو یعلی وابن حبان والشیخی
بخر یسر فی اللفظ ولی مسلم لقال
النس ﷺ لیا عہ کل انسان براس
واحتہ فان خلنا منزل حضرنا فیہ
الشیطان قال لعلنا ثم دعا بالماء
فوحاً ثم صلی سجدتین لم البت
الصلاة فصلی الفداء (مختصر) ولی
البخاری الحارث والمؤذن یلان



یریان ان الناس قد علوا ثم انما
المسجد فاما رسول اللہ ﷺ فی
الصلاة لعلنا فی ناحية المسجد
وحما یریان ان الصلاة لا تحل لهما
لما التصرف النس ﷺ راعما
فارسل الیہما فحیی بہما وقر الیہما
توعد مخالفة ان یکون قد حدث فی
اسرهما شئ فسل الیہما فاصبراء الخبر
لقال لانا لعلنا ذلك فصلی مع الناس
واجعلوا الاولى ہی القریۃ هكذا
رواہ عہ (الامام) جماعة

نے تحریر کیا ہے کہ میں نے اس کا خیال
فکر کر لوگ نماز پڑھ چکے ہیں اس کے بعد
مکہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نماز میں
مشغول تھے وہ مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ
گئے ان کا خیال تھا کہ بدو پڑھا کر نماز نہیں
جس پر رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو
ان دونوں کو دیکھا آدمی بیچ کر ان کو طلب فر
مایا بدو لوں کا بچہ ہوتے حاضر ہوئے اور بے
تھے کہ کوئی بات بیان ہوگی ہو رسول اللہ
ﷺ نے نماز میں تمام شرکت کے بارے
میں ان سے سوال فرمایا ان لوگوں نے عرض
کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ اتفاق ہو تو وہ
پڑھ عافیت کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو اور
مکی نماز کو فرض سمجھو

"باب قضاء القوائت" (خوف شدہ نمازوں کی قضاء)

(۶۶۱) (۶۶۲) حنفیہ عن حماد
عن ابراہیم قال عرض رسول اللہ
ﷺ لیلۃ لقال من یحرم الثیلة
لقال رجل من الانصار شاب لنا یا

(۱۷۸) امام کو ضیغہ نے حد سے
انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا جس کو امام
محمد نے سو قمار دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ انہوں نے
موسوفا یعنی ابراہیم کے بڑے عہدائے بن

صلاته للبحر الصواب للہم علیہ لم
یسلم ثم لیجد سجدتین ولفظ
سلم سجد سجدتین بعد السلام
والکلام (قل خدا کان قبل نسخ
الکلام فی الصلاة) ولانی داؤد
والسائی من شک فی صلاتہ للہجد
سجدتین بعدما یسلم وصحیحة ابن
عزیمہ

ان میں سے روایت کیا امام بخاری کے انتقال
پہ ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو شک ہو
جائے تو سجدت کو سوچے اور اس پر بعد میں
کے بعد سلام پیکر سے بارود پکے کہ
لام مسلم کے انتقال پہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے ۲۰۰ سجدے سلام کو کلام کے بعد کئے
(پہلے لڑکی حالت میں سلام و کلام پانچ تھا)
اور داؤد اور سائی میں ہے اور ابن عزیہ نے
اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ جب کو اپنی لڑکی میں شک
ہو جائے کہ سلام کے بعد دو سجدے کرے۔

"باب صلاة المريض" (مریض کی نماز)

(۱۶۳) امام ابو حنیفہ نے فرمایا
ابن المنکدر عن جابر قال مررت
لعاد النبی ﷺ ومعہ ابوبکر وعمر
ولہ اغمی علی فی مرضی وحالت
الصلاة فوضعا رسول اللہ ﷺ وحسب
علی من وجوہہ فأقلت فقال کیف انت
یا جابر ثم قال صلی مستطعت ولو ان
تقرئی

(۱۶۳) امام ابو حنیفہ نے فرمایا
منکدر سے انہوں نے حضرت جابر سے
روایت کیا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہو
گیا رسول اللہ ﷺ نے عیادت فرمائی
حضرت ابو بکر و حضرت عمر بھی ساتھ تھے
میں بے ہوش تھا انہوں نے کہا رسول اللہ
ﷺ نے وضو کیا وضو سے بچا ہوا پانی
میرے سر پر ڈالا مجھے ہوا گیا، فرمایا ہاں

"باب سجود السهو قبل سنة وقال ابو الحسن الكرخي واجب وهو
الصحيح" (سجدہ سہو ایک قول کے مطابق سنت اور ابو الحسن کرخی کے قول
کے مطابق واجب ہے اور یہی صحیح ہے)

"بيان الخبر الوارد في أن سجدتي السهو بعد السلام"
(سجدہ سہو سلام کے بعد)

(۱۶۲) (ابو حنیفہ) عن
حماد عن ابراهيم عن علقمة عن
عبدالله بن مسعود أن رسول الله
ﷺ صلى صلاة اما الظهر واما
المصر فراد أولقص فلما فرغ وسلم
قبل فـأحدث في الصلاة شئ
أولقصت قال إني أنسى كما تنسون
لاني من البشر فلما نسيت فاذكروني
ثم حول وجهه إلى القبلة وسجد
سجدة السهو وتشهد فيها ثم سلم
عن يمينه وعن يساره، أخرجه السنة
والروحم في زاد أولقص من ابراهيم
كما رواه عنه الإمام مسلم وغيره
ولفظ البخاري وإذا شك أحدكم في

(۱۶۲) امام ابو حنیفہ نے فرمایا
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے
انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر میں سے
کوئی لڑ پڑائی اس میں، بکہ تیرہ یا کم کر دیا
جب لڑ سے فارغ ہوئے در سلام پیکر تو
عرض کیا کیا کر کیا لڑ میں کوئی ہت تھی
آئی یا کم کر دی گئی فرمایا میں اسی طرح ہر دن
ہوں صراط تم ہوتے ہو کیونکہ میں بھی
بشر ہوں میں نے جب بھول بھلا تو پیر دہایا
کہ پھر پھر پھر سہد کہ کھلے پھر پیر
اور سہو کے دو سجدے کئے اور تحفہ پڑھا
سلام پیکر اور اسی طرف بھی پڑا اسی طرف
بھی نہ پکڑی، مسلم داؤد اور سائی و ترمذی

”باب منجود التلاوة وبيان سجدة من“

﴿تجوید تلاوت اور سورہ اُمّ الکبیرہ﴾

(۱۶۵) ابو حنیفہؒ عن عمر
ابن ذر عن ابیہ عن سعد بن جبر عن ابن
عبس عن النبی ﷺ کہ سعد فی ص
وفل سجداً تذاذ النبیؐ توبة ونحن
نسجدنا شکرأ وروہ طلعة الفل
والاشقی ومن طریقہ ابن حنبل والامام
البخاری وابوداؤد والسیوطی وأحمد.

”باب صلاة المسافرين“ ﴿مسافر کی نماز﴾

(۱۶۶) امام ابو حنیفہؒ نے اہب
ابن عائد بکیر بن الاخص عن مجاهد
عن ابن عباسؓ أن النبی ﷺ قال إن
الله تعالیٰ فرض علی لسان نبیکم
علی المقیم أربعاً وعلی المسافر
شطرهما وعلی المکلف رکعة واحدة
ولفظ الامام مسلم فرض الله الصلاة
علی لسان نبیکم فی الحضر اربع

وحدی البخاری والائمة لمتراہ بن
حسن بن علی قال لم تسطع لقاعدأ
فان لم تسطع علی جنب تزمی ایماہ
ولی روية مسطیاً علی وجہل محدودك
الخص من ذکوعك.

”بیان الخیر الوارد فی توبة الأجر للمریض إذا قصر“

﴿مریض کے لئے کھل اگر﴾

(۱۶۷) ابو حنیفہؒ عن
علقمہ بن مرثد عن ابن ابی بربہ عن
ابیہ قال قال رسول الله ﷺ إذا
مرض العبد وهو علی عمل من عمل
الطاعة فلم یقل فی مرضه علی العمل
قال الله تعالیٰ لحفظہ اکتوا لعیل اجر
ماکان یعمل وهو صحیح اخرجہ
البخاری من حلیت ابی موسیٰ ومسلم
من حلیت ابن عمر.



بعض اربعاً فقال لا لله ولا اله
راجعون صليت مع رسول الله ﷺ
رکعتين ومع أبي بكر وعمر رکعتين
رکعتين ثم حضر مع عثمان فصلى
اربع رکعات فقبل له اسير جعت
وقلت ما قلت ثم صليت اربعاً فقال
العلاف شرقال وكان اول من اتىها
بعض اربعاً أخرجه الشيخان وأبو داود
ولوله فقبل له الخ (الآبي داود خاصة)
رواه الشيخان (عثماناً ما خالف رسول
الله ﷺ ولا أبابكر وعمر لكنه أراد
الاقامة كما قال الامام الزهري وما
اسم علي بل أبي الامامة لأنه ما لوى
الاقامة وحلولة المسافر خلف مقبم
كسلاة المقبم لنا هم الصحابة كلهم
خلف عثماناً وما ابكروا عليه.

محدثین مسجد کے پاس لوگ آئے اور خبر
دئی کہ حجۃ کے میں پہلے رکت پڑھی لاغر
نہیں کیا، محدثین مسجد نے قافہ فہم
پڑھا اور لیٹا میں نے رسول اللہ ﷺ کو
دو بکراؤ عز کے ساتھ نصف رکتیں پڑھی
پہلے کے بعد خود حضرت حجۃ کے ساتھ پہلے
رکت پڑھنے میں شریک ہوئے جب لوگوں
نے اس ہلنے میں عرض کیا تو فرمایا کہ خلافت
برہی ہے حجۃ پہلے آئی ہیں انھوں نے منی
میں پہلے رکت پڑھی مگر پڑھی فرماتے ہیں مجھے
معلوم ہوا ہے کہ انھوں نے اہمیت کی نیت کر
لی تھی (رسول اللہ ﷺ کی خلافت میں کی)
قرع عزیت میں نے رخصت نہیں حضرت علی
نے لامت پر ضرور کیا کیا تو آپ نے لامت
سے انکار کر دیا کہ قذہ نہ ہو قرع پڑھنے سے
انکار نہیں کیا سفر جب بھی میم کی ہذا کرتے
تو اسے میم کی طرح لڑ پڑھتی ہوتی ہے سفر
کی طرح نہیں لٹے صحابہ نے حضرت حجۃ
کے پیچھے لڑ پڑھی اور حضرت حجۃ میم
تھے اسلئے ہاری لڑ پڑھا۔



رکعات وفي السفر ركعتين وفي
الحرف ركعة
حشر میں چار رکت ستر میں دو رکت اور
طواف میں ایک رکت نماز فرض کی ہے
اسی وجہ سے نام ابو حنیفہ قرع کو عزیت
فرماتے ہیں رخصت نہیں۔

”بیان التبعیر الوارد فی عمل علیہ من الصحابة علی القصر“
﴿پڑے پڑے صحابہ کا قرع نماز پڑھا﴾

(۱۶۷) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن علقمة عن
عبدالله بن مسعود قال كان رسول
الله ﷺ يصلي في السفر ركعتين وأبو
بكر وعمر لا يزلون عليه، أخرجه
الشيخان بلفظ صليت مع النبي ﷺ
(۱۶۸) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقہ
سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا وہ
بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ستر میں
دو رکتیں پڑھتے تھے حضرت ابو بکر اور عمر
میں دو سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (پہلے
رکت دونوں کو)

”بیان التبعیر الوارد فی قصر الصلاة یعنی“ ﴿حشر میں نماز کا قرع﴾

(۱۶۸) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن علقمة عن
مسعود انه أتى فليل له صلى عثمان
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقہ سے
انہوں نے ابو حنیفہ بن مسعود سے روایت کیا کہ

”بیان الخیر الوارد فی قصر النبی ﷺ ہدی الخلیفہ“

﴿ذوالحلیفہ میں نبی کریم ﷺ کی تعریف کی گئی﴾

(۱۶۹) ﴿ذوالحلیفہ﴾ عن ابن
المکسر عن لیس قال صلیا مع رسول
اللہ ﷺ الظہر اربعاً والنصر ہدی
الخلیفہ رکعتین (اربعا فی الخلیفہ
ورکعتین ہدی الخلیفہ) أخرجه الشيخان
وہو ذلّٰو والفر علی والسنی۔

”باب الجمع بین الصلاّین بالمزدلفہ“

﴿مزدلفہ میں جمع بین الصلاّتین﴾

(۱۷۰) ﴿ذوالحلیفہ﴾ عن علی
بن ثابت عن عبد اللہ بن عبد عن ابی یوب
الاصولی قال صلیت مع رسول اللہ
ﷺ صعباً والعشاء فی حجة الوداع
بالمزدلفہ رواہ ابن ابی شیبہ واسحاق
والطبرانی یہذا السنۃ والشیخان
(الخلاصۃ) بالان واحد والمثنی فی وقت
واحد کما فی روایۃ الشیخان

(۱۷۱) ﴿ذوالحلیفہ﴾ عن ابی
حباب الکلی عن علی بن زید عن ابن
عمر ان النبی ﷺ جمع بین المغرب
والعشاء یعنی بالمزدلفہ رواہ الطبرانی
ابو حباب فیہ مدلل (لکن العتبت فی
المصححین بدون هذا السند فالعلیت
صحیح) علی ابن زید او زید
والمعروف سعد بن جبر کما أخرجه
الشیخان وابو داؤد والترمذی
والسنی والامام ابو حلیفہ یہذا السند
یہذا الی ابن عمر۔

☆☆ ”باب الجمعة“ جمع کا بیان ☆☆

”بیان الخیر الوارد لیمن لا یحب علیہم“ ﴿جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں﴾

(۱۷۲) ﴿ذوالحلیفہ﴾ عن
یوب بن خالد الطائی وشیلان عن
محمد بن کعب القرظی عن النبی
ﷺ انہ قال اربعۃ لا جمعة علیہم
الشرکۃ والعبید والممّاع والمسالر
رواہ محمد فی الآثار وابن عسرو

(۱۷۳) نام ابو حلیفہ نے ابی
بن مازہ قال ذوالحلیفہ سے انہوں نے کہ
ابن کعب القرظی سے انہوں نے نبی ﷺ
سے روایت کیا کہ چار قسم کے لوگوں پر جمعہ
نہیں۔ شرک، عبادت، ممالک، سریش،
ممسافر۔

اولہوا انفسوا الیہا وترکوک قالما
قال الخطبة يوم الجمعة قالما حکنا
رواہ الجماعة و ابن ماجہ و صرح
باسم عقلمة .
سے لڑایا کیا آپ سرور محمد نہیں پڑتے ہیں
تو سائے نے کہا ہی پڑتا ہوں میں مجھے
معلوم نہیں ہو سکتا پھر روای نے کہا کہ
حضرت علیؓ نے یہ آیت وانا راوا تجلوة
اولہوا انفسوا الیہا وترکوک قالما
پڑھی پھر لڑایا پھر کا خطبہ کھڑے ہو کر ہے۔

☆ "باب العیدین" عیدین کا بیان ☆

"بیان الخیر الوارد فی انہ لا یصلی قبل العید ولا بعدہ"
﴿عید کی نماز سے پہلے اور بعد کوئی نفل نماز نہیں﴾

حدی بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر
عن ابن عباس ان النبی ﷺ خرج
یوم العید الی المصلی فلم یصل قبل
الصلاة ولا بعدها، أخرجه السفة عن
ابن عباس والترمذی عن ابن عمر
وصححه هو والحاکم
حدی (۱۷۵) (۱۷۵) نام ابو حنیفہ نے حدی
بن ابی ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر
سے انہوں نے محمد بن ابی حنیفہ سے حدی
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن
میدان کی طرف گئے نماز عید کی نماز سے پہلے
نفل (نفل) پڑھی اور نہ بعد میں صحاح ستہ
نے اسکو روایت کیا۔

والخرجه ابو داؤد والحاکم والبیہقی .

"بیان الخیر الوارد فی جلسة الخطيب على المنبر قبل الخطبة"
﴿خطیب کا خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھا﴾

(۱۷۳) (۱۷۳) نام ابو حنیفہ نے حدیث
عیدہ سے انہوں نے حضرت محمد بن عمر
کے واسطے سے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ
قبل الخطبة جلسة خطبة أخرجه
ابو داؤد بلقط حسی بفرغ المؤذن
دریختہ ہوتے نام ابو داؤد نے فرمایا مسکن
کے قریب ہوتے تھے۔

"بیان الخیر الوارد فی لیام الخطيب عند الخطبة"
﴿خطبہ کے دوران خطیب کا کھڑا ہونا﴾

(۱۷۴) (۱۷۴) نام ابو حنیفہ نے حدیث
عن ابراهيم ان رجلا سئل (وهو
عقلمة كما صرح به ابن خمر و) انه
سئل عبدالله بن مسعود عن خطبة
النبي ﷺ يوم الجمعة فقال له لما
نقرأ سورة الجمعة قال بلى ولكن لا
اعلم فقال اقرأ عليّ والذاتوا التجارة
سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ
ایک شخص نے ان سے حدیث بیان کی (اور
وہ غلط ہیں جیسا کہ ابن خمر نے اسکی
تشریح کی) کہ حضرت محمد بن مسعود
سے حدیث کے روزابی ﷺ کے خطبہ کے
بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے سائے

”باب الخیر الوارد فی أن تکبیرات العید أربعة“
﴿عید کی نماز میں چار تکبیریں﴾

(۱۷۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد عن ابراہیم عن ابن مسعود قال کان رسول اللہ ﷺ یکبر فی المظفر والأضغی أربعة تکبیرہ علی الحائض حکنا رواہ محمد بن الحسن فی الآثار عنہ، أخرجه ابو داؤد وعبد الرزاق وابن ابی شیبہ.

(۱۷۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ بن مسعود قال التکبیرات أربعہ تکبیرات کما کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید اور ہر عید کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے نماز ہجرت کی طرح (تکبیرات میں ایک تکبیر اٹھانے کی طرح) دوسری رکعت میں ایک تکبیر دو رکعت اور چوتھی تکبیر (دعا) تین پہلی رکعت میں تین دوسری رکعت میں۔

”باب صلاة الکسوف“ ﴿سورج گرہن کی نماز﴾

(۱۷۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ بن مسعود قال التکبیرات أربعہ تکبیرات کما کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید اور ہر عید کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے نماز ہجرت کی طرح (تکبیرات میں ایک تکبیر اٹھانے کی طرح) دوسری رکعت میں ایک تکبیر دو رکعت اور چوتھی تکبیر (دعا) تین پہلی رکعت میں تین دوسری رکعت میں۔

اہل اللہ لا ینکسلان لموت احد ولا لحياته فانما رقیتم ذلك لفصلوا وأصلوا اللہ وکبروا وسبحوا احیى تجلی. ولی روایة فیہما التکبیرات فصلوا احیى تجلی أو یحدث اللہ امرأ قال ثم نزل رسول اللہ ﷺ وصلى ركعتین ونسأ صاحب العیالہ الی ابی مسعود الأنصاری (لا ابی ابن مسعود) حکنا فی بعض نسخ البخاری، قوله لعط بخالف قول الہدایہ لیس فی الکسوف خطیة لانه لم یقل ولكن والذي فی الروایة عقاب للزة فمن زعم ان الکسوف بموت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ ثم انصرف بعد ان تجلی الشمس فقام لعط الناس یقل هذا أنه عط بعد ان تجلی الشمس لوکلت سنة لعط قبل الانعلاء. وروایات البخاری وغیرہ یقل ان لیلہ الاذکار. والبطل فی اصل الکتاب

سورج گرہن موت ابراہیم کے سبب ہوا اس لئے خیال کو قائم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور دعا فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشان بن جائیں یہ کسی کی موت و حیات کے سبب نہ ہو رہیں ہوتے (بلکہ اللہ یہ دکھاتا ہے کہ طاقت و قوت کا مرکز صرف میری ذات ہے باقی سب میرے سامنے مجبور ہیں) جب ایسا نیکو و نیکو نماز ہو تکبیر حمید کجا کہ یہاں تک کہ روشنی واپس ہو جائے، نام ابو حنیفہ کے نزدیک سورج گرہن میں غلبہ نہیں اس حدیث میں جو غلبہ کا کہے وہ لوگوں کی غلط فہمی کو دور کرنے کے طور پر غلبہ فرمایا جیسا کہ نفس غلبہ سے واضح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توفیقہ منا توفیقہ علی الامامان وزاد ابو
داؤد والترمذی بعد لفظ ايمان اللهم
واتحرنا اجرة ولا تضلنا بعدة وزاد
الطبرانی فی الکبیر والأوسط اللهم
عنك عفوك وصل هذا الحديث
سفیان الثوری والامام ابو حنیفہ
وغیرهما

ذکر کیا کہ اللہ ہم لوگوں میں سے جسکو تو
زادہ کرے اسلام پر زادہ رکھ اور جسکو تو
موت دے ایمان پر موت دے امام ابو داؤد
اور ترمذی نے یہ بھی زیادہ کیا کہ اللہ ان
کے اجر سے جسکو محروم نہ کر اور ان کے بعد
میں گھر نہ فرما طبرانی نے یہ بھی کہا ہے
اللہ تبارک و تعالیٰ سوائی ہوں۔

”بیان الخبر الدال علی کیفیة حمل الحارثۃ“ وابتداء کیے انبیاء جاسے ہے

(۱۸۱) (۱۸۱) امام ابو حنیفہ نے منصور
بن المعمر عن سالم بن ابی الجعد عن
عبد بن نسطاس عن ابن مسعود کہ قال
من السنة ان تحمل بحجاب السری
الأربع لما زدت علی ذلك فهو نافذة
رواه ابو نعیم والحاثلی وابن عسرو
والبوکری بن عبد الباقی والامام محمد
واس الثوری داخل بین ابن نسطاس
وابن مسعود اما عیبة بن عسالة بن
مسعود اخرجه ابن ماجة واس لی شیبة
وهذا رواه

بن معمر سے انہوں نے سالم بن ابی جعد
سے انہوں نے عبد بن نسطاس سے انہوں
نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا وہ
بیان کرتے ہیں کہ ابتداء چھپائی کے چاروں
طرف سے افادہ ہے ختہ ہے اگر زیادہ ہو
ایک مرتبہ چاروں طرف سے افادہ کے
بعد پھر دوبارہ شروع سے افادہ تو یہ بات
ہے۔



إجماع الصحابة كالتللی علی ذلك ولی
الامام روایت كثيرة ولی المظن علیہ من
حديث الشعبي انه قال علی قبر مسود
فصلهم وكبر أربعاً وهد ابن عبد البر لی
الا منذ ذكر كان اسی ﷺ يكثر علی
الحذر أربعاً وعضاً وسباً وسباً وعلناً
حتى جاءه موت لعاشی فذكر علیہ أربعاً
ثم لبث علی أربع حتى توفاه الله.

آخر بخبروں تک کہا ہے لیکن ہماری کے
ابتداء چار بخبریں کہیں پھر آخری حدیث
تک چار ہی کہتے رہے۔

”بیان الخبر الدال علی القراءة فی تکبیرات الجنائز“
چہ تکبیروں کے درمیان پڑھی جائے ولی دعا میں ہے

(۱۸۰) (۱۸۰) امام ابو حنیفہ نے شیخ
ابن عبد الرحمن عن یحییٰ بن ابی کثیر
عن ابی سلمة عن ابی هريرة ان اسی
ﷺ كان يقول بالاصلى علی الميت
اللهم اغفر لعبا وميتا وشاعلتا وغلبا
وصغیرتا وكبریٰ وذکرتا وانثا. رواه
ابو القاسم بن الحكم ع (عن الامام)
واخرجه الامام احمد وزاد اللهم من
احیة فاحیہ علی الاسلام ومن

ابن عبد الرحمن سے انہوں نے یحییٰ بن ابی
کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے
ابو هريرة سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
جب میتہ کی نماز پڑھتے تھے تو دعا فرماتے
اے اللہ ہرے بڑوں کو مردوں کو ہرے
حاضرین کو مائتین کو بڑوں کو ہرے
چھوٹوں کو مردوں کو ہرے اور حق کو ہرے !
دے لام ہمت نے اسکو روایت کیا اور زیادہ

"بیان الخیر الدال علی سنۃ اللحد والأخذ من قبل القبلة"
﴿جنازہ کو قبلہ کی طرف سے داخل کرنا اور لحد کا استقبال﴾

(۱۸۲) (ابو حنیفہ) عن

عقلمہ بن مرقد عن ابن ہریرۃ عن یحییٰ بن
الحسد لیسی رحمۃ اللہ علیہ وأخذ من قبل القبلة
ونصب علیہ الثمن ورواہ ابن ابی شیبہ عن
مالک عن داود عن ابن عمر الحد لیسی
سکتہ ولأبی بکر و عمر و فلان من اصح
الاصابہ والروایات فی هذا الباب کثیرۃ
وأخرج عثمان الزقاق فی مصنفہ بسند
صحيح و قال بہ شاذ (مختصر)

"بیان الخیر الدال علی سنۃ التسمیۃ فی القبور"
﴿قبروں کے کوپاں نما ہونے کے مستثنیٰ ہونے کی دلیل﴾

(۱۸۳) (ابو حنیفہ) عن

حماد عن ابراہیم حسینی عن ابی ہریرۃ
رسول اللہ رحمۃ اللہ علیہ وی بکر و عمر
مسلمون لقعۃ عن الارض علی قبر
رسول اللہ رحمۃ اللہ علیہ علو بعض رواہ ابن
دیکیں اس نے بیان کیا قبریں کوپاں نما

حسرو وابن المنظر والامام محمد
وأخرج الحارثی عن طریق سفیان بن
حیان الثمری بلفظ دخلت بیت الذی فیہ
قبر النبی رحمۃ اللہ علیہ فلویت قبرہ مستعماً
والاحادیث فی الباب کثیرۃ۔

"بیان الخیر الدال علی کراهیۃ التجصیص"
﴿قبر کو پختہ بنانے کی ممانعت﴾

(۱۸۴) (ابو حنیفہ) حدثنا

شیخنا یوسف ابی رسول اللہ رحمۃ اللہ علیہ انہ
نہی عن ترویج القور وتجصیصھا
رواہ الامام محمد فی الآثار عنہ
وأخرج الترمذی واللفظ لہ وأبو داؤد
وابن ماجہ وابن حبان والحاکم من
حدیث جابر بلفظ نہی أن یجصص
القبر ویسی علیہ ای یکتب علیہ وروی
مسلم بلفظ (لفظ) الکتابۃ وفان
الحاکم الکتابۃ علی شرط مسلم
وہی صحیحۃ غریبۃ۔

ابن عروال بن مالک قال سمعت ابی
یقول سمعت اباه برقة یقول سمعت
رسول الله ﷺ یقول لیس علی
المسلم فی عبده ولمرسة صدقة ورواه
طلحة العدل متفق علیه من حدیث
ابی هريرة المراد عبد الامام غیر خیل
وسائمة کفرس الغازی وطرس
الزکوب وعبد الخدعة وأما السائمة
للتسائل والتجارة والتعب للتجارة فقیه
الزکاة کما فی البخاری أن رسول
الله ﷺ ذکر الحیل ورجل یطعها
تعتاف لم لم یمنع حق الله فی رطلها
ولا یتطهرها ففی له من الی آخر
الحدیث

عراک بن مالک سے روایت کیے ہیں کہ میں نے
اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول
ﷺ کو فرمایا ہوئے سنا کہ مسلمان پر
اس کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔
امام صاحب فرماتے ہیں کہ اس سے مراد
خدمت کا تمام سواری کا گھوڑا ہے جو غلام
تجارت کیلئے ہو اور جو گھوڑے تجارت یا قتل و
لور تامل کیلئے ہوں ان میں زکوٰۃ ہے جیسا کہ
بخاری میں ہے کہ رسول ﷺ نے
گھوڑوں کا ذکر فرمایا کہ وہ آدمی جس نے
گھوڑے کو عہدیت کیلئے یا غلام پرانگی گردن
اور ان کی بیٹے سے حقیق اللہ کے حقوق کو
نہیں روکا تو یہ گھوڑے اس کے لئے عذاب سے
رکھت ہیں اس کے معلوم ہوا کہ ان کی گردن
اور بیٹے میں حق اللہ ہے۔

”ایمان الخیر الوارد أن العوام لیس علیہا شئی“

”ہر کام کرنے والے چاندروں پر زکوٰۃ نہیں“

(۱۹۲) چکر حقیقہ عن عہد
عن محمد بن مسروق عن علی بن
(۱۹۳) امام ابو حنیفہ نے قسم سے
انہوں نے عمر بن یزید سے انہوں نے علی

فراس بن یحیی عن الشعی عن رجل من
اصحاب النبی ﷺ قال التبت مرثون
بذنبه حتی یقتل اخرجہ الامام احمد
والترمذی وقال حسن صحیح والشی
وابن ماجہ وعبد الرزاق والبیہقی

یچنے سے انہوں نے قسم سے انہوں نے ایک
صحابی سے روایت بیان کی کہ رسول ﷺ
نے ارشاد فرمایا کہ مرد اپنے قرعے کی جوت
کر لے کر پتھر پر بیٹھ کر اس کا قرعہ کرے
دیا جائے۔

”باب الصلاة فی الکعبة“ چار کتب کے اندر فرمایا

(۱۹۰) چکر حقیقہ عن نافع
عن ابن عمر قال سألت بلالاً ابی علی
رسول الله ﷺ فی الکعبة وکم علی
قال وکنین مما یلی المسوفین ورواه قاسم
ابن معن عن (الامام) والخرجہ البخاری
فی الصلاة فی باب قوله واخلوا من
مقام ارفعہم مضی ولی هذا الباب اصغر
کتيرة بها قال المؤلف دخل مرثون
فصلی مرة وتروک مرة ورواه مسلم
واصحاب السنن

(۱۹۰) امام ابو حنیفہ نے بخش سے
انہوں نے حیدر بن مرثی سے روایت کیا وہ
بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اہل
سے پوچھا کہ رسول ﷺ نے کعبہ میں
کیسی اور کتنی نماز پڑھی انہوں نے فرمایا
رکعتیں وہ بہتوں کے قریب پڑھیں پڑ
رہے حضرت اہل اسلام بن زید (جو کم عمر
تھے) حضرت عثمان غنی (جو کم عمر
نہیں) اور زرقہ بن قحطان (جو کم عمر
انسان کی بنیاد پر ہے)

”کتاب الذکاة“ چار کتب کے اندر فرمایا

(۱۹۱) چکر حقیقہ عن عہد
(۱۹۲) امام ابو حنیفہ نے قسم سے

ابو حنیفہؒ ولم يذكر صاعكم رواه ابو
طع الباقى عنه (الإمام) وهكذا عند
ابن الحوزى في كتاب التعلين، أخرجه
البراز وفي البخارى مثله ولمسلم نحوه
وفي ابن ماجه عن معاذ مفعلاً فيه دليل
على ما ان ما أخرجه الاربع عليه
صدقة لئلا كان او كثيراً

"بيان الخبر الوارد في عدم الجمع بين العشر والخراج"

في ابي حنيفة من عشرين خراج دون ان يكون له

(۱۹۵) (۱۹۵) لم يؤخذ في حد
عن حماد بن ابراهيم لا يجمع على مسلم
عشر وخراج في ارض وصلة الى
السنة ابو الفيل يحيى بن عيسى قال
الدارقطني كذب يحيى بن ابي حنيفة
ومن بعده قلت (صاحب الكتاب) معاذ
في كتاب السنة لعمرو بن حزم عند
ابن داود والسنائي وابن حبان والبيهقي
والحاكم قال وليس في مزرعة شئ الا
كانت تؤدى صدقتها من العشر



رسول الله ﷺ قال ليس في التواويل
والحوامل صدقة رواه طلحة عنه
واخرجه ابو داود وابن حبان
والدارقطني وعبد الرزاق والطبراني

"بيان الخبر الوارد في المعدن والركاز" (في ركاز اور معدن کا بیان)

(۱۹۳) (۱۹۳) لم يؤخذ في حد
عن ابراهيم بن ابي حنيفة قال في ترك
الشمس، رواه الحسن بن زناد عنه أخرجه
الشيخان والبيهقي والطبراني في الكبير
والأوسط والركاز: هو المعدن والركاز
معدن ما كان لغيره معدن كان كسبه من ترك
وفيه كسبه من ترك

"بيان الخبر الوارد في زكاة الزروع والثمار قليلاً وكثيراً"

(في ابي حنيفة من عشرين خراج دون ان يكون له)

(۱۹۶) (۱۹۶) لم يؤخذ في حد
عن ابراهيم بن ابي حنيفة قال في ترك
الشمس، رواه الحسن بن زناد عنه أخرجه
الشيخان والبيهقي والطبراني في الكبير
والأوسط والركاز: هو المعدن والركاز
معدن ما كان لغيره معدن كان كسبه من ترك
وفيه كسبه من ترك

الصباح فلهي وأنا اجزى به، رواه ابن
اسامه عنه (عن الامام) وأخرجه السنن
وابن حبان بطوله وهذا مختصر
والمراد عندهم ولعلوف لم الصائم
طلب عند الله من ربح الصلوات
فليأكل آدمي من ثمر ما عمل في يومه
نصفه من ثمر ما عمل في يومه
نصفه من ثمر ما عمل في يومه

"بيان الخبر الدال على أن صوم عاشوراء كان واجباً فسخ
وحواز عقد النية بعد طلوع الفجر" (عاشوراء کا روزہ پہلے فرض تھا
پھر منسوخ ہو گیا روزہ کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی صحیح ہے)

(۱۹۸) (مکتوب حقیقت) عن لولعیم
ابن محمد بن المتشر عن ابیہ عن حمید
ابن عبد الرحمن الحموی عن رسول
اللہ ﷺ لہ قال لرحل (عروا یوب
الانصاری) عن اصحابہ یوم عاشوراء
مرطوبت فیسوموا، هذا اليوم قتال الهم
قد طهرنا لقتال وإن كانوا قد طعموا ولی
مسد طلحة العدل أن النبی ﷺ قال
لأبی یوب الانصاری (یا ابن لرحل یہذا
فی الروایۃ السابقۃ: وعند الامام احمد
وابن حبان وابن ابی شیبۃ من حدیث

"بیان الخبر الوارد فی حد الفی الذی تحرم علیہ الزکاة"
﴿جس مالدار کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے﴾

(۱۹۶) (مکتوب حقیقت) عن
حکیم بن جبر الأسدی عن محمد بن
عبد الرحمن بن بند عن ابیہ عن عبد اللہ
ابن النبی ﷺ قال من مال ولہ یطعم
فہو ککوح لوعوض فی وجہہ یوم
القیامۃ قالوا ما یطعم: قال غصون درہماً
لوحسابہا من اللعاب رواہ ابن عسرو
وابن عبد الباقی ورواہ ابن حزم والطرطری
والامام احمد، ولہ الحد لیلۃ النیت
یلت کاہوت۔

۱۳/۴/۱۸۹۱ھ

☆ "کتاب الصوم" روزہ کا بیان ☆

"بیان الخبر الوارد فی فسخہ" (روزہ کی فضیلت ہے)

(۱۹۷) (مکتوب حقیقت) عن
عطاء بن ابی رباح عن صالح الزہد
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ ﷺ کل عمل ابن آدم الا
(۱۹۷) (مکتوب حقیقت) عن
ابن ابی شیبۃ عن ابیہ عن حمید
ابن عبد الرحمن الحموی عن رسول
اللہ ﷺ لہ قال لرحل (عروا یوب
الانصاری) عن اصحابہ یوم عاشوراء
مرطوبت فیسوموا، هذا اليوم قتال الهم
قد طهرنا لقتال وإن كانوا قد طعموا ولی
مسد طلحة العدل أن النبی ﷺ قال
لأبی یوب الانصاری (یا ابن لرحل یہذا
فی الروایۃ السابقۃ: وعند الامام احمد
وابن حبان وابن ابی شیبۃ من حدیث

لساء بن حذافة وأخرج الشيخان
والساقى عن حديث مسلم بن الأحمري.

"بيان الخبر الوارد على أن الهلال إنما يعتبر بالرؤية"
﴿چاند کا اعتبار رؤیت پر ہے﴾

(۱۹۹) (الو حقیقہ) عن
حسین بن عبدالرحمن عن عمرو بن
مرة عن أبي الحری قال أهدنا هلال
ذی الحجة فقال قاتل منا إله ابن
لہلہن وقال قاتل ابن ثلاث قلنا علی
ابن عباس فذكرنا ذلك فقال هو ابن
ليلة إن رسول الله ﷺ مدة إلى الرؤية
رواه ابن القری عن أبي يوسف عنه
وأخرج مسلم معاه وفيه أن الحكم
باعتق بالرؤية ولا عرة بقول الموقنین
وإن كانوا عدولاً في الصحيح

"بيان الخبر الدال على أن الشهر قد يكون تسعاً وعشرين"
﴿مہینہ کسی ۲۹ دن کا ہوتا ہے﴾

(۲۰۰) (الو حقیقہ) حدثنا
(۲۰۰) (الو حقیقہ) نے فرمایا کہ

أبو عمرو عن الزهري أن النبي ﷺ
حلف أن يدخل عليّ نسابة شهره فلما
مضى تسع وعشرون أرسل إلى عائشة
أن تعال وأرسلت إليه فبك أبت شهره
منى ولم أزل أهد الأهم واللبالي وإله
بلى يوم فأرسل إليها أن تعال فإن الشهر
ثلاثون وتسع وعشرون، رواه طه
العلل وابن خرووفه واللفظ في من نسابة
رواه الشيخان.

"بيان الخبر الوارد في النهي من صيام يوم الشك"
﴿شک کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت﴾

(۲۰۱) (الو حقیقہ) عن
عبد الملك بن عمر عن فرقة عن أبي
سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ نهى
عن صيام اليوم الذي يشك فيه أنه من
رمضان معاه مخرج في المعق عليه
وعند الأربعة وابن حبان والحاكم
والدارقطني وغيرهم بنحو يسير

(۲۰۱) (الو حقیقہ) نے فرمایا کہ
میرے انہوں نے فرماتے ہیں کہ حضرت
ابو سعید خدری سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے ان دن میں منع کئے تھے صوم نہیں
یہ شک ہو کہ یہ شہان کا پیر رمضان
نوٹ: مسئلہ میں تفصیل ہے جہاں تک
کمال میں ذکر ہے۔

صائم أخرجه الشَّحَّان والزمذلي رسول الله ﷺ روزے کلمات میں ہوسر
واہوداذہ وابن ماجہ۔
لے لیتے تھے۔

”بیان الخیر الدال علی إباحة المباشرة له“
(بیان الخیر الدال علی إباحة المباشرة کی اجازت ہے)

(۲۰۵) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ کان یباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزادہ وکان الملتکم لازہ۔
(۲۰۵) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ کان یباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزادہ وکان الملتکم لازہ۔

(۲۰۶) (ابو حنیفہ) عن العیلم عن عفر عن سروق عن عائشة أن النبی ﷺ کان یجسب عن وجهها وهو صائم ونس الأئمة عن رجل عن عفر وابن مسعود عن حماد عن عمر بن الخطاب عن النبی ﷺ روزے کلمات میں بعض دنوں مطہرات کا پورے لیتے تھے۔

”بیان الخیر الدال لحکم من جامع أهله فی رمضان متعمداً“
(در رمضان میں جان بوجہ کر جماع کرنے والے کا حکم ہے)

(۲۰۷) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ روزے کلمات میں بعض دنوں مطہرات کا پورے لیتے تھے۔

”بیان الخیر الوارد فی إباحة الحجامة للصائم“
(در روزہ دار کے لئے ششیں کھانسی کی اجازت ہے)

(۲۰۲) (ابو حنیفہ) عن ابن السوداء عن اسی حاضر عن ابن عباس أن النبی ﷺ احتجم بالقحاة (موضع بین المذنبه ومكة) وهو صائم، رواه البخاری وابن ماجہ بهذا اللفظ۔
(۲۰۲) (ابو حنیفہ) عن ابن السوداء عن اسی حاضر عن ابن عباس أن النبی ﷺ احتجم بالقحاة (موضع بین المذنبه ومكة) وهو صائم، رواه البخاری وابن ماجہ بهذا اللفظ۔

(۲۰۳) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ کان یباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزادہ وکان الملتکم لازہ۔
(۲۰۳) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ کان یباشر بعض أزواجه وهو صائم أخرجه الإمام مسلم وابن ماجہ بزادہ وکان الملتکم لازہ۔

”فی بیان الخیر الدال علی إباحة القبلة للصائم“
(در روزہ دار کیلئے پورے کی اجازت ہے)

(۲۰۸) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ کان یقبل وهو صائم، رواه البخاری وابن ماجہ بهذا اللفظ۔
(۲۰۸) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن الأسود عن عائشة أن النبی ﷺ کان یقبل وهو صائم، رواه البخاری وابن ماجہ بهذا اللفظ۔

”فی الصائم یصبح جباً من غیر احلام کیف یفعل“

”جماع کی وجہ سے جنسی ہونے والا روزہ وافر شخص کیا کرے؟“

(۲۰۸) (ابو حنیفہ) عن سلیمان بن یسار عن ام سلمة أن النبی ﷺ كان یخرج فی الفجر ورائه یقطر من حماع غیر احلام، رواه الحسن بن زبادة عنه وأخرجه السنن بزيادة وبهم صومة عبد ابن ماجه وعبد غبره، ویصوم وعلوه الزيادة لا یلغى حتی ینم الا استدلال فی الذات

(۲۰۹) (ابو حنیفہ) عن عطاء بن اسی رباح عن عائشة قالت کذا رسول الله ﷺ یصبح جباً من غیر احلام ثم ینم صومة، أخرجه السنن والطحاوی

(۲۱۰) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراهیم عن الأسود عن عائشة قالت کان رسول الله ﷺ یخرج فی الفجر أو فالت صلاة الفجر ورائه

عطاء عن سعد بن المسیب عن رجله فی النبی ﷺ قال یا رسول الله ﷺ انی حائض بمرئی فی رمضان متعمداً یقرا فقال لا ینبئ فی کل یوم علی ان یلقی رقة قال لا قال هل نستطیع ان نضوم شهرین متتابعین قال لا قال لعل یقتر نعم من مسکبا قال لا قال فمره الی ﷺ بمکمل من تمر له خمسة عشر صاعاً فقال یذهب یصلق بها قال یا رسول الله ما بین لایبها احد اصرح لیه من ومن عیالی فقال رسول الله ﷺ یذهب فکله وأطعم عیالک، رواه الحسن بن زبادة وصححه ابن القطر وابن عسرو وأخرجه السنن والامة بالنقل متخلفة هل تکفی لرجل والمرأة کثرة واحدة هذا الأرواحی والشمعی هم یقولون هان من اشداه لا مان علیها کثرة لمری بذا وجب علیها التقصیر تحب الکثرة إلا انکام التلیل کان نکول مفرطه بمرض أو غلة أو سفر أو مکرهه أو ناسیه صومها

سے انہوں نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہ عرض کیا ہے کہ میں نے رمضان میں دن کو جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کر لیا بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ میں خود پاک ہو گیا اور بیوی کو بھی پاک کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو ظلم کرنا کر رہا ہے؟ تار ہے اس نے عرض کیا میں آپ نے فرمایا دیکھئے مسلسل روزہ رکھتے ہو اس نے کہا میں آپ نے فرمایا ساتھ سکیوں کو کھا کھا سکتے ہوں ہے جب یہ انہیں تو آپ ﷺ نے ایک نوکر کو مجھ کو اسکو دیا جسکا پندرہ سال بچہ رہا میں نے فرمایا یہ اسکو صوم کر دو اس نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ خود شریعہ و فریہ کے درمیان کوئی بھی کچھ سے اور میرے دل سے بوجھ کر اسکو ضرورت مند نہیں مگر ہوا تو کھادور ہے مگر وہاں کو کھاؤ ایک روایت میں صاف صاف بیان ہے کہ یہ صرف حیرے کے لئے ہے ایک روایت میں آپ ﷺ کی بیوی کا بھی ذکر ہے۔

چاہتے ہو تو رکھ دو اور چاہو تو اٹھا کر دو۔

”بیان الخیر الدال علی النہی عن صوم ایام التشریق“

﴿ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت﴾

(۲۱۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبدالمک بن عمر عن فرقة عن ابی عبدالمک بن عمر سے انہوں نے قزو سعید أن رسول الله ﷺ لہی عن صیام ثلاثة أيام التشریق رواه ابن عسرو کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایام تشریق کے واحرحہ الامام مسلم والطبرانی وابن عثی

”بیان الخیر الدال علی النہی عن صوم یوم العید“

﴿یومہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت﴾

(۲۱۴) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبدالمک بن عمر عن فرقة عن ابی سعید أن رسول الله ﷺ قال لا یصام هذان یومان الأضحی والقطر رواه الحسین بن زیاد عہد ولی المقل علیہ مصنف

بفطر من غسل الحنطة من جماع ثم بظل صائماً، رواه ابن عسرو من طریق فرج بن بیان عہد واحرحہ السنة میں لکھتے کہ آپ کے سر مبارک سے جماع کی وجہ سے غسل بنائیت کی تمام پانی چٹکا پھر بھی پندرہ روزہ گزارتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنسی کو بھر تک حاصل کرنے کی محنت ہے۔

”باب حکم الصوم فی السفر“ ﴿معارض سفر میں روزہ کا حکم﴾

(۲۱۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الترمذی عن انس قال سأل حرج السی ﷺ للہلیین حلتاس شہر رمضان من المذنبۃ الی مکة قضاء حتی تقی لفتناً لشکی الناس الیہ العیدۃ فأظروہم یزل مفسر احیائی ابی الی مکة، رواه ابن عسرو ورواہ الامام مسلم والیومکثر من ابی شیبۃ والطحاوی

(۲۱۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ہشام بن عروہ عن ابیہ ان حمیرہ بن عمرو الأسلمی سأل رسول الله ﷺ عن الصوم فی السفر فقال إن شئت لصبہ وإن شئت فالتطر

وآخر حجة الشیخان والامام احمد
لے صوم وصال سے منع فرمایا (صوم وصال
سلسلہ روزہ رکھنے کو کہتے ہیں)

”بیان الخیر الدال علی کراهیة صوم الصوم
خاصوشی کے روزہ کی ممانعت“

(۲۱۷) (۲۱۵) لام اکو حنیفہ نے
بن عبداللہ وجوہ بن سعید عن الضحاک
عن الزہری عن صوفی قال سمعت رسول
اللہ ﷺ یقول لا وصال فی صوم ولا
صمت یوم الی اللیل ورواہ طحاوی وصرح
المجلد الاولی الطیلسی والثانی
مودود

منذ بن عبد اللہ اور جوہر بن سعید سے
انہوں نے ضحاک سے انہوں نے زہری بن
بکر سے روایت کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے
صوم میں وصال میں اور صامتوں کے دن کی
خاصوشی بھی نہیں۔

”بیان الخیر الدال ان صوم الوصال لم یکن مکروہاً للسی
چہ آپ ﷺ کیلئے صوم وصال مکروہ نہیں تھا“

(۲۱۸) (۲۱۷) لام اکو حنیفہ نے علی بن
علی بن الاثیر ان الشیخ محمد بن
یعلی صاماً وصیت طویلاً فلما تم
فصرف الی شریعة من لین قد وصفت
لہ فشرھا فیکون لفظہ وسخوہ الی

اقر سے روایت کیا کہ نبی ﷺ روزہ رکھتے
تھے اور بزرگ کلمات میں لڑا میں قیام
فرماتے تھے لڑا سے فارغ ہو کر رکھا ہوا
روزہ پانی پیتے تھے میں بھی نظارہ کی جی اور

”بیان الخیر الدال علی صیام الایام البیض“
ایام بیض کے روزہ

(۲۱۹) (۲۱۸) لام اکو حنیفہ نے عن الہیثم
عن موسی بن طلحة عن ابن الجوزی
عن عمر بن الخطاب قال فی رسول اللہ
ﷺ یؤت فائزاً صاماً فاکثراً وقل
للذی جاء بعدہ صائم لا یشکل قال ہی
صائم قال وما صومک قال لنطوع قال
یحییٰ بن یوسف رواہ ابن المظفر وابن
حسرو والنکاخی وطلحة، واسحاق بن
داود والحاثر بن ابی اسامة والبیہقی
فی الشعب وشرابہ ابن حبان والبیہقی
عن ابی ہریرۃ

انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے ابن الجوزی
سے عمر بن الخطاب سے کہ رسول اللہ
ﷺ کو فائز صام فائز اور کم
لذی جاء بعدہ صائم لا یشکل قال ہی
صائم قال وما صومک قال لنطوع قال
یحییٰ بن یوسف رواہ ابن المظفر وابن
حسرو والنکاخی وطلحة، واسحاق بن
داود والحاثر بن ابی اسامة والبیہقی
فی الشعب وشرابہ ابن حبان والبیہقی
عن ابی ہریرۃ

”بیان الخیر الدال علی کراهیة صوم الوصال“ صوم وصال کی ممانعت

(۲۱۹) (۲۱۸) لام اکو حنیفہ نے عن شیبان
عن یحییٰ بن ابی خنیر عن المهاجر بن
عکرمۃ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ
ﷺ عن صوم الوصال ورواہ طحاوی

انہوں نے یحییٰ بن ابی خنیر سے المهاجر بن
عکرمۃ سے ابی ہریرۃ سے رسول اللہ
ﷺ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ

منظہا من القابله، رواہ الامام محمد و
طلحة الدحل وفي الصنف عليه بنی است
منکم بنی اطمع ولسنی وجاء فی
حدث ابی هريرة فی اخره لوملنا
الشهر لولست وصلا ابداع المتعلقون
لعملهم.

محرری بھی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں
ہے کہ آپ نے صوم وصال سے منع فرمایا
یعنی صحابہؓ نے آخرت کی حرص میں نبی
ﷺ کی اللہ کی توہین و تشکی کا اظہار فرمایا
اور فرمایا کہ میں تم جیسا نہیں مجھے تو کھانا پانی
پاتا ہے۔

"بیان الخیر الدل علی الوقت الذی یحرم فیہ الطعام علی الصائم"
﴿روزہ دار محرمی کب تک کرے؟﴾

(۲۱۹) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن علی
بن الأقرع عن ابن عمر قال رسول الله
ﷺ قال إن بلااً یؤذن بلیل فکلوا
واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم، رواہ
محمد بن الحسن فی الآثار و طلحة و
احمر بن الشیمان و اصحاب السنن

(۲۱۸) امام ابو حنیفہؒ نے علی بن
اقرع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات
پانی رہنے کی پرکھنا دینے میں اسلئے ان
ام مکتوم کی آواز تک کھاتے پیتے رہو۔

"باب الاعتکاف" ﴿احکام کا بیان﴾

(۲۲۰) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن داود
عن ابن عمر قال عمر بن الخطاب
اعتکف فی المسجد الحرام فی
کعبۃ بنی کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ

الجماعۃ لما أسلمت سکت عن رسول
الله ﷺ فقال لوف بلوک و رواہ مروان
بن معاوية عن (الامام) و اخرجه
الشیخان بمعناه و عظمی داود و السی
و الطرمی بن ماله اعتکف و صم

سے عرض کیا کہ میں نے نہایت جاہلیت میں
مکہ حرام میں احکام کی تذکر کی حمی رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی تخریج دی کہ
ایک روایت میں ہے کہ روزہ بھی رکھو

"مناسک الحج" ﴿مناسک﴾

"بیان الخیر الثوار فی لیجابه علی الفور"
﴿وجوب حج کے بعد ادائیگی میں تعمیل﴾

(۲۲۱) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن حماد
عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ
من لراد الحج فلیعجل، اخرجه الامام
احمد و ابو داود و الناکم، و قال صحیح

(۲۲۱) امام ابو حنیفہؒ نے حماد
سے انہوں نے ابو سعیدؓ سے روایت کیا کہ
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حج کا ارادہ
کرے وہ جلدی کرے ایک روایت میں یہ
نیز آتی بھی ہے کہ بھی مرض پیدا ہو جائے
ہے بھی سواری کم ہو جاتی ہے بھی اور کوئی
ضرورت پیش آجاتی ہے۔



اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

۲۲۳) ﴿اَبْرَحِيْمَةُ﴾ عن (۲۲۳) کلام ابو حنیفہ نے کہا میں
بھی بن سعید ان ثالثاً اصراراً قال سعید روایت کیا کہ حضرت عائشہ نے ان

(۲۶۷) ﴿وَابْرَأَ حَبْلًا﴾ عن
سعد بن ابراهيم عن الأسود بن زريق
عن عمر بن الخطاب قال قال
لنبيكم صلى الله عليه وسلم لا يحرمن إلا من
عققت والمواثيق التي وقتها لكم
سبحك لا اله الا انت يا ذا الجلال
والاكرام من غير اهل الحيلة ولا اهل الشام
ومن مر بها من غير اهل الجحفة
ولا اهل نجد ومن مر بها من غير اهل

(٢٢٤) ﴿الْحَافِظَةِ﴾ عن
سعد بن إبراهيم عن الأسود بن يزيد
عن عمر بن الخطاب قال قال
لنبيكم الحق فلا يحرم من إلا من
ملكات والمواثيق التي وقفها لكم
منكم لا أهل المشقة ومن مر بها
من غير أهلها ذو الحليفة ولا أهل الشام
ومن مر بها من غير أهلها الحفصة
والأهل بعد ومن مر بها من غير أهلها

☆ "باب الإحرام" احرام کا بیان ☆

"بیان الحصر الوارد فی الإحلال من این پسلی أن یکون احرام کیلئے بہتر ہے

(۲۲۶) ﴿وَالْحَرَامُ حَتَّىٰ تَحِلَّ﴾ حدثنا
عبدالله بن عمر عن نافع عن ابن
عمر قال له رجل يا أبا عبد الرحمن
رائيت تصنع أربع خصال قال ما هن
قال رائيت حين لودت أن تحرم
ركبت وأحلفت لم أستقبل القبلة فم
أحرمت حين أبعث بعوك ثم ذكر
وله إسلام الركن وتلوين اللحية
بالصبرة والتوضؤ في الصلوات السببية
وفي آخره قال فإني رأيت رسول الله
ﷺ يصنع كل ذلك فصنعت ورواه
الأمام محمد في الآثار بطوله وأخرجه
الشيخان وأبو داود والسنن والستل
صحيحه عبد بن حجاج

(۲۲۷) ﴿لَا تَحِلُّ لَكَ الْحَرَامُ﴾ (۲۲۷) لام أبو حنيفة نے حد
نہایت قرآن ہے تل میں اور جو وہاں سے
گزرتے ان کی میقات ٹہلم ہے اور تل
عرق اور پانی سب کی میقات ذات عرق
ہے۔

عبدالله بن عمر عن نافع عن ابن
عمر قال له رجل يا أبا عبد الرحمن
رائيت تصنع أربع خصال قال ما هن
قال رائيت حين لودت أن تحرم
ركبت وأحلفت لم أستقبل القبلة فم
أحرمت حين أبعث بعوك ثم ذكر
وله إسلام الركن وتلوين اللحية
بالصبرة والتوضؤ في الصلوات السببية
وفي آخره قال فإني رأيت رسول الله
ﷺ يصنع كل ذلك فصنعت ورواه
الأمام محمد في الآثار بطوله وأخرجه
الشيخان وأبو داود والسنن والستل
صحيحه عبد بن حجاج



قرن ولاهل اليمن ومن مر بها من غير
أهلها يلمس ولاهل العراق وسائر
النس ذات عرق، ورواه الحسن بن زياد
والشجاع بن بسطام كلاهما عنده وأخرج
البخاري معناه وصلى نحوه

"بيان الحصر الدال على أن توقفت ذات عرق لاهل العراق من
النس" ﴿لَا تَحِلُّ لَكَ الْحَرَامُ﴾

(۲۲۵) ﴿وَالْحَرَامُ حَتَّىٰ تَحِلَّ﴾ عن حماد
عن إبراهيم أن رسول الله ﷺ وقت
ذات عرق لاهل العراق، ورواه ابن عسرو
وأخرج وأبو داود والسنن والبخاري
وابن عدى وقل عن أحمد أنه كان
بكرة على الفتح هل توقفت ذات عرق
لاهل العراق بقولت هي ﷺ ثم
بقولت عمر قال بالأثر الحلية والاشية
الملكية بعض الشاغية والأحرام من
دعوة أهل الفضل إلا عند أحمد في
المبلغات وفي هذا الباب مباحث



وروايات

ابن محمد بن المنذر عن ابنه قال
سألت ابن عمر أنطلق المحرم للقال
لان اصبح لفتح لفظ انا أحب إلى من
انصح طيباً فأنبت عشتة فذاكرت لها
قول ابن عمر فقلت اطيب رسول
الله ﷺ لطف في الزواجر ثم اصبح
نعم محرماً رواه طحاوية والحاوي
وابن مسعود والحسن بن زياد وهو
متفق عليه فيها .

ابن محمد بن المنذر سے انہوں نے اپنے باپ
سے روایت کیا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا
کیا محرم خوشبو لگا سکتا ہے فرمایا میں
مات میں سچ کرواں کہ میرے لوہے سے
ہر کوئی لگ رہا ہو مجھے زیادہ محبوب ہے کہ
مجھ سے خوشبو لگ رہی ہو میں حضرت
عائشہ کی خدمت میں آیا اور ابن عمر کی بات
نقل کی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کے خوشبو لگا کر اس کے بعد وہ اپنی
جگہ پر اس کے پھر احرام کی حالت میں
بیکر۔

(۲۲۹) امام ابو حنیفہ نے ابراہیم

ابن محمد بن المنذر سے انہوں نے اپنے باپ
سے روایت کیا کہ میں نے حضرت عائشہ
کی خدمت میں گیا میں رسول اللہ ﷺ کے
مشرق (انگ میں) خوشبو کی پمک دیکھ رہی
ہوں اسکی حالت میں کہ وہ محرم ہیں۔

(۲۳۰) امام ابو حنیفہ نے منصور

ابن عمر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں

(۲۲۹) امام ابو حنیفہ نے ابراہیم

ابن محمد بن المنذر عن ابنه عن
عشتة قالت كاتى المنطري وبني الطيب
في مرق رسول الله ﷺ وهو محرم
رواه ابن مسعود والحسن بن زياد
والحرابي الشيبان والطحانوي في هذا
فيل لاني حنيفة وامي يوسف والناهم

(۲۳۰) امام ابو حنیفہ نے منصور

ابن المنذر عن ابراهيم عن الاسود

مقام احرام ہو وقت احرام میں بہت غلب
روایات ہیں بعد از ابن عباس نے ان کو منع
کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیروں
کی بات پر انہیں حاکم کے بعد (جیسا کہ)
سیدہ زینب (سیدہ) کے صحابہ نے اسی کو
دیکھا اور اسی کی خبر دی کہ پھر جب سواری
پر بیٹھے خود ہاتھی کو پھر تکیہ پر محاسن مرتج
بکہ لوگوں نے دیکھا انہوں نے پہلے نہیں
نست ہے۔

"بيان الخبر المصحح عند الاحرام"
في احرام کے وقت خوشبو لگانے کی اجازت ہے

(۲۲۷) امام ابو حنیفہ نے ابراہیم

ابن محمد بن المنذر سے انہوں نے اپنے باپ
سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے
روایت کیا وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ
ﷺ کے خوشبو لگاتی تھی پھر وہ اور ان
طہرات کے پاس جاتے تھے اور سچا احرام
ہوتے تھے۔

(۲۲۸) امام ابو حنیفہ نے ابراہیم

ابن محمد بن المنذر سے انہوں نے اپنے باپ

(۲۲۷) امام ابو حنیفہ نے ابراہیم

ابراہیم بن محمد بن المنذر عن ابنه
عن عشتة قالت كنت اطيب رسول
الله ﷺ ثم بطرف في لسانه ثم
يصبح محرماً رواه الطحاوي بن
عمران وابو يوسف عنه وهو متفق
عليه فيها

(۲۲۸) امام ابو حنیفہ نے ابراہیم

عن عائشة قالت رأيت ربيع الطيب في
مشرق رسول الله ﷺ وهو محرم، ورواه
طحاوية ورواه ابن عسرو والكلامي
والإسكافي ورواه الصفي بن محمد
عن عائشة بن أبي حنيفة ورواه
أبو الطيب يعني عنبه بن الأبرار ورواه
محمد بن زكريا لا يطيب الطيب يعني عنبه
بعد الإحرام

”بیان ما یطیب المحرم من الثياب وما لا یطیب“ ﴿محرّم کو نئے کپڑے پہنے﴾

(۲۳۱) ابو حنیفہ رحمہ اللہ
ابن دینار رحمہ اللہ بن عمر بن عبد
قاری یا رسول اللہ ﷺ ما یطیب المحرم
من الثياب قال لا یطیب التمیم
ولا الغصاة ولا القداء ولا السراويل
ولا البرص ولا ثوبا صغیرا ورواه
ابن عسرو ومن لم یکن لا یطیب فلیس
بالطیب ویطیئهما من أسفل التمیم
أخرجه السنن من حدثنا عن ابن
عمر، ورواه البخاری مثله من طرق.

نئے کپڑے پہنے کے لیے

”بیان الخیر الوارد فی لئالذا لازار والعلین کیف یفعل“

﴿جسکے پاس لزار (تیمم) اور جو چاہے ہو تو وہ کیا کرے؟﴾

(۲۳۲) ابو حنیفہ رحمہ اللہ
ابن دینار عن جابر بن عبد الله عن ابن
عمر قال قال رسول الله ﷺ من لم
یکن له لزار فلیس سراويل ومن لم
یکن له لعلان فلیس عین. أخرجه
مسلم قد ذهب قوم إلى ظاهر هذه
الأخبار والأخرون إلى ما روی عن
عبدالله بن عمر فی الثعلین ورواه
بعضهم من أسفل التمیم ورواه
السراويل أن یطیئهما

”بیان الخیر الوارد فی لئالذا لازار والعلین کیف یفعل“

﴿تیمم اور اس میں آواز بلند کرنے کی فضیلت﴾

(۲۳۳) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
ابن عمر بن مسلم الجلی عن طویق بن
شهاب عن عبدالله بن مسعود قال

شباب

سعد المقرئ ان رجلاً قال لابي عمر
انك تسلم الركن اليماني قال رأيت
رسول الله ﷺ يفتله الحديث رواه
ابو يوسف ورواه النسائي وعمر بن
عبد القاري وطلحة والحسن بن زياد
حسن بن ابراهيم عن ابي حنيفة
احمرجة الشيبان وابوداؤد واحمرجة
السنة الاثني عشر

مقرئ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے
عمر بن عمر سے کہا کہ آپ رکن یمانی کا
استلام کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔
رکن یمانی کا استلام مستحب ہے امام احمد کے
نزدیک سنت ہے باوجودیکہ اس نے اس کا حکم
روایت نہیں کیا۔

”بيان الخبر الصحيح لإسلام الاركان بالمعجم أو غيره“
”تجزیہ و تفسیر سے ارکان کے استلام کی احادیث“

(۲۳۶) ابو حنیفہ عن حماد
عن سعد بن حنبل عن ابي عمر قال
طاف النبي ﷺ بالبيت وهو شاك
على واحله يسلم الأركان متخفياً
رواه ابو مقاتل ومحمد بن الحسن
عمر واحمرجة السفة ولأبي داؤد قدم
مكة وهو يشتكي وطاف على واحله
فلما اتى على الركن اسلم الركن
سبحن

سعد بن حماد نے انہوں سے روایت کیا کہ
نبی کریم ﷺ نے بیت کو چھوئے اور وہ بیمار
تھے اور انہوں نے ارکان کو ہلکے سے چھوئے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت بیماری میں
ارکان کو چھوئے اور انہوں نے اپنے حصے سے ارکان کا استلام
کرتے تھے۔



قال رسول الله ﷺ فصل الحج
الحج والفتح قلنا الحج والفتح صحيح رفع
الصوت بالتلبية والفتح فتح البدن هو
رافة دم الهدى فالصحيح بالتلبية وأما
الفتح ففتح البدن رواه ابن عبد القاري
والحسن بن زياد واحمرجة ابن ابي
شبة وأبو يحيى الموصلي والحاكم
والترمذي وابن ماجة

قال رسول اللہ ﷺ فصل الحج
الحج والفتح قلنا الحج والفتح صحيح رفع
الصوت بالتلبية والفتح فتح البدن هو
رافة دم الهدى فالصحيح بالتلبية وأما
الفتح ففتح البدن رواه ابن عبد القاري
والحسن بن زياد واحمرجة ابن ابي
شبة وأبو يحيى الموصلي والحاكم
والترمذي وابن ماجة

”بيان الخبر الوارد في إسلام الحجر الأسود“ ”تجزیہ و تفسیر سے حجرات کا استلام“

(۲۳۷) ابو حنیفہ عن مافع
عن ابن عمر قال ماترکت اسلام
الحجر منذ رأيت رسول الله ﷺ
بسلمة رواه يحيى بن عبد الحميد
الحماني وعمر واحمرجة الشيبان
فمن حمزور

(۲۳۸) امام ابو حنیفہ نے مافع
سے انہوں نے ان سے روایت کیا کہ
فراتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ
ﷺ کو حجرات کا استلام دیکھا ہے اس وقت
میں حجرات کو چھوئے۔

”بيان الخبر الوارد في نذب إسلام الركن اليماني“
”تجزیہ و تفسیر سے رکن یمانی کا استلام مستحب ہے“

(۲۳۹) ابو حنیفہ عن
عبد الله بن عمر عن سعد بن ابي
سعد

(۲۴۰) امام ابو حنیفہ نے عبد اللہ
بن عمر سے انہوں نے سعد بن ابی
سعد

کا لفظ نہیں روایت کیا

موصولاً بدون لفظ شاذ

"بیان البحر المسین أن الجمع بین الصلاتین مجتمع باذان واقاعة واحدة"
حضرت امام احمد میں دو نمازوں کو ایک لاواں واقاعت سے جمع کرنے کا جرح ہے

(۲۳۹) (ابو حنیفہ) عن
عطاء بن یشی رباح عن یسوی
الاصاری أن الی علی المغرب
والششاء جمع باذان واقاعة واحدة. رواه
ابن عبدالبی، والبرجی، ابن شبة
والسجق والطرطوسی، وھو قول ابی
حبیبة وصاحبه وعابیة اعل الکوفہ، وقال
دعرباذان وھو من کما فی روایة الشحازی
وعبد مسلمہ یاقین وھو محترم
الطحاوی

"بیان البحر الدال علی أن الوقوف بجمع لیس من صلب الجمع"
وذكر تعیین وقت الرمی

حضرت امام احمد میں ارکان جمع سے نہیں ہے، رومی کے وقت کی قیمن ہے

(۲۴۰) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال
سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

"بیان البحر الوارد فی سنیة الرمل فی الثلاثة الأشواط الا اول
الطواف کے پہلے تین پکڑوں کے اندر رمل کا مسنون ہوتا ہے

(۲۳۷) (ابو حنیفہ) عن
عطاء بن یشی رباح عن ابن عباس أن الی
رأیت کیا کرتی تھی
من حمر وولی روایة عن عطاء مرسل
نحرمة مسلمہ وأبو داؤد والسی وبن
ماجد والإمام أحمد نحوه والبرجی
الشجیع معاذ والبی داؤد عن ابن عب
خط کان ینطاف فی الحج والعمرة
سنة الرمی فرمیت ثلاثاً ومشی لرمیاً

"بیان البحر المسیح للطائف بین الصفا والمروة المکروب لعلہ"
حضرت امام احمد کے درمیان کسی کو نہ لاندہ کی وجہ سے سوہ ہو سکا ہے

(۲۳۸) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن سعید بن جبیر عن ابن عباس أن الی
سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں
نے انہوں سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے حالت پیاری سوہ ہو کر مشاء
مراد کے درمیان کسی کو نہ لاندہ سے

”بیان الخیر الوارد فی الرجل یوحہ بالہدیٰ إلى مکة ویسلم فی

أهله هل یبحر إذا قلد الہدیٰ

چاندی کے رسم کہ میں بھیج دینے سے محرم نہیں ہوتا

(۲۴۳) قالو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم عن الأسود عن عائشۃ انہا کانت تغسل فلانہ ہدی رسول اللہ ﷺ فہبت الہدیٰ ویقلدہ ثم یلبہ فیہا حللاً لا یمسک مہیستک عنہ المہجوزہ ورواہ الحسن بن زیاد عن وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ عنہ وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ لا یؤد التلبۃ الا محرماً وهو متفق علیہ ولقد نقلت کثیراً

(۲۴۴) عن ابی حنیفہ عن حماد بن ابراہیم عن الأسود عن عائشۃ انہا کانت تغسل فلانہ ہدی رسول اللہ ﷺ فہبت الہدیٰ ویقلدہ ثم یلبہ فیہا حللاً لا یمسک مہیستک عنہ المہجوزہ ورواہ الحسن بن زیاد عن وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ عنہ وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ لا یؤد التلبۃ الا محرماً وهو متفق علیہ ولقد نقلت کثیراً

باب القرآن ”چاندی کا بیان ہے“

حدیث الاحادیث القرآن الفصل من التمتع والافراد وفی زوالہ عن التمتع کے نزدیک قرآن تنجید من التمتع والافراد وفی زوالہ عن التمتع کے نزدیک قرآن تنجید

عن رسول اللہ ﷺ حنیفہ عن حماد بن ابراہیم عن الأسود عن عائشۃ انہا کانت تغسل فلانہ ہدی رسول اللہ ﷺ فہبت الہدیٰ ویقلدہ ثم یلبہ فیہا حللاً لا یمسک مہیستک عنہ المہجوزہ ورواہ الحسن بن زیاد عن وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ عنہ وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ لا یؤد التلبۃ الا محرماً وهو متفق علیہ ولقد نقلت کثیراً

”بیان الخیر النبی عن الخلیفۃ من یغسلہا الحاج“ مہدی تلبہ کہ ”

(۲۴۵) قالو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم عن الأسود عن عائشۃ انہا کانت تغسل فلانہ ہدی رسول اللہ ﷺ فہبت الہدیٰ ویقلدہ ثم یلبہ فیہا حللاً لا یمسک مہیستک عنہ المہجوزہ ورواہ الحسن بن زیاد عن وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ عنہ وایں عسرو وفی زوالہ غیرہ لا یؤد التلبۃ الا محرماً وهو متفق علیہ ولقد نقلت کثیراً

”بیان البحر الوارد فی أن القارن بین الحج والعمرة یطوف

بذلکما طوافین ویسعی سبعین“ قارن دو طواف اور دو سعی کرے ہے

(۲۱۵) (ابو حنیفہ) عن (۲۳۵) امام ابو حنیفہ نے عبد

حماد عن ابراهیم عن العسی بن سعید سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے میں

قال قلت من الجزيرة حاجاً قارناً بن سعید سے روایت کیا کہ میں

فمررت بسلطان بن ربيعة وزيد بن جبر سے حج قرآن کے لئے چار راستے میں

صوحان وهما متخان بالذهب لهما سلمان بن ربيع ثور بن بن صوحان کے

سمعتی القول لبيك بعمرة وحجة معا پاس سے گزر ہوا یہ دونوں مقام مذہب پر

فان احدهما هذا احل من بعيره وقال عثیمہ سے ہوئے تھے جب ان دونوں نے مجھ

الاخر هذا احل من كذا وكذا کو لبيك بعمرة وحجة معا (عمرو عرج

لمصبت حتى اذ القيت نسكي حروت دونوں کی طرف سے ایک کہنے نا تو ایک

بامر المؤمنين عمر بن الخطاب فاشعروا نے کہا یہ اپنے لوگوں سے زیادہ گمراہ ہے

فلنت يا امرؤ المؤمنين كنت رجلاً بعدا دوسرے نے کہا تو یہ ایسے ویسے سے زیادہ

الشفقة فاعسى القار أن الله لي لي هذا گمراہ ہے میں چلا گیا جب حج سے قارن ہوا تو

الوجه فاصبحت أن أجمع عمرة إلى امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے پاس گیا اور

حجة فأهللت بهما جميعاً ولم أسأل ان کہ بتا اور عرض کیا امیر المؤمنین میں

فمررت بسلطان بن ربيعة وزيد بن دور دراز جگہ کا رہنے والا بڑی مشقت سے

صوحان لسمعتی القول لبيك بعمرة حاضر ہوئے الا آدمی قائلہ تعالیٰ کا حکم اس

وحجة معاً فقلت احدهما هذا احل من یک کام کے لئے ہو گیا مجھے یہ پتہ ہو کہ حج

الامام الافراد الفصل من التمتع عن حاکم والشافعی الافراد الفصل من

التمتع لم القارن وعد أحمد التمتع التمتع لم الافراد لم القارن

روایت ہے کہ اگر دو فصل ہے حج سے اسی طرح تاکہ اور شافعی سے مروی ہے کہ اگر دو فصل ہے ہر حج ہر قرآن نام اور کے یہاں حج فصل ہے ہر امر ہر قرآن

”بیان البحر الوارد فی أن السی سنة قرن احدی عمرة الاربع مع حجة“

چونکہ اگر چہ سنی نے اپنے حج کے ساتھ چار عمرات میں سے ایک کا قرآن کیا ہے

(۲۱۵) (ابو حنیفہ) عن (۲۳۳) امام ابو حنیفہ نے ابراہیم

ابراہیم أن السی سنة حج واعتبر سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے حج کیا اور

أربع عمر لقرن احدی عمرة الاربع چار عمر سے ایک عمر کو حج کے ساتھ

مع حجة، ورواه ابن حنبل والحسن طہا ایک عمر کی نیت تھانے کی دوسرا

ابن زہاد وأخرجه الشیخان وأبو داود عمر القضاء تیسرا عمر تیسرا حج قرآن کے

إلا السی بغير هذا القطع وأخرج ساتھ۔

الطحاوی عن ابن عباس قال اعتبر

رسول الله ﷺ أربع عمر عمرة

الحجفة وعمرة من العام المقبل

وعمرته من الجعرة وعمرته مع

حجته ورجع حجة واحدة

بسم الله الرحمن الرحيم

"بیان الخبر الدال علی أمر النبی ﷺ أصحابه بالقرآن"
 (جو نبی ﷺ کا اپنے صحابہ کو قرآن کا حکم ہے)

(۲۸۶) (ماہو حلیۃ) عن ابی
 الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
 اصحابہ ان یحللوا من احرامہم بالحج
 ویجعلوا عمرة اخرى مسلم حکما
 اخرج معاذ الطحاوی

"بیان الخبر الدال علی دخول العمرة فی الحج ابداناً"
 (جو خبر کے حج میں ہمیشہ کیلئے داخل ہونے کی دلیل ہے)

(۲۸۷) (ماہو حلیۃ) عن
 ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
 انہما فی الحجة التذاع قال
 سراقہ بن مالک یاتی اللہ اعبنا نحن
 عسرتا هذه الحجة خاصة لم یکن لکون
 قال فی التذاع اخرجہ فقار قطبی
 والسنی وابن ماجہ والخرج الطحاوی
 وحی اخرجہ وقرن رسول اللہ ﷺ فی
 حجة التذاع

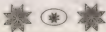
بعبرہ وقال الا عرفتہ اصل من
 کذا کذا قال فما ذاعت قال
 مضیت فقلت طوافاً لعمرتی وسجدة
 سبعة لعمرتی لم عدت فقلت مثل
 ذلك لحی لم یقبل حراماً ما لعلنا
 اصبح کما یصنع الحاج حتی قطعت
 اخر نسکی قال هدیت لسنہ لیک
 اخرجہ ابوداؤد والسنی وابن ماجہ
 وابن حبان واحمد واسحق والبیہقی
 وابن ابی شیبہ عن ابی وائل عن الصبی
 بن معبد یلفظ اطلعت بهما معاً فقال
 عمر هدیت لسنہ لیک ومنهم من طوله
 ولم یذکروا فما ذاعت
 وابوداؤد ابن حزم فی المحلی من طریق
 حماد بن سلمة عن حماد بن ابی
 سلیمان عن یزید بن ابی اسحاق عن ابی
 بن معبد فذکر الحديث مختصراً



الطور والحدأة والغرب وواه الحولي
واین المظفر واین مسرور
کہ یہ سب کائنات کا کائنات ہے

"بیان الخیر الدال علی أن الصيد الذی یدبھہ الحلال یجوز
للمحرم أن یأکل منه" طلال کا یہ بھہ حلال ہے

(۲۵۰) طلال حلیفہ عن محمد
ابن المنکثر عن عثمان بن محمد عن
طلحة بن عبد اللہ قال تذاکرونا لحم
صيد یصدہ الحلال فیاکلہ المحرم
ورسول ﷺ یأثم حتی لو تفتت
اصواتہ فأسلف رسول اللہ ﷺ
قال لیس فی شئ من لیس فی اللحم
صيد یصدہ الحلال فیاکلہ المحرم
قال فأمرنا بکلمہ. رواہ الحسن بن زیاد
ومحمد بن الحسن فی مسندهما واین
مسرور والاشائی والنوکر بن
عبدالہی واین المظفر وأعرنہ
مسلم واین حیان والطحاوی



اور میں قرآن کیا

"بیان الخیر الدال علی أن طواف الصدر لیس من صلب الحج"
طواف صدر کا رکن حج میں سے نہیں ہے

(۲۴۸) طلال حلیفہ عن حماد
عن مرثد بن ابی عقیقہ عن صفیہ بن زید
قلت جی حصص قال لہا عفری طحیورہ
دعاء علیہا لکن مداء لہ مراد مثل ثوبت
بذلک حقی لو ماکت عفت بالیت يوم
الحر قلت علی قال فاصدوی. رواہ ابن
مسرور وأعرنہ الطحاوی واین ابی شیبہ
والترمذی والنسبی والحاکم والشیعہ
بمسند یحیی وأحمد ولی البخاری وخص
تعلیف ابن زید

"بیان الخیر الدال علی ما یقتل المحرم من الدواب"
محرم کن جانوروں کو مار سکتا ہے

(۲۴۹) طلال حلیفہ عن
طلع عن ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ
قال یقتل المحرم الغارۃ والنحیۃ والکلب
انہوں نے ان سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ محرم

”سنان البحر الدال علی فضل العمرة فی رمضان“ طبرستان میں مروی تفسیر ہے

(۲۵۲) (بحر حلیہ) عن حماد
عن ابن عباس عن ابي عبد الله قال عمرة
فی رمضان تعدل حجة. ورواه الصدوق
وقال الحلبي وادخل بعض الصحاح من
رواية ابن ابي حمزة عن حماد
رواية ابن ابي عمير عن حماد
سنان البحر الدال علی فضل العمرة فی رمضان
روایت حماد عن حماد

”سنان البحر الدال علی فضل العمرة بالتحج“ حج کے ساتھ عمرہ کے ترک کا جواز

(۲۵۳) (بحر حلیہ) عن حماد
عن ابراهيم عن الاسود عن حمزة
ابن ابراهيم عن حمزة عن حمزة
قال عمرة فی رمضان تعدل حجة. ورواه الصدوق
وقال الحلبي وادخل بعض الصحاح من
رواية ابن ابي حمزة عن حماد
رواية ابن ابي عمير عن حماد
سنان البحر الدال علی فضل العمرة بالتحج
روایت حماد عن حماد

”سنان البحر الدال علی فضل العمرة فی رمضان“ طبرستان میں مروی تفسیر ہے

(۲۵۱) (بحر حلیہ) عن حماد
عن ابن عباس عن ابي عبد الله قال عمرة
فی رمضان تعدل حجة. ورواه الصدوق
وقال الحلبي وادخل بعض الصحاح من
رواية ابن ابي حمزة عن حماد
رواية ابن ابي عمير عن حماد
سنان البحر الدال علی فضل العمرة فی رمضان
روایت حماد عن حماد

ناکھ کے اکلہ حزان پر صبح سے ان کے
بھائی عبدالرحمن کے ساتھ مرہ کر رہا۔ یہ
اس مرہ کی تصانیف
کما قال هذا مکان عمرک

”بیان الخبر الدال علی قضاء العمرة فی مرہ کی تصانیف“

(۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶)
عن إبراهيم بن الأسود عن عائشة
أنها قالت يا نبي الله صلى الله عليه وسلم
وعمره وأصغر، يحج فامر عبد الرحمن
ابن أبي بكر فقال انطلق بها إلى
الصعيد فلتبطل بعمره ثم انطلق منها ثم
تصعد على فاني انظرها بطن
القلب. أخرجه الشيخان وفيه ذلك
ليلة الحصة (وهي ليلة بعد أيام
التفريق)

”بیان الخبر الدال علی التصحیح عن الخبر“ (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶)

(۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶)

عن رجل عن عائشة أن رسول الله
ﷺ ذبح لوفضها العمرة بقرة
والمسلمة عن جابر بن رسول الله
ﷺ عن عائشة بقرة يوم البحر وفي
بعض طرق هذا الحديث ونحو رسول
الله ﷺ عن نسيم بالقر، الساسي
والحاكم ذبح عن ابن عمر من نسائه
في حجة الوداع بقرة بينهن.

”بیان الخبر الوارد فی التہذیب بساق لمصلحة أو قرآن هل یو کب“

”چند ہی پر سوار ہو سکتا ہے یا نہیں؟“

(۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶) (۲۵۶)
الکرم عن انس بن مالك أن النبي
ﷺ رأى رجلاً يسوق بقرة فقال
أرکها، أخرجه النسائي بإسناد صحيح
حدثني أبي هريرة بزيادة فقال يا
رسول الله ﷺ إنها بقرة فقال
أرکها وبذلك في الثانية لوفى الثالثة
والأخبار في هذا الباب كثيرة

مرتبہ میں فرمایا تھا کہ سوار ہو جاؤ

☆ "کتاب النکاح" کتاب النکاح ☆

"بيان الخبر الدال على خطبة العاعة" في خطبة العاعة في بيان

(۲۵۹) اہم اہمیت کے نام

بنی مہاجرین سے انہوں نے اپنے آپ
سے انہوں نے مہاجر بنی مسعود سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو
نضل کا غلبہ سمجھا، یقیناً ہر طرح کی قرابت
اللہ کیلئے ہے، ہم اسی قرابت کرتے ہیں،
اس سے جدا کرتے ہیں، اور اس سے
استفادہ کرتے ہیں، اور اس سے جامعہ
جلب کرتے ہیں، اور اپنے نفوس کے
شرور سے اور اپنے اہل کی برائی سے اللہ کی
پناہ مانگتے ہیں، جسکو اللہ جامعہ اسے
کوئی ٹکڑہ کرنے والا نہیں، میں کوئی دین
ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور
کوئی دین ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے
اور رسول ہیں، اسے ایمان والا اللہ سے
اسطرح درود بھیجے اس سے دارنے کا حق
ہے، اور سرود و رحمانی حالت میں کہ تم

(٢٥٩) (أبو حنيفة) عن

القاسم بن عبد الرحمن عن أبيه عن
عبد الله بن مسعود قال علمنا رسول
الله ﷺ عظمة الحاجة يعني الكساح،
أن الحمد لله تحمداً ونسبحه
ونستغفره ونسئله ونعوذ بالله من
شور الناس من يهدى الله فلا مضى
له ومن يضلل الله فلا هادي له وأشهد
أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً
عبد ورسوله يا أيها الذين آمنوا اتقوا
الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم
مسلمون واتقوا الله الذي تأسلون به
والأرحام، أن الله كان عليكم رقيباً، يا
أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقرئوا قرأاً
مفهوماً يصلح لكم أعمالكم ويغفر
لكمذنوبكم ومن يطع الله ورسوله
لن يجعل الله له فوزاً عظيماً، كذا رواه

”بيان الخبر الوارد في إرمال الهدى عن الغير ونقلها“

﴿غیر کی طرف سے بدی کا بھینسا اور قزو و زان ہے﴾

(٢٥٧) (تأليفه) ع

(۳۵) اے حبیب! میں نے تم کو

الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن
 عيسى بن أبي سريته أنه سئل عن
 نهدي: رواه طلحة وقد مضى بيان
 الأعمش والطلب

سے انہوں نے امیر المومنین سے انہوں نے اسرار
 سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت
 کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے من کی طرف سے
 چلی تھیں اسرار کو قدوم سے پہلے

بيان الخبر الوارد في أنه لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد

2008年10月

(2A) $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$ = 0.5

و عبد الرزاق والدارقطني معاً
یہا کرتے تھے اس سے کلام میں جہاد
کثرت تھوڑے سے اور اس میں فقر کروں گا۔

”بیان الخبر الدال علی المحدث علی الترویج“ (۲۶۱) میں ہے کہ

(۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱) (۲۶۱)
عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ ﷺ لکھوا الجور
لشواب فتنھن اھج لرحمنا والطیب
نوعاً والطیر احللاً، الخرجہ لولیعہ فی
الطب وابن السنی والخرجہ ابن ماجة
والبیہقی وابن حبان یفہموا واحد
اور وہ کلام میں زیادہ شیریں ہوتی ہیں اور
اتفاق میں زیادہ بھولی جاتی ہیں۔

”بیان الخبر الدال علی الشهادة فی السکاح“ (۲۶۲) میں ہے کہ

(۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲) (۲۶۲)
عصیف وجار بن عقیل عن علی بن
شی ﷺ قال لا تکاح الا بولی
وشاہدین من نکح بغیر ولی وشاہدین
فکاحہ باطل، رواہ ابن عبد اللہ فی
والخرجہ الدارقطنی من خطا الوجہ
وسعی الیان

الحارثی وابن المغفل من طریق
عبد الحمید الحماتی عن وطلحة من
طریق حسان عن غیرہ قال فی الزکوة
کان رسول اللہ ﷺ یحلف بالحمد لله
ولی امر امامہ لم قال وکان ابن
مسعود لا یصلحنا وابن عبد اللہ فی
والکلاعی من طریق محمد بن خالد
الزہری عن واخرجه ابو داؤد الطیالسی
والأربعة والحاکم والبیہقی
اللہ کے فرمایا اور ہوا اور اس لئے ہے اور
چکا رابطہ دیکر آپ میں سوالات کرتے ہو
اور ارحام سے (رو) رشہ مت (رو) اللہ
قابل جہاد سے ہو گرہاں ہیں، اسے ایمان
والو اللہ سے (رو) اور صحیح بات کہو اللہ
جہاد سے افعال کو درست کر دیجیے جہاد سے
کہہ چکی دیجیے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی
افتات کرے تو وہ بڑی کامیابی سے بہکے رہ
ہوں

”بیان الخبر الدال علی المحدث علی الترویج“ (۲۶۳) میں ہے کہ

(۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳) (۲۶۳)
ابن علاقہ عن عبد اللہ بن الحارث عن
ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ ﷺ ہنی
مکتور، رواہ یحییٰ بن عبد الحمید
الحماتی عن ولفظ منقطع تاکھوا
تاسلوا فی مکتور بکے الائمہ يوم القيامة
وعد ابی داؤد والنسائی وابن حبان
تزوجوا الزود الولود فانی مکتور بکے
الائمہ، ورواہ ابن ماجة والبیہقی
انہوں نے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے
انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا میں کثرت چاہتا ہوں مکتور
نے ہم کو یوسف سے حدیث اس طرح بیان کی
کہ کلام کو رسول پر اس لئے کہ میں
قیامت کے دن جہاد کی کثرت بخدا کے
ذریعہ اور اس میں فقر کروں گا، اور ہوا اور
نسائی میں ہے کہ بہت کرنے والی خوب ہے

الطبرانی من خمسة عشر طريقاً عن ابن عباس والدارقطني عن أبي هريرة مثله والبرزالي عن عائشة مثله.

”بيان الخبر الوارد على تحريم متعة النساء“ (حدیث کی حرمت کے)

(۲۶۸) (طحاوی حقیقہ) عن نافع عن ابن عمر بھی رسول اللہ ﷺ یوم حبر عن نکاح المتعة رواه لعل المستند وعن جلیلة مرفوعاً حرم متعة النکاح رواه ابو یوسف وعن انس مثله روی عن سبعة مستند بسناد مختلفة رواه مسلم وقطعة نهي عن المتعة وقيل آلاها حرام من يومكم هذا إلى يوم القيامة أخرجه الشيخان عن ابن مسعود وجابر وسليمة وعليّ

”بيان الحر الدال على اشتراط المولى في النكاح“ (نکاح میں ولی کی شرط کے)

(۲۶۹) (طحاوی حقیقہ) عن ابن اسحق عن أبي بردة بن أبي موسى عن أمية أن النبي ﷺ قال لا نكاح إلا

قبل لا يستام الرجل على موم أمة ولا بنكح على خطبة ولا تنكح المرأة على عتقا ولا على حائلا ولا تستال المرأة طلاق أعتقا لنكاحاً مطلقاً إلهاماً لوماني صحتها فإن الله هو زوجها ولا تلهوا باقائه الحصر وإن استأجرت أمة أو فاشلعة أمة هكلا رواه بطوله ابن عسرو والحاوي وابن عبدالباقى والكلاص أخرجه النسبة إلى قولهم وتزوجها وفي البخاري ومسلم مبدل على ذلك

”بيان الجبر الدال على أن حرمة الإحرام لا تمنع عقد النكاح“

”إحرام کی حرمت مانع نکاح نہیں کے“

(۲۷۰) (طحاوی حقیقہ) عن مسند بن حرب عن سعد بن جبر عن ابن عباس قال تزوج رسول الله ﷺ بميمونة بنت الحارث وهو محرم، رواه حنر بن محمد عده وظل فقط مسلم والأربعة وزاد الحارثي وبني بها وهو حلال وكانت بفسقه أخرجه

”یہاں الخیر الدال علی ان الذن البکر یكون بالسکوت اوما هو بمنزلہ
واذن الثب یكون بالقول اوما هو بمنزلہ“
﴿ہا کر کی اجازت خاموشی وغیرہ سے شیہ کی اجازت نہ پائی اور قرار دیا کہ وہ کی﴾

(۲۷۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ حلشا
یہاں من عبد الرحمن بن یحییٰ بن
ابن کثیر عن المهاجر بن حکمة عن
ابن عروبة قال قال رسول اللہ ﷺ لا
تکبح البکر حتی تستأمر ووضاها
سکونہا ولا تکبح الثب حتی
تستأذن کذا رواہ ابن عسرو وطلحة
والحسن بن زہاد والاشعری
والکلاعی والسفة بلفظ لا تکبح الاہم
حتى تستأمر ولا البکر حتی تستأذن
فلنروا رسول اللہ کیف اذنها قال ان
نسکت ولمسلم من حدیث عائشة
سألت رسول اللہ ﷺ عن البعارة
سکبحها اعلمها تستأمر ام لا فقال لها
عمر فقلت فقلت له فانها تسعی
فقال لها فذلك اذنها اذا هی سکت



بولی رواہ ابن عبدالحق
بغیر ثبائیں، اور گھر پر پکے کر دو گھر
بھی ضروری ہیں۔

”یہاں الخیر الدال علی ان یضع المرأة الیہا فی عقد النکاح علیہا لیسها
دون ولیہا“ ﴿نکاح میں عورت خود اپنی مرضی کی مالک ہے نہ کہ اس کا ولی﴾

(۲۷۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
مالک بن انس عن عبد اللہ بن الفضل
عن نافع بن جبر عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ ﷺ الاہم احق
بنفسها من ولیہا والبکر تستأذن فی
نفسها وحسبها تقرؤها، رواہ ابن
عسرو وابن عبدالحق والحاکم من
طریق بکار بن الحسن اخرجه الجماعة
إلا البخاری ولی هذا الباب ابعث
سوال وجواب وعلامة ان عقد
النکاح یعقد بعارة النساء بلاولی
عند الامام رجیع ابو یوسف إلی قول لا
نکاح إلا بولی وهو قول محمد



پہنچتے آخر نبی ﷺ نے تفریق کر دی۔

☆ "باب القسم" باری کا بیان ☆

"بیان الحبر الدال علی العدل بین النساء فی القسم"

چند عیالوں کے درمیان باری میں برابری ہے

(۲۷۶) (بخاری حلیفہ) عن
 ۱۰۷ (۲۷۶) امام ابو حنیفہ نے قسم
 التہنیم ان النبی ﷺ لما تزوج ام
 سلمة اولم علیها مویلاً ونمراً وقال
 ان سعت لك سعت لصواحبك
 رواہ محمد بن الحسن والحرثہ
 سلمہ والنسائی والطحاوی

سب عیال میں برابری ہے۔

"بیان الحبر الدال علی استعمال الرجل لیساتہ ان یکون فی بیت واحدة"

مہین خاصہ" چند عیالوں میں کسی خاص ایک کے گھر میں جاہلات رہنے کا جواز ہے

(۲۷۷) (بخاری حلیفہ) عن حماد
 ۱۰۸ (۲۷۷) امام ابو حنیفہ نے حماد
 عن ابی ابراہیم عن الاسود عن عائشة ان
 النبی ﷺ مرض المرض اللی قص
 له فاستعمل نسائہ ان یکون فی بیئ

اشہد ان رسول اللہ ﷺ قص فی
 بروع بنت واشق مثل ما قضیت رواہ
 البخاری وابن عسرو والحرثہ اصحاب
 السنن وقال الترمذی حسن صحیح
 والحرثہ الحاكم من طریقین فی احادیثہما
 قال علی شرط مسلم وفي الثانية علی
 شرط التہنیم فی کلام طویل

"باب نکاح الرقیق" نکاح کا نکاح

"بیان الحبر الدال علی ان الامة والمکاتبة اذا عطفوا خیر الناسوا کان
 زوجہما حرّاً بعداً" چنانچہ اگر کاتبہ کو بعد الخلق کا نکاح کا اختیار ہے

(۲۷۸) (بخاری حلیفہ) عن حماد
 ۱۰۹ (۲۷۸) امام ابو حنیفہ نے حماد
 عن ابی ابراہیم عن الاسود عن عائشة انها
 اعطت مبرراً ولها زوج مولی لائل امی
 استعملہا رسول اللہ ﷺ فاعتزت
 بنفسها ففرق بينهما وكان زوجها حراً
 رواہ علی بن زید البستانی عن والحرثہ
 الشیخان والبیہقی وفي کلام طویل

قال رسول الله ﷺ ما بال أقوام
يأمنون بحدود الله تعالى يقول
فما تطلقن للفرج عجلت، وواه أبو عباد
محمد بن عباد الهنائي عنه أخرجه
الحارثي عنه وأخرجه ابن ماجه وابن
حبان والطبرانی في المعجم

”بيان الخبر الدال على أن الأمة تختلف الحرية في العدة والطلاق“

﴿حدودت اور طلاق میں بائنی اور آزاد عورت کا حکم جداگانہ ہے﴾

(۲۸۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عر عطية
ابو علی عن ابن عمر قال قال رسول الله
ﷺ طلاق الأمة ثلث وعنتها حبسنا
رواه الحارثي عن طريق الفضل بن عيسى
عنه وأخرجه ابن ماجه عفا الخط وأخرجه
طبرانی والطبرانی والشوكلي وأخرجه
نور مؤيد والترمذي أيضا

”بيان الخبر الدال على أن النسيء يطلق مودة وجمعة وأمرها بالعدة“

﴿نہی کریم ﷺ نے حضرت سودہؓ کو کہ اس طلاق دہی کے بعد مدت کا عہد یا عہدہ

(۲۸۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عر (۲۸۳) نام ابو حنیفہ سے تہ

عن يوسف بن مالك عن أبي هريرة قال
قال رسول الله ﷺ ثلاث جعلن جد
وهزلن جد الطلاق، والمكاح، والرجعة
رواه الوليد بن مسلم عنه ووقع في بعض
الروايات العاق وفي البعض البعن وفي
الباب بعثت

☆ ”تنبیه“ ☆

إن جملة ما يصح مع الإكراه
سنة عشر على التحقيق المكاح
والطلاق والرجعة والایلاء، والغنى
والظهار والعاق والعلو عن القصاص
والبعين والذر والاسلام وقبول
الصالح والتبذير والاسفاد والرخاع
وقبول الوديعة

”بيان الخبر الدال على التغلظ بمن يلعب بحدود الله تعالى“

﴿حدود اللہ سے کھلوا کرنے والے کیلئے وعید﴾

(۲۸۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عر
ابی اسحاق عن اسی مودہ عن امیہ قال
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے اپنے

لعل اکراه اولیٰ جنوں ولعل العصب
ولعل البصیق فلا یسکن الاحتجاج به
لعدم تعین معاد

باب الرجعة "پارفت کا بیان ہے کہ"۔

"باب الطلاق الرجعی لا یحرّم الوطی عندنا لقوله تعالیٰ فامساک بمعروف
وسوء نهن احقر بر دهن "خطلاق رجعی ہمارے نزدیک علی کو حرام نہیں کرتی ہے
دلیل اللہ تعالیٰ کا قربان "فامساک بمعروف وسوء نهن احقر بر دهن" ہے

"بأن الحر المدان علی أن من طلق امرأته وهی حامل ولعل لم یحتملها فله
الرجعة" حالت طلاق کے بعد اگر عورت حامل ہو تو اسے حق رجعت حاصل نہیں ہے۔

(۲۸۶) بخاری حقیقہ عن حماد
(۲۸۶) بخاری حقیقہ عن حماد
عن ابراہیم عن الاسود عن عیین
سے منہ نے ابراہیم سے انہوں نے اسود
الخطاب أن البی سکتے قال الولد
تفرش وللعمر الجحر وأخرجه
شعبان ولبخاری الولد لصاحب
لورڈزلی کے لئے خبر ہے بخاری کی ایک
لورڈزلی یہ نص حارۃ زعۃ ترکھا
اصطلاحاً ہے۔

باب "باب الإیلاء" ایلاء کا بیان ہے

هو الحلف علی ترک وطنی ایلاء پارمینہ داس سے زائد

حماد عن ابراہیم عن الاسود عن
عائشۃ أن رسول اللہ ﷺ قال
لسودة حين طلقها اعتدی ورواه
الحارثی ورواه طلحة وزاد ابن
عسرو وإنها قدمت لہ فی الطريق
فلما أتتک لله واجعتی فاتی قد
وہت لیلی ویری لعائشۃ فراجعها
رواہ ابو داؤد والنسائی

"بأن الحر المدان علی أن الرجل إذا طلق امرأته فاعتارته لم يعد ذلك
طلاقاً" بعد اقرار استیاء زوج طلاق نہیں بنی جائیگا

(۲۸۵) بخاری حقیقہ عن حماد
(۲۸۵) بخاری حقیقہ عن حماد
عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ
فأنت خبرنا رسول اللہ ﷺ فاعتارناه
لہ بعد طلاقاً ورواہ الحسن بن زہاد
عن ابراہیم عن عسرو عن خریق إلیامہ
محمد والحارثی وأخرجه السنۃ
والنسائی بطرقہ والنووی وصححه
الحاکم حلی فی باب طلاق المنکومہ
الطلاق والاعتاق فی اطلاق والإیلاء

”بیان الخیر الدال علی فداء المرأة لنفسها من الزوج بحال معلوم ولا يجوز له اخذ المراتد اذا كان الشوز منها“ (۲۸۸) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے

(۲۸۸) (۲۸۸) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے
 (۲۸۸) (۲۸۸) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے
 (۲۸۸) (۲۸۸) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے

☆ باب اللعان لعان کا بیان ☆

”بیان الخیر الدال علی وقوع البتونة التامة بین المعتلا عین“
 (۲۸۹) (۲۸۹) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے

(۲۸۹) (۲۸۹) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے
 (۲۸۹) (۲۸۹) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے

المسكوحة أربعة أشهر الاكثر فإن
 وفي يكون طلاقاً باتناً وإن حث عليه
 كفارة إن كان يميناً بالله وإن كان
 يميناً بغير الله لما جعله جوازاً على
 الحث ولف.

”بیان الخیر الدال علی من الی من نساہ أقل من أربعة أشهر“
 (۲۸۷) (۲۸۷) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے

(۲۸۷) (۲۸۷) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے
 (۲۸۷) (۲۸۷) مبین مال کے ذریعہ بیوی کو اپنے کو شوہر سے آزاد کرانے کے

☆ باب الخلع خلع کا بیان ☆

هو ان تفدى المرأة نفسها
 بحال يحتلها به فإذا فعلوا لمهما المال
 ووقعت طلاقاً باتناً

هو ان تفدى المرأة نفسها
 بحال يحتلها به فإذا فعلوا لمهما المال
 ووقعت طلاقاً باتناً

بلغت كل عدد في القرآن وعد
عبدالله بن الامام احمد والطبرانی
و ابن ابی حاتم عن ابی بن کعب قال
لنت لنسب عليه السلام وأولات الاحمال
اجلن ان یضعن حملهن للمطلقة
لأننا انزلنا في عنها قال هي للمطلقة
لأننا انزلنا في عنها عليه السلام

(۲۹۲) امام ابو حنیفہ نے روایے
حدیث سے ابراہیم سے انہوں نے اسوہ سے
روایت کیا کہ سفید شدت حدیث اسلمیہ کے
شیر کا انتقال ہوا اور وہ حاملہ تھی ۴۵ دن بعد
بچ پیدا ہوا گیا اور ابو حنیفہ ان غلبہ کا اثر
ہوا تو قرینا سمجھتے کہ قلبہ ہو رہا ہے، حال ہی میں
ہے، لہذا ان کی خبر پر غور کیا یہ بات حدیث میں
حدیثوں سے یہی حدیث کے بعد ہوئی
(شکل چارہ دوسرے دن اور وضع حمل میں جو لمبی
ہوئی گھڑائی پر گئی) وہ ہی حلیہ کی خدمت
میں حاضر ہوئی اور یہی باتیں عرض کیں اور
ابو حنیفہ نے اسے سب دہرائیں تو کہے: ہاں۔

(۲۹۲) (بحر حقیقہ) عن حماد
عن ابراهيم عن الاسود ان سبعة بنت
الحازت الاسلاميات عنها زوجها
وهي حامل لمكنت حسناً وعشرين
يوماً ثم وضعت فمربها ابو السبايل
من يملكك فقال فشوقت فربها
الهاء كلاً والله انه لا بعد الاجلن
فانت الي عليه السلام فذكرت ذلك له
فقال كلاب اذا حضر ذلك فادبسي
رواه ابن مسعود عن ابي لطف له فقال
فربت وتصلعت تربلن الهاء كلاً وروب
الكعبة حتى يبلغ القصي الاجلن رواه
عن حماد بن ابي حنيفة ومن طريق

الملاحان لا يجمعان ابداً. رواه
ابو يوسف والبخاري عنه
كحي لم يمس هو كحي. (یعنی حرمت دائمی
ہو جاتی ہے)

باب العدة "عدت کا بیان"

"بيان الحبر الدال على عدة ذوات الاحمال سواء كانت مطلقة لاناً
او موفى عنها" (حاملہ عورت کی عدت مظہر ہو یا موقوفیٰ علیہا)

(۲۹۰) (بحر حقیقہ) عن حماد
عن ابراهيم عن علقمة بن عبدالله قال
من شاء جالقه ان يسورة النساء
القصرى نزلت بعد الاربعة اشهر
وعشرًا وسورة النساء القصرى
(سورة الطلاق) وسورة النساء
الموفى (سورة النقرة)

(۲۹۱) (بحر حقیقہ) عن
حماد عن ابراهيم عن عبدالله بن مسعود
عن ابي حنيفة قال نزلت سورة
النساء القصرى. كل عدد ولولات
الاحمال اجلن ان يضعن حملهن. رواه
البخاري. والكلابي. والامام محمد
(۲۹۱) امام ابو حنیفہ نے حدیث سے
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسوہ سے
ابن مسعود سے انہوں نے کئی کریم عليه السلام
سے روایت کیا کہ سورہ طلاق نے ساری
حدیثوں کو منسوخ کر دیا (یعنی چکا ذکر سورہ
براء میں تھا)

المطهر والاشقی وابن حنبل عن طرق
رفی هذا الباب ایضاً فی أصل الکتاب
نرکھا روایات علیہما

”بہان الخسر الدال علی ایجاب النفقة علی الرجل علی ابویہ إن
کان فقیرین“ (۲۹۶) اگر محتاج ہوں تو انکا نفقہ واجب ہے

(۲۹۶) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراہیم عن الاسود عن عائشة
قالت قال رسول اللہ ﷺ إن اولاد
کم من کسکم ومة اللہ لکم بہم
لن یشاء ابتائاً وبہم لن یشاء
الذکور ورواہ ابن ابی حاتم عن اُمیہ
بہذا الاسناد

(۲۹۵) امام ابو حنیفہ نے فرمایا
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسد سے
اطیب خاکیل الزوجل من کسبہ وإن
ابن من کسبہ اعرجہ احمد و ابو داؤد
والترمذی وابن ماجہ وابن حبان
والحاکم والنسائی

محمد بن شعاع التلمی عن الحسن
بن زیاد عن و اعرجہ الشہان
والاربعة ورواہ مالک والنسائی واحمد
وابیہنی واسفلوا فی مسلک وضع
الحمل

☆ ”باب النفقة“ فقہ کا بیان ☆

وہی عبادة عن الطعام
والکسوة والسکى وحب بنسب
ثلاثة: الزوجية، القرابة، والملک
نقد سے صرفہ کیا۔ کہاں۔ کہاں۔ مکان
ہے جسکے سبب درج تین میں زوجیت،
قرابت، ملک

”بہان الخسر الدال علی أن للمطلقة النفقة والسکى فی عدتها باتناً کان
الطلاق اور حیاتاً“ (۲۹۷) عورت کیلئے زناہ مرت کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے

(۲۹۷) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراہیم عن الاسود قال قال عمر بن
الخطاب لا تدع کتاب رہا وسنة لها
تقول امرأة لا تلوی صفت لم
کلمت المطلقة لا لآلہا السکى والنفقة.
رواہ الحسن بن زیاد عن و الحارثی وابن

کتابہ الا عبد اللہ فی

"بیان الخیر الدال علی أن من استسقی فی معنیہ فلا حث علیہ"

جو قسم میں استشاء کے بعد حث نہیں ہوگا کہ

(۳۰۳) ابو حنیفہؒ عن یوسف بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ من حلف علی یمن لاسقی لئلا یفاء، زواء الخاری وابن المظفر وابن مسعود والرم ان یكون لا نشاء متصلاً خلفاً بدلائل روایت کیا کہ جس نے کسی چیز پر قسم کھائی اور کچھ استشاء کر دیا تو وہ اپنے استشاء پر ہے، (بشریک استشاء شعل ہو) یہ بات مدلل ہے۔

"کتاب النذور" تذکرہ صحت کا بیان تھا

(۳۰۴) ابو حنیفہؒ عن محمد بن الزبیر الحضلی عن الحسن بن عمر بن حصین عن النبی ﷺ لئلا یفاء، زواء الخاری وابن المظفر وابن مسعود والرم ان یكون لا نشاء متصلاً خلفاً بدلائل روایت کیا کہ جس نے کسی چیز پر قسم کھائی اور کچھ استشاء کر دیا تو وہ اپنے استشاء پر ہے، (بشریک استشاء شعل ہو) یہ بات مدلل ہے۔

وہی دلت کے ساتھ قسم کھاتا اور اسے حق دلت کے خلاف ہو یہ تعمیر بھی ممکن نہ ہوگی ہے کہ حرام کام پر قسم کھائے اور دلت سے مری نہ کرے کوئی حلف نہ ہو۔

اب جلا اللہ، قسم لاؤ اللہ، وہی دلت کہہ کر حلف یقین میں بھی قسم اور ہو چھوڑا جہول۔ حرام کام کیلئے قسم کھانا ہر ذک کر زینہ قسم کھا کر کھول چاہا۔ قسم کھانے میں قسم کھانا۔

"بیان الخیر الدال علی تغلیط الیمن الفاحرۃ" جو جہول قسم کھانے پر مہدی

(۳۰۲) ابو حنیفہؒ عن یوسف بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ من حلف علی یمن لاسقی لئلا یفاء، زواء الخاری وابن المظفر وابن مسعود والرم ان یكون لا نشاء متصلاً خلفاً بدلائل روایت کیا کہ جس نے کسی چیز پر قسم کھائی اور کچھ استشاء کر دیا تو وہ اپنے استشاء پر ہے، (بشریک استشاء شعل ہو) یہ بات مدلل ہے۔

وصحیح اسنادہ وابن خزیمہ والطبرانی
وابن حبان مرفوعاً لا یلغوی مصعباً ولا
لیما لا یملکھ ابن آدم وعند مسلم
والأربعة إلا ابن ماجہ کثرة الشرح
کثرة البین وزاد الترمذی بإسناد یسم.

(۳۰۵) (ابو حنیفہ) عن
محمد بن الزبیر عن عمران بن حصین
عن النبی ﷺ قال من لئز أن یطع الله
لقطعه ومن لئز أن یصعب فلا یصعب
أمرجة البعاری عن عائشة والطحاوی
وزاد ولیکن عن یحییٰ وفي الباب لشر
عمر مثنیٰ فی باب الاعتکاف

دیکھئے

☆ کتاب الحدود ☆ کتاب الحدود ☆

"بہان الخیر الدال علیٰ حرکۃ الشفاعة فی الحدود" خمداد بن سواد بن سنان

(۳۰۶) (ابو حنیفہ) عن مسلم
عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ
أقرؤا الحدود بالشبهة، روى الحازلي
والخراجة ابن عدي في جزء له من حديث
كشبه كذا ج ۱ سے نقل دو۔

اہل مصر والحجيرة وابو مسلم الکنتی
وسند والیهی والخرج الترمذی و
الشیخ معہ کما سبقت.

(۳۰۷) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن یزید بن عمر بن الخطاب قال
إقرؤا الحدود عن المسلمین ما یستقیم
فإن الإمام أن یعطى فی الطور غیر من
أن یعطى فی الطوبة فإذا وجبتم
للمسلم مخرجاً فأقرؤا عنه، روى
الحسن بن زیاد عنه وزاد ابن یحییٰ
والترمذی والحاکم والیهی وابو یحییٰ
وابن ماجه.

(۳۰۷) (ابو حنیفہ) نے مر
سے انہوں نے ابوالحسن سے انہوں نے مر
بن خطاب سے روایت کیا کہ جہانک ہو
کے مسلمانوں سے حد کو دفع کر دیا کہ
سبقت کرنے میں غلطی کر دے تو جہانک اس
سے بھڑکے کہ سزا دینے میں غلطی کرنے،
تو جب مسلمان کیلئے چار گنا سزا تو حد کو
اس سے نقل دو۔

"بہان الخیر الدال علیٰ حرکۃ الشفاعة فی الحدود" خمداد بن سواد بن سنان

(۳۰۸) (ابو حنیفہ) عن یحییٰ
ابن عبد الله البیہی الکوفی عن ابی
ماجد الحلی عن عبد الله بن مسعود
قال قال رسول الله ﷺ إذا انتهی
الحد للسلطان فلیس الله الشافع
والشفاع الیه.

(۳۰۸) (ابو حنیفہ) نے یحییٰ
بن عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے ابوجہاد
بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا کہ
جب حد پادشاہ تک پہنچ جائے تو اللہ کی
پیشکش شافع اور شفیع الہیہ نہیں ہے۔

فانطلقوا به فرجهم ساعة بالحجارة فلما
 لمطاعه القتل تصرف إلى مكان كبير
 المحيرة فقام له ثلثة مصلون
 فرجعوا بالمحيرة حتى فطروا فبلغ ذلك
 النبي ﷺ فقال خلا عليهم سبلة
 فأسفل الناس له قتل لقتل هذا ماعز
 لعنك الله وقل لقتل يفرجوا أن يكون
 قريب فبلغ ذلك النبي ﷺ فقال لقتل
 نومة لوتابها فقام من الناس لقتل
 منهم وفي رواية لوتابها صاحب
 مكس لقتل من للمعا بلغ ذلك أصحابه
 طمعوا فيه فأسأروا فصنع بجدده
 قال انطلقوا به فاصعوا فاصعوا
 بموتاكم من القتل والصلاة عليه والقتل
 قال فقتلوا أصحابه فاصعوا عليه رواه
 البخاري وموسى ورفيع بن ربيعة وغيره
 مختصرون مطلقا والمعرجة الإمام أحمد
 والإمام مسلم ومعه عبد الله بن ماجة
 فاصعوا بجدده الخ ورواية البخاري
 ومسلم أبسط "ولها معنى واحد"

ہمارے میں ان لوگوں سے سوالات کے کہ
 اسکی عقل تو غراب نہیں؟ لوگوں نے
 عرض کیا کہ نہیں۔ اچھے بعد علم دیا اگر کیا
 اور ہم کہہ کر دیکھو پھر اسے جب عقل میں
 تاخیر ہوئی تو کسی جگہ ہمارے جہاں تہمت
 تھے اور وہیں کڑا ہے ہو گئے، مسلمان ہو گئے
 گئے اور پھر سے کچل دیئے یہاں تک کہ قتل
 کر دیا۔ جب اس ہمارے کی خبر رسول اللہ
 ﷺ کو پہونچی تو فرمایا تم لوگوں نے پھوڑ
 کیاں نہیں دیا۔ اب لوگوں میں ان کے ہم
 میں اختلاف ہو رہی ہے کیا کہنا اڑنے لپٹے
 آپ کو ہلاک کیا۔ دوسروں نے کہا ہم امید
 رکھتے ہیں کہ یہ اللہ کی قربت ہے۔ رسول اللہ
 ﷺ کو خبر ہوئی تو فرمایا انہوں نے اسکی توبہ
 کی ہے اگر لوگوں کی ایک جماعت اسکی توبہ
 کرتی تو ان سب کی طرف سے قبول ہو جاتی
 دوسری روایت میں ہے اگر جنگی وصول
 کرنے والا بھی اسکی توبہ کرتا تو قبول کرلی
 جاتی۔ اب ہمارے کو علم ہے اس توبہ کی
 تہمتا کرنے گئے۔ پھر لوگوں نے سہلی کیا ان

(۳۰۹) وبهذا السند ينفى
 للإمام إذا وقع إليه الحد أن لا يعقله
 حتى ينفية.

(۳۱۰) وبهذا السند أيضا
 إذا انتهى الحد للسلطان فلا مصل إلى
 دولة وروی الأول ابن عسرو والثاني
 والثالث طحطه.

(۳۰۹) راہت سند یہی
 جب حاکم تک حد کوئی ہمارے تو اسکو قائم
 کرے چھوڑنا مناسب نہیں۔

(۳۱۰) نیز ای سند سے جب حد
 بادشاہ تک پہنچ جائے تو اسکو دیکھ کا کوئی
 رست نہیں چلنا حد جتہ کو اس خیر و اور
 دوسری تہمتی کو چھوڑنے روایت کیا۔

ابن حجر النجاشی علی أن الأقوال بالثلاثي بعضها أربع موات في أربعة
 مجلسين "نہایت کا قرار دو معتبر ہو گا چار مجلسوں میں چار مرتبہ ہو گا"

(۳۱۱) وبهذا السند ينفى
 عن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه أن
 ماعز بن مالك أتى النبي ﷺ فقال إن
 الآخر فلزني فأقم عليه الحد فردة
 رسول الله ﷺ ثم أتاه الثانية فقال له
 النبي ﷺ فقال ذلك ثم أتاه الثالثة
 فردة ثم أتاه الرابعة فقال إن الآخر
 فلزني فأقم عليه الحد فاشق عنه
 أصحابه هل تكفرون من عقله قالوا
 لا قال فاستطلقوا به فارجعوا قال

(۳۱۱) امام ابو حنیفہ نے منقول ہیں
 مرحر سے منقول ہے ابن بريدة سے انہوں
 نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ماعز
 بن مالک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
 آئے اور عرض کیا کہ اس کوئی نے نہ کیا
 ہے اس سے میرے حد قائم فرمائیے، رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: اور دوسری تہمتی مرتبہ
 کی اور آج اب جب تم ہی مرتبہ اگر اقرار کیا
 کہ اس کوئی نے نہ کیا ہے اسے میرے حد قائم
 کریں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے

عبدالکریم (عبدالکریم ضعیف) بن ابی
الحسن بن علی بن ابی طالب (علیہ السلام) نے
اپنی سبکدوشی کے بعد ان حضروہ سے ملا
وہم یومئذ یومئذ فصرنا کل واحد
بعنہ لئلا ولی ابوبکر بنی سبکدوشی
فانہم ان حضروہ سے ملا و علی عمر
و استخرج الناس (خرجوا من الحد)
حرب بالسرور، رواہ الامام محمد بن
علی بن ابی طالب۔

"بیان الخیر الدال علی اعتبار قیام الراحۃ من الشارب"
﴿شراب کے منہ کی بدبو حد کیلئے معتبر ہے﴾

(۳۱۴) ابویوسف نے فرمایا
عن عبداللہ الحارث بن ابی ماجد
عن الحسن بن عبداللہ بن مسعود قال اتاہ
رجل یابن أخ لہ یثوان قد ذهب غلظہ
فقال لفرورہ و مزموڑہ و استکھروہ
ففرورہ و مزموڑہ و استکھروہ
و اتعہ الشارب فانہ یحبہ لئلا
صاحد عانہ و دعا بسوط القطع لمرورہ

کے جسم کو کیا کریں؟ حکم ہوا انکو لے چاہو
مطلوبہ اور منہ والے کیا تھ کرے ہوئے
ساتھ بھی کر، لیکن، لہذا چاہو اور دیکھو
محبہ کے لئے اور چاہو کی تلاش ہو۔ نام
جلدی مسلم نے بھی تصدیق کر کے ہے۔

"بیان الخیر الدال علی أن اللوطی إذا کان محضاً و جم و لا جلد"
﴿لوٹ کی حکم جس زنی کے ہے﴾

(۳۱۲) ابویوسف نے فرمایا
عن ابراہیم بن قتیبہ قال قال اللوطی بمسولہ الرضی
رواہ محمد بن ابی حنیفہ
و اخر حذ الثرمذی و یوسف بن ابی ماجہ من
حلیہ بن حسن و زعمہ من و جندبہ و یعمل
عمل قوم لوط فقلوا الخلیل و یفعلون بہ۔

جواب "باب حد الشرب" شراب پینے کی حد
"بیان الخیر الدال علی أن السکران إنما کان یضرب بالمال ثم استقر
الأمر بعد علی جلد ثمانین إن جلدھا من الصلوات"
﴿حد شراب یا سکران ای ۸۰ کوڑے مقرر ہوئے﴾

(۳۱۳) ابویوسف نے فرمایا
(۳۱۳) امام ابویوسف نے فرمایا

ثم دعا ثم دعا جلالاً فقال وجدوا ربك
يدك في جلدك ولا تبدعيك قال ثم
انشاء عبدالله بعد حتى اذا كمل
لعمرك جلد على سبيله فقال الشيخ
يا ابا عبد الرحمن والله انه لا ين اعمى
ومالى ولد غيره فقال بئس لعمر الله
والى اليوم انت كنت ما حسنت اديه
صغيراً ولا صرته كبيراً قال ثم انشاء
بعد ذلك قال ان اول حد الهم فى
الاسلام لسارق اى به السى عنه
فلما قامت عليه البينة قال انتقلوا به
فاقتلوه فلما اطلق به لقطع نظر الى
وجه السى عنه كما نما اسفى عليه
الرماد فقال بعض جلساءه والله
يا رسول الله لكان هذا قد اشد عليك
قال وما يمتنى ان لا يمشد على ان
تكونوا اعران الشيطان على اعيكم
فالوا فلولا علمت سبيل قال افلا كان
هذا قبل ان تاتوا به فان الامام اذا
انتهى اليه حد فليس له ان يعطه قال

سے شرب پینے کی برائی تو اسکو قہ کر دین
عزم واجب نہ کر کیا تو اسکو طلب کیا اور
کوڑا سگایا اسکی گچیں کاٹ دیں پھر اسکو
گھس دیا اسکے بعد چارہ کوڑا کر فرمایا اور اپنے
ہاتھ اٹھا کر دھو کر بغل کو طہارت کر کے پھر
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیلئے کھڑے ہو گئے
جب اسکو اسے چڑھ گئے تو چھوڑ
دیا پھر چارہ لے کر وہ پھر جس یہ میرا
بچھڑ ہے اس کے ساتھ میرے کوئی نہ ہو
نہیں انہوں نے فرمایا خدا کی قسم جہنم کا میرا
قریبی ہے، تم نے پیچھے میں اسکی تربیت میں
کی اور بڑے ہونے پر چپ ہوتی میں کی
اسکے بعد ان مسودے حدیث بیان کرنی
شروع کی فرمایا سب سے پہلی حد جرم زنا
میں قائم کی گئی وہ ایک چور کیلئے قہی جرمی
کیلئے حد مذمت میں قرآن کیا کیا جب کو اسکی
عمل ہوئی تو فرمایا اسکو لے جاؤ اور اسکو
(ہاتھ) کاٹ دو جب اسکو ہاتھ کاٹے کیلئے
لے جانے گئے تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کہ چروہ
مبارک کو دیکھا گیا پھر راکھ بکھر رہا ہے،

ثم تلا هذه الآية ولعقوا ولعقوا الا
نحو ان بلغوا لکم رواه الطحاوی
والحسن بن القوام والبیہقی والبیہقی
والبیہقی اسحاق بن راہویہ والطبرانی
وعبدالرزاق والبیہقی والبیہقی والبیہقی
الحمدی

کسی اہل مجلس نے عرض کیا کہ اللہ پر اس حد
کیلئے کو آپ پر سخت ہے، فرمایا کہ میری
حفاظت کرنا کہ یہ مجھے غیبناک نہ ہو جب
کہ تم اپنے ہمالی کے خلاف شیطان کے
مددگار ہو رہے ہو، عرض کیا پھر اسکو چھوڑ
کیوں نہیں دیتے اور نہ فرمایا میرے پاس
لانے سے پہلے کیا کیوں نہیں ہو اس نے
کہ جب نام کے پاس حد مکمل ہو جائے تو وہ
اسکو عقل (موت) نہیں کر سکا پھر اس
آیت کی حدیث قرآنی چاہئے کہ معاف
کر دو اگر کر دو کیا مجھے یہ محبوب نہیں کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ عفو فرمائے۔

☆ "باب حد السرقة" چوری کی حد ☆

فی احادیث عن العیر علی
وجه الاستار هذا لغة، وشرعاً لها
شرائط ۱ کون السارق عاقلًا بالغًا،
۲ کون المسروق مالاً معظوماً محرراً
لا شبهة فيه ۳ ان يكون للمسروق
سنة يد صحيح علی المال ولا يكون

سرقتگی کی چیز کا اس سے چھپ
کر لینا اسکی پھر شرط ہیں ۱۔ چور عاقل
بالغ ہو، ۲۔ چوری کیا ہو اہل قیست والا اور
مکمل ہو، ۳۔ چور چھپا سنان چوری ہو اسکا
چھپ ہو، ۴۔ مال حق و مروت نہ کے
اور یہاں قرابت زوجیت و عروبت نہ ہو۔

"بیان الخبر الدال علی تعیین ثمن المعلن وإعتلاف الصحاح فيه
ومن بعدهم" "مذہب اہل کی قیمت کی تعیین میں صحابہ کا اختلاف ہے"

(۳۱۸) ابو حنیفہؒ عن حماد (۳۱۸) امام ابو حنیفہؒ نے حماد
عن ابراهيم بن النضر عن ابي حنيفةؒ قطع فی معلن سے حماد نے ابراہیم بن النضر سے روایت کیا کہ
عن ابراهيم وكان ثمن المعلن عشرة رسول اللہ ﷺ نے اہل میں چور کا ہاتھ
براعم رواه ابن عسرو والبخاری کا ہاتھ لٹق لڑائے ہیں اہل کی قیمت
وعنه بن يونس الثقات وعطش في دس درہم تھی۔ نہائی دھاک لے بھی اتنے
لاوسط عنه والامام ابي حنيفةؒ وغروہم وہاں سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ
لرح السقي والحاكم من حديث ابن کے زمانے میں اہل کی قیمت دس درہم
عنه كان ثمن المعلن بموت في عهد لگا لیا جاتی تھی۔ قاعدہ ب سما کی چیز کا
رسول الله ﷺ عشرة دراهم وفي ذکر کرے اور لڑائی موت کی طرف مشوب
سند بن واثره قاعدة كلية الملائكة کہے تو وہ فرقہ (حدیث کے حکم) میں
الصحن شيئا وأخذه إلى زمنہ ﷺ ہوتے۔

كان مرفوعاً عنهم (عن الصحابة)

"بیان الخبر الدال أنه لا قطع فيما لا يحوز كالنمر على الشجر وغيره"
"نیمر محفوظ اشیاء کی چوری میں قضا نہیں ہے"

(۳۱۹) ابو حنیفہؒ عن (۳۱۹) امام ابو حنیفہؒ نے نمر سے
انہم عن عامر بن رسول الله ﷺ انہوں نے حضرت عامر سے روایت کیا کہ

بينهما قرابة الزوجية ولا المحرمية.

(۳۱۵) ابو حنیفہؒ عن (۳۱۵) امام ابو حنیفہؒ نے
عبدالرحمن بن عبدالله بن حنبلہ عن عبدالرحمن بن عبد الله بن حنبلہ
المسعودي ثقة العفود سے انہوں نے عامر بن عبد الرحمن سے
عن القاسم بن عبدالرحمن عن ابيه انہوں نے اپنے باپ سے
عن عبدالله بن مسعود قال كان قطع عبدالرحمن مسعود سے روایت کیا کہ رسول
الہ علی عہد رسول اللہ ﷺ فی اللہ ﷺ کے زمانے میں چور کے ہاتھ کا کا
عشرة دراهم رواه البخاري دس درہم کی چوری پر تھ
(۳۱۶) وفي رواية عنه لما (۳۱۶) دوسری روایت ہے کہ
كان القطع في عشرة دراهم چور کا ہاتھ کا صرف دس درہم میں تھا
(اس سے کم میں نہیں)

(۳۱۷) ورواه ابن عسرو (۳۱۷) تیسری روایت بھی ابو حنیفہؒ
من طريق الامام محمد عنه قال رسول سے ہے کہ آپ نے فرمایا دس درہم سے کم
الله ﷺ لا تطلع اليد في اللق من کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

عشرة دراهم وثلاثة وربع والثوري وابن المبارك أخرجه الامام احمد والطبراني بلفظ الرواية الثالثة ورواه



"بیان الخبر الدال علی انه لا یقطع علی المحتسب" (یعنی قطع نہیں)

(۳۲۱) ابو حنیفہ عن رجل
عن الحسن البصري عن علي بن أبي
طالب أنه قال لا يقطع محتسب روي
محمد بن الحسن في الآثار
(۳۲۲) ابو حنیفہ عن عثمان
بن راشد عن عتبة بنت سعد قلت قال
ابن عباس في المحتسب لا يقطع عليه روي
طائفة وأخرجه أحمد وأصحاب السنن
أربعة والحاكم (وابن حبان والبيهقي)

"كتاب السير جمع سيرة" سير سیرت کی جمع ہے

والمراد منها الاحكام
المنشقة من سير رسول الله ﷺ في
غزواته واصحابه وناطق عنهم في
ذلك في المعاملة مع الكافرين من
أهل الحرب وأهل الذمة والمستأمنين
والعزدين وأهل البلي الذين حالهم
دوت المشركين لا لهم كانوا جاهلين
وفي التواريخ مطبلين

قال ليس في امر ولا كثر قطع والخبر
الجملة (موضح الخلق) روي ابن
عسرو ومحمد بن الحسن في الآثار
وطائفة ورواه قتال عن الشعبي عن
علي بن يقطين روي مالك وأحمد
وأصحاب السنن الأربعة وابن حبان
والحاكم والبيهقي وأحمد وابن ماجه

"بيان الخبر الدال علی انه لا يقطع علی المحتسب" (در جرات کی حد قطع نہیں)

(۳۲۰) ابو حنیفہ عن ابي
الزبر عن جابر بن عبد الله بن
منا روي ابن عبد الباقی وعند مسلم
عن عباد بن الصامت بانما رسول
الله ﷺ علی أن لا تشرك بالله شيئاً
ولا تسرق ولا تزنی ولا تفلح النفس
اقتی حرمة الله إلا بالحق ولا تنهب ولا
تسبي الحديث أخرجه أحمد
وأصحاب السنن والبيهقي وابن حبان
ليس علی المحتسب والمحتسب والغنم
قطع

(۳۲۵) ﴿فَإِذَا حُفَّتْ عَنْ حِمَامٍ﴾
 عن ابراهيم انه قال اذا طافت قوماً
 فادعهم اذا لم تبلغهم الدعوة فان
 كانت تبلغهم الدعوة فان شئت
 فادعهم وان شئت فلا تدعهم، رواه
 محمد بن الحسن والحسن بن زياد
 والسرجه عبدالرزاق واحمد والطرطبي
 والحاكم وقد اعاد رسول الله ﷺ
 علي بن المصطلق وهم غارون
 (الخالفون) كانت الدعوة لازمة في
 اول الاسلام اما الان فلا

ان تعطوهم لمة الله ولة رسول
 فلا تعطوهم لمة الله ولة رسول ولكن
 اعطوهم لمةكم ولم اهلككم لمةكم بن
 تخلصوا لمةكم ولم اهلككم لمةكم بن
 تخلصوا لمة الله ولة رسول كذا رواه
 الحارثي من طريق ابي يوسف والحسن
 بن زياد، وزهير الهذلي، ومحمد بن
 الحسن والقاسم بن معن وحمام بن ابي
 حنيفة وخارجة بن مصعب، ومحمد بن
 مسروق وابي سعيد الصفاي والمقري
 ومحمد بن ابي الجهم ولؤوب بن حنيفة
 والحسن بن القرات كلهم عنه (الاعلام)
 زيادة ونقص في بعض رواياتهم وعد
 المقري الفاظ غريبة ورواه حنيفة من
 طريق المقري الى قوله ولما ورواه ابن
 مسروق من طريق الحسن بن زياد بنسابة
 عنه، ورواه الا شاذي من طريق ابي
 يوسف عنه قال الحارثي ومعن ورواه عن
 ابي حنيفة داود الطائي وخزيمة بن حبة
 الثابت فكل المدة خمسة عشر



”بيان الشعر الدال على ان حنيفة المشركي حنيفة لا بعداً بها ولا تو حنيفة
 عوص - مشركيين كاشفاً لحنيفة من ان كان في رواية حنيفة لا بعداً بها ولا تو حنيفة

(۳۲۶) ﴿فَإِذَا حُفَّتْ عَنْ حِمَامٍ﴾
 الحكم بن عتيبة عن مسلم عن ابن
 عباس ان رجلاً من المشركين وقع
 في الخندق فاعطى المشركون
 حنيفة مائة فهاهم رسول الله ﷺ
 عن ذلك تابعه ابن ابي ليلى، رواه

(۳۲۷) ﴿فَإِذَا حُفَّتْ عَنْ حِمَامٍ﴾
 مصعب بن ابي سفيان عن مسلم عن ابن
 عباس ان رجلاً من المشركين وقع
 في الخندق فاعطى المشركون
 حنيفة مائة فهاهم رسول الله ﷺ
 عن ذلك تابعه ابن ابي ليلى، رواه

علیہ ولكن سادتك علی بن یحسبك
 یطلق الی مطرة بنی فلات فان لهما
 شاة من الانصار یترامی مع اصحاب
 له ومعه یحمر له فاستحمله فانه یحسبك
 فاستطلق الرجل لانا حرمه یترامی مع
 اصحاب له نقص علی الرجل قول
 النبی ﷺ فاستحمله الفنی بالله لند
 قال هذا رسول الله ﷺ فحلف له
 مرتین اولئلا تم حمله علی فمر
 بالنبی ﷺ فاحبره بالحر فقال له
 النبی ﷺ یطلق فان الدال علی
 الحر کفایه، رواه العارشی ومصف
 ابن المقدام والقطر بن محمد عه
 (ابن حنیف) و غیره وأخرجہ احمد
 ومسلم وحنبل لفصل عن النس من
 مالک.

صحابی آئے اور ساری طب کی (جہ میں
 ہائے نیکے) نبی ﷺ نے فرمایا ہے اس
 ساری میں نہ جے وہاں میں جے وہ
 آدمی نکال گا جے ساری دے نبی ﷺ
 کے مقبرے میں چلا یا وہاں ایک نو جوان
 حضاری اپنے دوستوں کیساتھ تیرا آدمی کر رہا
 ہے اس کیساتھ ارکانہ ہے اس سے
 ساری طب کروہ جگہ ساری دے جہ آدمی
 گیا نو جوان مقبرہ میں اپنے دوستوں کیساتھ
 تیرا آدمی کر رہا ہے آدمی نے نبی ﷺ کی
 باتیں اس سے نقل کیں اس نے وہاں میں
 مرتبہ حنفی کی تیرا آدمی تیرا آدمی
 نے تیرا آدمی فرمایا اس نے قسم کھائی اس نے
 اس ساری دے نبی ﷺ کے پاس آیا اور
 خیر دی ارشاد ہوا جہ خیر دی وادت (خیر کو
 تائے لائن خیر کرنے والے کلمہ ہے۔

"بیان الحر الدال علی فضل الزیو وما صار مہ فی لیلۃ الاحزاب"
 (حضرت زبیر کی فضیلت اور غزوہ خندق کی رات کا ذکر ہے)

(۳۳۳) (ابن حنیف) عن (۳۳۳) (ابن حنیف) نے بیان

"بیان الحر الدال علی وہال من یحون غازیہ فی اہلہ فی غیہ"
 (مجاہد کی عدم موجودگی میں اسکی بیوی کیساتھ خیانت کا وہال ہے)

(۳۳۱) (ابن حنیف) عن
 علقمہ بن مرثد عن ابن بربدہ عن ابیہ
 قال قال رسول الله ﷺ جعل الله
 حرمة لساء المجاہدین علی القاعدین
 کحرمة امہا لہم وامان رجل من
 القاعدین یحون احداً من المجاہدین
 الا قبل له النص لما حکمکم (یعنی لا
 یقی عہدہ حسنہ ان امکنہ، رواہ
 العارشی وأخرجہ مسلم مثلاً ملخصاً
 وأبو داؤد والسنائی
 (۳۳۱) (ابن حنیف) نے بیان کیا ہے

"بیان الحر الدال علی فضل غازیہ فایہلہ علی بن یحسبك"
 (مجاہد کو ساری دے نبی ﷺ کی فضیلت ہے)

(۳۳۲) (ابن حنیف) عن
 علقمہ بن مرثد عن ابن بربدہ عن ابیہ
 عن النبی ﷺ قال اتاہ رجل
 فاستحمله فقال له ما عہدی ما احملک
 (۳۳۲) (ابن حنیف) نے بیان کیا ہے

”بیان الخبر الدال علی غزوہ ﷺ عن قتال عمہ حمزہ حین دخل فی الاسلام“ ﴿یٰ مٰی حَکِّیْ﴾ کہ اپنے چچا حمزہ کے قاتل کو معاف کر دینا ہے

(۳۳۵) ﴿مٰی حَکِّیْ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے تم سے سب کچھ سنا ہے اور میں نے تم سے روایت کیا کہ حضرت وحشی نے جب حضرت حمزہ کو شہید کیا تو ایک ننگہ طبر سے اپنے اسے ہمدان کے دل میں ایمان داخل ہوا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس خبر بھیجی کہ ان کے دل میں اسلام داخل ہو گیا میں مسلمان ہو گیا ہوں نبوت کی اہمیت مرحمت فرمائی ارشاد ہوا کہ چچا پروردگار کی طاقت نہیں کہ اپنی آنکھ اپنے چچا حضرت حمزہ کے قاتل سے پر کر دیں وہی نے کہا کہ وحشی خاصوش دے یہاں نہ کہ مسیلہ کا سوا مل ہو جب وحشی کو مسیلہ کے اس خط کا پتہ چلا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو کھوا کا تو وہ حرج (کھانا) لایا اس سے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا کہ تیرا مسیلہ کے قاتل کا رونا دھونا

(۳۳۶) ﴿مٰی حَکِّیْ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے تم سے سب کچھ سنا ہے اور میں نے تم سے روایت کیا کہ ابن عباسؓ ان وحشیؓ کے قاتل حمزہؓ کے مکہ زمانہ تم ولع فی قلبہ الاسلام لفرس الی رسول اللہ ﷺ بطولہ لفلوع فی قلبہ الاسلام تم ساق التحلیت بطولہ وقبہ فارسل الی رسول اللہ ﷺ اہی فتسللت فاذن لی فی لقلک فارسل الیہ رسول اللہ ﷺ ان دان وجہک فانی لا استطیع ان اقلع عینی من قاتل حمزہ عینی قال فسکت وحشی حتی کان من امر مسلمة ماکان لعلما بلغ وحشی ماکب مسلمة الی رسول اللہ ﷺ اخرجہ العزراق الذی قتل بہ حمزہ فسلطہ وھم یقتل مسلمة فلم یزل علی عزمہ ذلک حتی لقلہ یوم البعۃ اخرجہ البخاری

محمد بن المنکدر عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ من ہتبا بالبحر لیلۃ الا حزاب قال الزیر انا تم قال من ہتبا بالبحر قال الریر انا قال ذلک ثلاث مرات فذل الی ﷺ لکل لی حوالی وحوالی الزیر ورواہ الحارثی وأخرجہ الشیخان وغیرھم وسباق البخاری سباق الامام حضرت زبیرؓ

”بیان الخبر الدال علی ان الامام اذا فتح بلدہ فلید علیہا مسلحاً یزہاباً لا عداۃ اللہ“ ﴿مفتوحہ شہر میں امام ہتھیار بند داخل ہوئے﴾

(۳۳۷) ﴿مٰی حَکِّیْ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے تم سے سب کچھ سنا ہے اور میں نے تم سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک رکن کے ہاتھ پر سوار تھے کمان گائے ہوئے تھے کال اور (توت کے باں) کالہر ہاتھ سے ہوئے تھے

(۳۳۸) ﴿مٰی حَکِّیْ﴾ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے تم سے سب کچھ سنا ہے اور میں نے تم سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک رکن کے ہاتھ پر سوار تھے کمان گائے ہوئے تھے کال اور (توت کے باں) کالہر ہاتھ سے ہوئے تھے

الشیخان والترمذی وابن ماجہ

است پر گواہیاں سے نکالے۔

”بہان البحر الدال علی فضل من اعان العازی“ (عماہ کے مددگار کی فضیلت)

(۳۳۸) (ابو حنیفہ) عن یحییٰ ابن عمر والاسلمی الهمدانی الوادعی عن ابن عمر وعن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

(۳۳۸) (ابو حنیفہ) نے یحییٰ بن عمر والاسلمی الهمدانی الوادعی عن ابن عمر وعن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

”بہان البحر الدال علی ما يستدل به علی بلوغ القسی مدون الاحتلام فی حل قتلہ فی دار الحرب“ (احتلام کے علاوہ کافر عربی کے کی غلامت بلوغ کے حل قتلہ فی دار الحرب)

(۳۳۹) (ابو حنیفہ) عن یحییٰ ابن عمر عن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

(۳۳۹) (ابو حنیفہ) نے یحییٰ بن عمر عن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

اور اس کا وہ ہے جسے وہاں تک کہ عمار کی جگہ میں اس کو قتل کیا۔

”بہان البحر الدال علی فضل رتب الشہادة“ (مہر اب فہادت کی فضیلت)

(۳۳۹) (ابو حنیفہ) عن یحییٰ ابن عمر عن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

(۳۳۹) (ابو حنیفہ) نے یحییٰ بن عمر عن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

”بہان البحر الدال علی وبال من سئل سبقة یقیاً علی الامام وتعدیاً عن الحدود“ (امام پر حق کے خلاف بیگناہی کا گناہ)

(۳۴۰) (ابو حنیفہ) عن یحییٰ ابن عمر عن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

(۳۴۰) (ابو حنیفہ) نے یحییٰ بن عمر عن عبد الله بن مسعود وعن غزاة بسوط یسعن به فی سبیل اللہ أحب الی من حجة ابرحمة ورواه طحاة (الحاکم وعبدۃ (بہانات) واحمد وابن ماجہ والترمذی وخطربانی والشیخان وابوداؤد والنسائی وابن حبان

ہوڑوں من الرجال والنساء والولدان حين
تسلموا وعزلوا عن عدو رجل من
فرش منهم عبدالله بن عوف وعلوان
بن امية ولله كذا استأمر العرنيين اللذين
كانا حلفاء من هوذين عيرهما رسول
الله ﷺ فاستلوا قومهما، رواه محمد
ابن الحسن، ورواه البخاري والطبراني في
الكبير بلهم من ورواية البخاري والعلوان
بإذن المومنين

”بيان الخبر الدال على النهي عن بيع الخمس من الغنائم قبل
لسمعة الامام“ ﴿قبل از تقسیم خمس کی بیع جائز نہیں﴾

(۳۴۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن طلع
عن ابن عمر قال لہی رسول الله
ﷺ يوم غمر ان يباع الخمس حتى
يقسم، رواه العارلی وابن المنذر
واخرجه الترمذی والبيهقی وابوداؤد
واحمد والنسائي بطرق متعددة.



نہ دیکھا کے انگریز چاہا کہ اس سے
تو گئے چھوڑا۔

”بيان الخبر الدال على كراهة مصالحة الامام النساء في المصافحة“
﴿بیعت میں عورتوں سے مصافحہ کی کراہت﴾

(۳۴۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن محمد
ابن المنکدر عن ائمة بنت ربيعة
قالت ثبت الي ﷺ اباهه فقال لي
لست اصالح النساء، رواه العارلی
واخرجه ابن حبان وفي الصحيحين
عن عائشة
ابو حنیفہ کے یہ عورتوں سے مصافحہ نہیں کرے
اپنے ہی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔

”بيان الخبر الدال على أن الخمس لوائب المسلمين“
﴿خمس مسلمانوں کی رفاہ عام کیلئے﴾

(۳۴۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
صالح بن ابي الاحضر عن الزهري عن
عروة بن الزبير وسعيد بن المسيب عن
مروان والسمو بن معمره فلا رد
رسول الله ﷺ مئة الف مبي من
في الفخر سے انہوں نے زہری سے انہوں
نے عروہ بن زبیر اور سعید بن المسيب سے
انہوں نے مروان بن معمر سے انہوں
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چہ ہزار

ابن داؤد عن السنن بن اسی حصۃ
قال یثبہ عمر بن الخطاب فی حبش
ابی مصر فأصابوا غلتم للقم
للفارس سهمین وللراجل سهماً
لرحضی بذلك عمر رواہ محمد بن
الحسن فی الاثرعۃ وفضل نری أن
یکون للفارس ثلاثة أسهم وللراجل
سهم واحد وایہ ابیحات واحادیث
ولآخر مختلفة) وجمع علی مقال ابو
حقیقۃ أن للفارس سهمان وللراجل
سهم واحد وحيث یروی للفارس او
للفارس یحصل علی التفاضل کما أعطی
سنة من الا کوغۃ سهم الفارس
وسهما الراجل وهو أجبر لطلحة
والاجبر لیس لفسهم فی الدعة

"بیان الحبر الدال علی حوار التفاضل قبل احراز العیمة وقل أن تصح
الغرب أو رواها" تم قیمت دوران درام میں بتا کر نے سے پہلے تمسک کر دیا ہے

(۳۳۶) م ابو حنیفہ نے یہ

(۳۱۶) ابو حنیفہ ع

"بیان الحبر الدال علی أن سب المظلم هو الا سبیلاً التام وإنما یوجد
بالاحراز فی دار الاسلام" تم قیمت میں ملک کا سب لیا گیا ہے

(۳۱۳) ابو حنیفہ عن مسلم
عن ابن عباس أن النبی ﷺ
شیاً من غلتم یلزم الا من بعد مقدمه
المعینۃ رواہ العازلی فی الصحیحین
ما یشر الیہ وقد صرح بہ اصحاب
السنن

"بیان الخبر الدال علی سهمان الغائبین فارساً وراجلًا
فی بیانہ پاور سوار کجا بدین کے حصے ہے

(۳۱۴) ابو حنیفہ عن
وکرہا بن الحارث عن المنذر بن اسی
حصۃ ان عمر بن الخطاب استعمله
علی سرية فقسم فاسهم للفارس
سهمین وللراجل سهماً واحداً فبلغ
ذلك عمر لرحضی بہ رواہ ابویوسف
وطاعة

(۳۱۵) ابو حنیفہ عن علقمہ

(۳۳۵) م ابو حنیفہ نے عدائے

☆ کتاب الیوم ☆

"بیان الحسرة الدال على التحريض على التجارة والصدق فيها وهي الفضل بعد الجهاد" تجار اور اس میں کسی کی ترغیب ہے

(۳۴۸) م (۳۴۸) م (۳۴۸) م
ابن الحسن عن ابی سعید الخدری عن
ابی سعید الخدری عن رسول اللہ ﷺ
تسین والصدیقین والشهداء يوم
القيامة، رواه الحارثي، وطلحة،
وأخرجه الترمذي، والحاكم بإسناد
التاجر الصدوق الآمن المسلم مع
شهداء يوم القيامة

(۳۴۹) م (۳۴۹) م (۳۴۹) م
باب الساري عن رافع بن حجاج قال
قال رسول الله ﷺ بعد من الحور ثلاث
مرات يبكى تعنون يوم القيامة الحور إلا
من برّ وصلى، رواه ابن أبي العوام
السدي عنه وأخرجه الترمذي والحاكم
وقال حسن صحيح وابن ماجه وابن
سنان والطبراني في الكبير وغيرهم.

حماد عن ابراهيم انه ﷺ كان
يستحب الغل لغير المسلمين بذلك
على غلوهم، رواه محمد في الاترعه
قال وهو قول ابی حنيفة وبه غلط.

(۳۴۷) م (۳۴۷) م (۳۴۷) م
عن ابراهيم انه ﷺ قال من قتل قتيلاً فله
سلبه ومن جاء بسلب لغيره فومن جاء
برأس فله كذا وكذا، رواه محمد وقال
وهو قول ابی حنيفة وهو مفتن عليه من
حديث ابی قتادة يزاد له عليه سنة، رواه
احمد والبرزوقي وفيه التفاصيل للفقهاء ثم
الجزء الاول بحسنه والله وعونه وهو ارحم
الرحمين وعلى كل شيء قدير، والصلاة
والسلام على رسول الله محمد البشر والبر



آمين يا رب العالمين
١٤٢٩/٤/١٨ يوم الاثنين
فله الحمد على ما تقدم

باع عدلاً ولہ مال فالبائع للبائع الا ان
بشروط المتاع، ورواہ الحارثی من طرق
معدلة عن الامام ورواہ ابن عسرو
والاشعری ورواہ ابن عبدالبی من طرق
وکیع حنفی، أخرجه مسلم والترمذی
وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والبخاری
من باع نخلًا بمعاه

(۳۵۲) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزبیر عن جابر عن انس بن مالک
من باع نخلًا مؤبراً او عدلاً مال
فالبصرة والمال للبائع الا ان بشرطها
المشتری، ورواہ الحارثی وکثیر من
الحفاظ عن ابی حنیفہ، ورواہ
الطحاوی من طرق.

(۳۵۳) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزبیر عن جابر عن انس بن مالک
تشتري ثمرة حتى تشفع (تعمار
او تصفار وعل کل منها) ورواہ الحارثی
وأخرجه الشیخان وابوداؤد والطحاوی
وغيرهم منقار بالمعنی

اور اگر کسی نے ایک کھجور یا ایک انار
یا کسی دوسرے پھل کو بیچا تو اسے

"بیان الخیر الدال علی کراهیة البیع فی البیع" بخش قسم کھانے کی کریمہ

(۳۵۰) (ابو حنیفہ) عن
الاعمش عن ابی وائل عن انس بن ابی
عزرة قال خرج علیہا رسول اللہ ﷺ
وکانا نباع فی الاسواق وکانا نسعی
السمره فسمانا باسم هواجب البیاض
اسماناً فقال باعشر النصارى هذا البیع
یحضروه الخلف فی الاثمان لشوہوہ
فالتلف، ورواہ ابو عبدہ الاصمہانی،
وابن عبدالبی عنہ وأخرجه احمد
وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم
من حدیثہ یعنی ابی حنیفہ، والترمذی
من حدیثہ (ابی حنیفہ) یعنی وائل وقال حسن
صحيح

"بیان الخیر الدال علی التبیہ عن السلم فی التعار فی غیر حبیبہ"
(بے وقت پھلوں میں بیع سلم کی ممانعت)

(۳۵۱) (ابو حنیفہ) عن ابی
الزبیر عن جابر عن انس بن مالک
من باع نخلًا مؤبراً او عدلاً مال
فالبصرة والمال للبائع الا ان بشرطها
المشتری، ورواہ الحارثی وکثیر من
الحفاظ عن ابی حنیفہ، ورواہ
الطحاوی من طرق.

اور اگر کسی نے ایک کھجور یا ایک انار
یا کسی دوسرے پھل کو بیچا تو اسے

"لی الخیر الدال علی ان الطعام وغیره سواء فی النہی عن مبع
مالم یقبض" کو بقدر سے پہلے کمانے وغیرہ کی چیزوں کو فروغ نہ کرنی مگر صرف کچھ

(۳۵۶) کو حقیقت کے من عمرو
من فہما عن من عمن قال نہیا عن مبع
الطعام حتی یقبض قال ابن عس
وأحب کل شیء مثل الطعام لا یحوز
یمن حتی یقبض، ورواہ الحزازی وأخرجه
السنة وقال ابن عس بعد الروایة
ولا حسب کل شیء إلا علة

بہان الخیر الدال علی الخیرات (کچھ شے اختیار کیا جائے)

حوالہ شریک و غیرہ بشرط فی
کتاب الاحادیث لکن ماحصل للمصنف
فلم یورد من حصل لہ فی مسانید الامام
وکتب فی صفحہ ۱۹ الجزء الثانی

"خیر العیب وحکم مع المصنوع" باب ۱۷۵۱۱۱ کے تحت ہے ہمارے کتاب

(۳۵۷) کو حقیقت کے من عمرو
عن محمد بن سیرین عن امی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ ﷺ من اشتری
شاة مصراة فهو بالخیر لائمة اہام فان

(۳۵۸) کو حقیقت کے من عمرو

من امی رباح عن امی ہریرۃ عن النبی
ﷺ قال لا یباع الثمار حتی یقطع الثمر
(الجسم یقطع صباحا فی لولک المصف)
ہو روت یصح الثمر ورواہ الاصبغی
والطحاظ عن امی حبیۃ وأخرج المغوی
معنا فیہ اباحت طویۃ

"بہان الخیر الدال علی ان المبیع مملکۃ المشتري بالقول دون
التفرق بالابدان" کو مشتری مبیع کا ایجاب و قبول سے کسی مالک ہو جائے

(۳۵۹) کو حقیقت کے من عمرو
من فہما عن طوس عن ابن عس عن امی
ﷺ انہ قال من اشتری طمناً فلا یبعہ
حتى یستردہ ورواہ الحزازی وأخرجه
الشیخان والصحاحی، جملا حظ فیہ اباحت



طویۃ وغرضی لولا ہذا روایات لائمہ فی
حیۃ لم یرفق شک بروایۃ احدث اکثر من
ائمة ما یورد لایزال سوی لروایۃ لیس من
غرضی روماً لا یحصل ودلائل المصنف
مرومۃ فی کتب الفقہ

وَقَدْ رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ لَحْمٍ لَا مَسْمُومًا
 رَوَاهُ ابْنُ الْمَنْظُورِ وَأَبْنُ عَسَوَرٍ
 وَأَحْمَدُ بْنُ مُسْلِمٍ فِيهِ مَبَاحٌ طَوِيلٌ.
 ۳۰۸ روای ہوئی بکری مرغی اس کو تین
 دن تک اقرار ہے اگر دابہ کرے چاہے
 کرے اور ایک صاع بکجور بھی دابہ
 کرے نہ کہ گھوس۔ یہی حکم و غنی کا بھی
 حدیث میں آیا ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کا
 اختلاف ہے واکل تکمیل طہر ہیں
 قاضیہ کہ خیامیہ ہوگا ایک صاع بکجور
 قصاص میبکہ ہے۔
 تکمیل طہر السنہ جلد ۱۵ ص ۱۶ سے
 تک معتز حضرت موسیٰ قنبر رحمہ اللہ

”بیان الخمر القال علی ان یبع الخمر یا طل“ جو شراب کی بیع باطل ہے

(۳۵۸) ابوالحسن علی بن محمد
 ابن جیس بن محرمۃ التمیمی کہ سمع
 عمرو بن الخطاب یسل علی بیع الخمر
 واکل لیسھا فقال سمعت رسول اللہ
 ﷺ یقول قال اللہ یہودحرم علیہم
 الخمر و دعوتہا نکھا واستملوا کل لیسھا
 اب اللہ حرم بیع الخمر و شرھا واکل
 لیسھا و رواہ ابن حبر و و اخر حہ مسلم
 (۳۵۸) ابوالحسن علی بن محمد
 تیس بن محمد التمیمی سے روایت کیا کہ فر
 سے شراب کو کچ کر اس کی قیمت کمانے کے
 بارے میں سولی کیا یہ تو آپ نے فریاد میں
 نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ پر جو کو حاک کرے حق ہے وہم پہلی
 جہ۔ لیکن انہوں نے اس کا کہہ کر اس کی
 اور اس کی قیمت کا کمانا حلال قرار دیا تھا

سے شراب چھانچے ہو اس کی قیمت کمانا
 سب حرام کیا ہے۔

(۳۵۹) ابوالحسن علی بن محمد
 ابن جیس بن محرمۃ التمیمی کہ سمع
 اباعمر کما یبھی بلی السی ﷺ فی
 کل عام و اویہ من عمر لافندی اللہ فی
 العام الذی حرمت فیہ الخمر و اویہ
 عمر کما کان یبھیھا فقال رسول
 اللہ ﷺ یا ابا عامر ان اللہ تعالیٰ حرم
 الخمر فلا حاجة لنا فی عمرک فقال
 رجل علیھا وبعھا وامن بسمھا علی
 حاجیک فقال ان اللہ تعالیٰ حرم
 شرعھا وحرّم بعھا واکل لیسھا و رواہ
 الحسن بن زیاد حہ و مسلم و علی
 روایہ مسلم حل علمت ان اللہ حرمھا
 قال لا ولی اخرہ ففتح المزادہ حتی
 لعب مالہا
 (۳۵۹) امام ابو حنیفہ نے فرمایا
 تیس سے روایت کیا کہ قبیلہ بنی تمیم
 ایک صحابی بنی و بیع عامر کہتے تھے ہر سال نبی
 ﷺ کو ایک مشکیزہ شراب پیش کرتے تھے
 جس میں شراب حرم ہوئی اس سال بھی
 عادت کے موافق ایک مشکیزہ شراب پیش
 کرے چار سال تک ﷺ نے فرمایا ابو عامر اللہ
 نے شراب حرام کر دی اس لئے تمہاری
 شراب کی بیع ضرورت میں ایک صحابی
 نے مشورہ دیا کہ حضور قبول فرما کرچ دیں
 انکی قیمت سے ضروریات پوری فرمائیں
 و اللہ ہوا کہ اللہ نے اس کا کچا اور کچ کر اس کی
 قیمت کمانا سب حرام کر دیا ہے۔ مسلم
 شریف کی روایت میں ہے کیا تم پہلے ہو کہ
 اللہ نے اسکو حرام کر دیا ہے عرض کیا میں
 آخر میں ہے اس کے بعد انہوں نے حکم کا
 منہ کھول دیا دلی شراب بہہ گئی

فی حدیث جابرؓ عن النبیؐ عن المغاللة فی التعلیل صحیح ہے۔
والمزانیة والمعائمة والمعايرة.

"بیان الخبر الدال على النهي عن بيع الغرور" صحیح اور علیٰ حق کی ممانعت ہے

(۳۶۳) (ابو حنیفہ) عن (۳۶۳) امام ابو حنیفہ نے
قال عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرور، ورواه البخاري
عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرور، ورواه البخاري
عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرور، ورواه البخاري
عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرور، ورواه البخاري
عن ابن عمر قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغرور، ورواه البخاري

"بیان الخبر الدال على النهي عن النجش وعن بيع الحصة"
شخص اور بیع حصص کی ممانعت ہے

(۳۶۴) (ابو حنیفہ) عن (۳۶۴) امام ابو حنیفہ نے
ابن هارون عن ابي هريرة اُمي سبعة
الحدوي قال قال رسول الله ﷺ
لا يعطى الرجل على عطية آتية ولا
يسوم على سوم آتية ولا يبيع
على عمتها ولا على عمتها ولا تسفل
طلال آتية لئلا ياتيها من صحتها
الله هو رزاقها قال من استأثر أخيراً

"بیان الخبر الدال على حكم المزانية والمغاللة" صحیح اور عائد کا حکم ہے

(۳۶۰) (ابو حنیفہ) عن (۳۶۰) امام ابو حنیفہ نے
خبر عن جابر ان ابي حنيفة
المزانية والمغاللة، ورواه البخاري
قال جابر المزانية بيع الربط في الخيل
بالسر كيلة، والمغاللة بيع الزرع القلم
بالبحر كيلة بحسبه.
بچنے سے منع فرماید۔

"بیان الخبر الدال على حكم بيع السنين" صحیح اور عتق کو چند سالوں کیلئے بیچنا حرام

(۳۶۱) (ابو حنیفہ) عن (۳۶۱) امام ابو حنیفہ نے
ابن ابي ربيعة عن ابي الوليد عن جابر
رسول الله ﷺ عن المغاللة والمزانية
وان بشرى الخيل سنة او ستمين، ورواه
طحاوية وابن عبد البر وابن مسعود.
دوست کو ایک یا چند سالوں کے لئے خرید
نے سے منع فرماید۔

(۳۶۲) (ابو حنیفہ) عن (۳۶۲) امام ابو حنیفہ نے
وبن مسعود عن ابي ربيعة عن جابر
وله سنة واربعة السور لا تخرج مسام
نہایتی ہے۔ عتق نہ ہونے والی زمین کا بیع
اس کی بعض ٹکلیں ہاتھ میں کب قدر میں

”بیان الخیر الدال علی کراهیۃ بیع الحاضر للبادی“

﴿شہری کیلئے دبیائی کی چیز بیچنے کی کراہیت﴾

(۳۶۶) ابو حنیفہؒ عن ابی
البرہ عن جابر ان السیؒ قال
لا بیع حاضر لباد، رواہ ابن خضرو
عہ واعرجمہ مسلم وزاد دعوا الناس
برزق اللہ بعضهم من بعض .
(۳۶۷) ابو حنیفہؒ عن عدی
ان ثابت عن ابی حازم عن ابی ہریرۃ
عن السیؒ انہ لہی عن بیع حاضر
لباد، رواہ طلقہ عہ واعرجمہ
الشیخان وزاد مسلم قال طائوس
فللت لابن عباسؓ حالوہ حاضر لباد؟
قال لا یکن لہ مملوۃ وزاد مسلم
وان کان اعماء اوباء .

۱) ابی حنیفہؒ کی روایت میں مذکور ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے
موجودہ ملک میں کسی چیز کو بیچ دے تو اسے اس کی پوری مالیت
میں سے اس کی مالیت میں سے اس کی مالیت میں سے اس کی مالیت
میں سے اس کی مالیت میں سے اس کی مالیت میں سے اس کی مالیت

فللملۃ اجرہ، ولا ما جشوا ولا
لایحوا بالقاء المحرم، رواہ محمد
بطولہ عن الامام، والحاثلی وابن
خضرو ابی فللملۃ ولی المتعل علیہ
لہی عن النجاشی وعند مسلم لہی عن
بیع الحصاء .

”بیان الخیر الدال علی النہی عن الاستیام علی سوم اخیہ“

﴿اپنے بھائی کے بھائی پر بھائی کرنے کی ممانعت﴾

(۳۶۵) ابو حنیفہؒ عن حماد
عن ابراہیم عن ابی ہریرۃ ولی سعید
العمری قال عن السیؒ انہ قال
لا یتام الرجل علی سوم اخیہ، رواہ
الحسن بن زناد ومحمد بن الحسن ولی
المتعل علیہ ولی السعی معادہ .



۱) ابی حنیفہؒ کی روایت میں مذکور ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنے
موجودہ ملک میں کسی چیز کو بیچ دے تو اسے اس کی پوری مالیت
میں سے اس کی مالیت میں سے اس کی مالیت میں سے اس کی مالیت

”بیان الخیر الدال علی أن البیع یطل إذا اشترط فیہ مالیس منه“
 ﴿تفصیل کے خلاف شرط کو باطل کر دیتا ہے﴾

(۳۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
 ابي یعلفور عن حدث عن عبد الله بن عمرو عن النبی ﷺ انہ بعث نصاب من اسید الی مکة فقال اتھم عن شرطین فی بیع وعن بیع وسلف وعن ربح مالم یضمن وعن بیع مالم یلخص، رواء الحارثی ورواه طلحة والاشعری وابن عسرو۔
 (۳۷۰) بمثل روایہ ۳۶۸
 بسند آخر،
 (۳۷۱) بمثل روایہ ۳۶۸
 بسند آخر،
 (۳۷۲) بمثل روایہ ۳۶۸
 بسند آخر،
 وأسرجه ابن ماجه والبيهقي والطبرانی في الأوسط



”بیان الخیر الدال علی کراهیة التفريق بین الام وولدها“
 ﴿بچہ اور اسکی ماں کے درمیان جدائی کی کرہیت﴾

(۳۶۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
 الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب قال ابل زید بن حنوفہ یروین من البیعت فأستأج ابی علقہ بفقہا علیہم فباع غلاماً من الرقیق کان مع أمہ فلما قدم علی النبی ﷺ تصفح الرقیق فقال ما لی أری هذه والہذا؟ قال احتجنا الی ثلثہ لعلنا ندعہا لأمرہ براء۔ رواء الحارثی وابن عسرو ورواه الاشدی ومحمد والحسن بن زناد عن رحمہم اللہ وأخرجه ابوداؤد والشلطانی والحاکم ولی الداع احادیث فی یوب الاصلی ورواه الترمذی والعلوی والحاکم وعثمان ماجہ فی کل حلیہ وعبد اللہ علی تفریق ذی رحم محرم علی اللہ وسلم وبأنک علی لی الرحمة والہ وصحبہ والتابعہ



رواہ الحارثی عنہ و فی الباب عن احمد
و الشوافعی و مسلم و ابی داؤد و الترمذی
و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ بقولہ النبی
و الشراء و عن غریہم

آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ آدمی بخافت
میں سے نہیں بڑے خرید و فروخت میں دھوکہ
دے دوسری روایت میں خرید و فروخت کی
قد نہیں ہے۔

☆ "باب الربا" سورہ کایہن ☆

"بیان الخیر الدال علی انه لا یمع جسی الائتمان بحسنہ یشرط فیہ المساوی
والتفاضل قبل الافتراق ولا یجوز التفاضل فیہ لوان اختلفا فالتفاضل"

﴿سوئے پائندگی کی آپس میں بیخ کا حکم﴾

(۳۷۶) لام ابو حنیفہ نے علیہ
عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ
انہ قال الذب بالثعب مثلاً بمنزل
والفضل ربا، والفضة بالفضة مثلاً
بمنزل والفضل ربا، والحطبة بالحطبة،
مثلاً بمنزل والفضل ربا، والنصر بالنصر
مثلاً بمنزل والفضل ربا، والتعیر
بالتعیر مثلاً بمنزل والفضل ربا
والملح بالملح مثلاً بمنزل والفضل
ربا، رواہ محمد بن الحسن

سے انہوں نے ابو سعید خدری سے روایت
کیا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود
کے بدلے برابر خریدائی سود ہے چاندی
چاندی کے بدلے برابر خریدائی سود ہے
میں میں گیہوں کے بدلے برابر خریدائی سود ہے
گجرات گجرات کے بدلے برابر خریدائی سود
ہے گجرات کے بدلے برابر خریدائی سود ہے
تک تک کے بدلے برابر خریدائی سود ہے۔

"بیان الخیر الدال علی الرخصة فی ثمن الکلب المعلم للصيد"

﴿فکاری کے کی خرید و فروخت کی اجازت﴾

(۳۷۳) ابو حنیفہ عن عطاء
عن ابن عباس قال رخص رسول الله
ﷺ فی ثمن کلب الصيد، رواہ
طلحة عنہ

(۳۷۴) ابو حنیفہ عن
الہیثم عن حکمة عن ابن عباس قال
رخص رسول الله ﷺ فی ثمن الکلب
لصيد، رواہ علی بن غسزو و ابن
المنظور و اخرجہ ابن عدی فی الکامل
و فی شعب عن الترمذی (وفیہ بیعت)
و عن الشوافعی و السعی و الطحاوی

"بیان الخیر الدال علی النهی عن الفس فی المعاملات"

﴿معاملات میں دھوکہ کی ممانعت﴾

(۳۷۵) ابو حنیفہ عن عطاء
ابن حنیف عن ابن عمر عن النبی ﷺ
قال لیس منہن فس فی البیع و الشراء

محدث بن ایدہ سے انہوں نے ابن عمر
سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ

والکلاهی والحرثی وزیاد بن الحسن
ابن فرات وابو یوسف کلہم عنہ

(۳۷۷) (ابو حنیفہ) ولی
روایۃ الذہب بالثعب وزنا یوزن بدأ
بید والفضل رہا، والفضۃ بالفضۃ وزنا
یوزن بدأ بید والفضل رہا، والحقۃ
بالحقۃ کیلا بکیل بدأ بید والفضل
رہا، والشعر بالشعر کیلا بکیل بدأ
بید والفضل رہا، والشعر بالتمر کیلا
بکیل بدأ بید والفضل رہا، والملح
بالمح کیلا بکیل بدأ بید والفضل رہا،
رواہ الحارثی وعبدالحمید البستانی
وعبدالله بن موسی والامام محمد
والحسن بن زیاد وغیرہم کثیر عنہ ولی
الباب عن البخاری ومسلم ولی الباب
احادیث واثار واختلاف لواء الفقہاء

(۳۷۷) (ابو حنیفہ) ولی
روایت میں دین کرنا حکم ہے دوسری
روایت میں ہے کہ سو ستر کے بدلے برابر
باقول باتم ہو اور زیادتی سود سے چاندی
بکی برابر باقول باتم ہو اور کیوں کیوں کے
بدلے برابر باقول باتم ہو جو
کے بدلے برابر باقول باتم ہو اور زیادتی سود
ہے گھر گھر کے بدلے برابر باقول باتم
اور زیادتی سود ہے تک تک کے بدلے
برابر باقول باتم اور زیادتی سود ہے

"بیان الخیر الدال علی ما لقرآن الذی کان أصله فی السبیل"
قرآن کے اس سو کذا کر جو احادیث میں موجود تھا

(۳۷۸) (ابو حنیفہ) عن عطاء (۳۷۸) (ابو حنیفہ) عن عطاء

عن ابن عباس عن اسماء بن زید قال
بسا الربا فی السبیل وما کان یلایہ
للاباس بہ، رواہ الحارثی عنہ وأخرجه
الشیخان والسنائی وابن ماجہ
والطحاوی.

عن ابن عباس عن اسماء بن زید قال
بسا الربا فی السبیل وما کان یلایہ
للاباس بہ، رواہ الحارثی عنہ وأخرجه
الشیخان والسنائی وابن ماجہ
والطحاوی.

"بیان الخیر الدال علی شرط التقاض قبل الاقرار"
(چند باتوں سے پہلے قبضہ کی شرط)

(۳۷۹) (ابو حنیفہ) عن ابی
بکر مرزوق البغوی البکوی عن ابی
حنبلۃ عن ابن عمر کہ سألہ انا لقدم
الارض ومعا الورق الخفاف النافقۃ
رہا القنال الکسفة البشیری وزرقہم
سورق لیل لا ولكن مع ورقک بالتأخیر
واشتر وزرقہم ولا تقارنہم حتی تلبس
لان صعد فوق البیت فاصعد معہ وان

(۳۷۹) (ابو حنیفہ) عن ابی
بکر مرزوق البغوی البکوی عن ابی
حنبلۃ عن ابن عمر کہ سألہ انا لقدم
الارض ومعا الورق الخفاف النافقۃ
رہا القنال الکسفة البشیری وزرقہم
سورق لیل لا ولكن مع ورقک بالتأخیر
واشتر وزرقہم ولا تقارنہم حتی تلبس
لان صعد فوق البیت فاصعد معہ وان

الساني وهي داؤد بن داود وشاهده
وكتبه وهو عبد مسلم وقال هم
سواء
والساني واسمها ابي داود بن داود
وكتبه وهو عبد مسلم وقال هم
سواء

☆ "باب السليم" سلم كايان ☆

"بيان الخبر الدال على انه لا يصح السلم في المصطفى عن ابي داود
عند حذلول الاجل" مت پر ہی ہو سکے وقت پر ہی سلم کی جگہ نہیں

(۳۸۲) (۳۸۲) (۳۸۲) (۳۸۲)
ابن مسعود عن ابن عمر قال
رسول الله ﷺ عن السلم في العمل
حتى يندو صلاحه. (رواه الحارثي
وعند أبي داود في الحديث قصه)
وهي الباب عن أبي داود الطيالسي
وعند ابن أبي شيبة معناه

"بيان الخبر الدال على انه لا يصح السلم في الحيوان"

حيوان میں ہی سلم جائز نہیں ہے

(۳۸۳) (۳۸۳) (۳۸۳) (۳۸۳)
عند عن ابراهيم عن عبد الله بن
مسعود بن رباح سلم مالا في لثامه
عند عن ابراهيم عن عبد الله بن
مسعود بن رباح سلم مالا في لثامه

ولب لب معه. رواه طلحة وابن
عسرو وأخرج مسلم معناه
بين فرما جس اپنے چاندی کے ٹکے دینے
سے لے کر اور ان کے چاندی کے ٹکے لے کر
تندر سے لے کر چاندی کے ٹکے لے کر
اور چاندی کے ٹکے لے کر چاندی کے ٹکے لے کر
چاندی کے ٹکے لے کر چاندی کے ٹکے لے کر

"بيان الخبر الدال على بيع الحيوان بالحيوان إذا كان بدأ

ببد" حيوان کو حیوان کے بدلے بیچنے کی اجازت جبکہ ہاتھ دے رہا ہو

(۳۸۰) (۳۸۰) (۳۸۰) (۳۸۰)
الزهر عن حابر بن رسول الله ﷺ
اشترى عشرين بعدا. رواه الحارثي
وابن داود. معناه. (رواه الحارثي
والسني بقم من يظهر من الحديث أن
اشترى في هذا الحديث بعض باع

"بيان الخبر الدال على التشدد بدلي الرما" (۳۸۱) (۳۸۱) (۳۸۱) (۳۸۱)

(۳۸۱) (۳۸۱) (۳۸۱) (۳۸۱)
اسحاق عن الحارث عن علي قال
رسول الله ﷺ اكل الرما وموكله
رواه الحارثي عن أبي داود

باب الحوالة "نقل الدین کا بیان"

"وهي نقل الدين من ذمة الي ذمة اخرى"

"بيان الخیر الدال علی جواز الحوالة بالذیون دون الاعیان"

"حوالہ دیون کا جائز ہے اعیان کا نہیں"

ابن اہل معلوم فی ذمی معلوم فکرمہ
ذلک ابن مسعود قال حلوس مالک
ولا تسلم فی الحوان۔ رواہ ابن عسرو
والامام محمد فی الاثر عنہ وهو
ملعب انتھا
آئی نے کسی کو چند معلوم و نہیں میں
مترددت میں کوئی پر حق سلم کر کے مال
یا عیدانہ بن مسعود نے اسکو اچھا نہیں
سمجھا اور عجم و اپنے اصل مال کے اور معین
میں حق سلم مت کر۔

باب الکفالة "ضمانت کا بیان"

"بيان الخیر الدال علی مشرو عبة الکفالة بتوعیها بالنفس"

"والخبر الشائع" ضمانت بالنفس کی دونوں قسموں کی مشرو عیت کا بیان ہے

(۳۸۵) (۳۸۶) لام ابو حنیفہ نے
اسماعیل بن عیاش الحمصی عن
شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی
امامہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ
يقول التزعم غلام ذکلیل، رواہ
طبعة والخمسة الاتساق بلقط
العزبة مؤداة والمنفعة مردودة
والدين مطلق والزعم غلام آخره
ابن ماجة واس حنان
(۳۸۵) (۳۸۶) لام ابو حنیفہ نے
اسماعیل بن عیاش حمصی سے انہوں نے
شرحبیل بن مسلم خولانی سے انہوں نے
ابو امامہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
زمیم (کھیل) اسرار ہے اور سر کی روایت
میں ہے مگر وہی چیز کو دائیں کیا جائے نہ
بائیں اور پیچہ کیلئے نہ اسکو لوٹا جائے،
قرض کو دیا گیا ہے ٹھیک نہ رہے۔

(۳۸۵) (۳۸۶) ابو حنیفہ عن یھلول
المحمون وهو ابن عمرو الصبری عن
مالک عن نافع عن ابن عمر أن النبی
ﷺ قال مطلق العنی ظلم۔ رواہ ابن
عسرو وأخره ابن ماجة بریالة رتب
احلت علی مثنی قایمہ۔ رواہ احمد
والترمذی نحوه ولی المطلق علیہ مثله۔
رواہ احمد والطبرانی۔ قال الخطابی
اصحاب الحديث يروون۔ إذا جمع
بالشد بد وهو غلط وصوابه بالضعف.
جمع

باب الشرکة و الشراكة "شرکت اور شراکت کا بیان"

(۳۸۶) (۳۸۷) ابی حنیفہ حدیث عبد اللہ
ابن مسعود الذی تقدم فی مع السلم
ابن مسعود کی روایت ہے کہ جو حق سلم میں گذر



الشركة المطاوعة، الشركة الصان،
الشركة الصانع، الشركة الوجوه،
المضارب خمس مراتب: ائمن فی
الابتداء فلما تصرف يكون وكلاء
ولما ربح يكون شريكة ولما خسر
المضاربة يكون أجراً ولما خالف
يكون غاصباً، والفصل فی كتب
الفقه، وروی ابن خسر عن عمرو
ابن حبيب البصري عن ابي حنيفة .

مكي (اشتمل شركت شركت کی چار قسمیں
ہیں۔ ۱۔ مضاربہ، ۲۔ حاکم، ۳۔ شرکت
مشاركہ، ۴۔ شرکت مجزئہ۔
مراتب مضارب: مضارب کے پانچ مرتبے
ہیں۔ ۱۔ معاملہ کی ابتداء میں ائمن ہے،
۲۔ یقوت تصرف وکیل ہے، ۳۔ ضرر و نفع
کے وقت میں شریک، ۴۔ ضرر جب معاملہ
خاموش ہو جائے تو آخر ہے، ۵۔ ضرر و بربانی
کی حالت کے وقت غاصب، تفصیل کتب
فقه میں ہے۔

(۳۸۷) وروی طلحة عن
ابن يوسف عن ابي حنيفة عن عبيد الله
ابن حميد بن عبيد الله الانصاري
الكوبي عن ابيه عن عمرو بن الخطاب
(أب) أعطاه ابي عمر مائة مضاربة
ليبيع .

(۳۸۷) محمد بن یوسف نے ابو حنیفہ سے انہوں نے ابو حنیفہ سے
ابن حمید بن عابد بن عبد اللہ انصاری
الکوفی سے اس کے ابو عمرو بن الخطاب
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن
الخطاب سے روایت کیا کہ محمد بن حمید
انصاری کو ایک ہزار مائے مضاربہ سے
مضاربہ کے طور پر دیا۔



باب القضاء "باب القضاء"

"بيان الحبر العدل على أن من قضى بغير علم أو غير حق استوجب النار"
چاہے علم اور خلاف حق فیصلہ کرنے والا قاضی مستحق جہنم ہے۔

(۳۸۸) وروى حنيفة عن الحسن
ابن عبيد الله عن حبيب بن ابي ثابت
عن ابي بريدة عن ابيه قال قال رسول
الله ﷺ القضاء ثلاثة: قاضيان في
الدار، قاض يقضي في الناس بغير علم
ويؤكل بعضهم مال بعض وقاض ترك
عنه ويقضي بغير الحق فهذان في
الدار وقاض يقضي بكتاب الله ليهو في
الحق، ورواه الحارثي وأخرجه
ابوداؤد والترمذي وابن ماجه
والحاكم والبيهقي وقال الحاكم هو
على شرط مسلم .

(۳۸۸) امام ابو حنیفہ نے حسن
بن عبد اللہ سے انہوں نے حبيب بن ابی ثابت
سے ابي بريدة سے اس کے ابو سے انہوں
نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی تین طرح
کے ہیں ۱۔ وہ جنہم میں جائیں گے ایک وہ جو
بے علم کے خود فیصلہ دے اور ایک وہ جس نے اپنا علم
دوسرے کو کھلائے ایک وہ جس نے اپنا علم
چھوڑ دیا اور ۲۔ حق فیصلہ کیا ۳۔ دوسروں کو
میں جائیں گے اور کتاب اللہ سے فیصلہ
کرنے والے جنت میں جائیں گے۔

"بيان الحبر العدل على أن تولية القضاء بين الناس من حيلة الا مارة"

قوة من لوگوں پر ایک طرح کا حاکم ہے۔

(۳۸۹) وروى حنيفة عن الحسن
(۳۸۹) امام ابو حنیفہ نے حسن

رجلین، ورواه العارفی من طرق عن
الامام ورواه ابن عسرو وطلحة عن
طرق عن وأخرج ابن خزيمة
وابوداود والنسبی واللعلی فی ترمذی
وفی مسند احمد مضافة ورواه
الدارقطنی فی الاثراد من طرق ابی
حنيفة وأخرج المحدثون مطولاً
ومختصراً.

ہاتھ دوسری روایت میں ہے کہ تم ہمارے
ساتھ نہیں تھے، انہوں نے عرض کیا کہ
آپ ہمارے پاس آؤ لیٹے ہیں دوسری
روایت میں ہے آج تک خبر لاتے ہیں تو تم
آپ کی تصدیق کرتے ہیں اس ہاتھ کے
ہمارے میں تصدیق نہ کریں اس پر رسول اللہ
ﷺ نے ان کی شہادت کو دوسروں کی
شہادت قرار دیا۔

"بیان الخیر الدال علی عدم جواز شهادة المخدود فی القذف"
محمد ودونی القذف کی گواہی معتبر نہیں ہے

(۳۹۵) (۳۹۵) (۳۹۵) (۳۹۵)
عن ابراهيم عن شريح فی قوله تعالى:
"ولا تقبلوا لهم شهادة ابداً، وأولئك
هم الفاسقون، إلا الذين تابوا من بعد
ذلك وأصلحوا فإن الله غفور رحيم
قال إذا تاب ذهب عنه اسم الفسق
وأما الشهادة فلا تقبل له أبداً ورواه ابن
عسرو والامام محمد وقال به لأحمد
وهو قول ابی حنيفة أخرج الترمذی

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے قاضی
شریع سے روایت کیا اللہ تعالیٰ کی
لوگ کیا پر جہنم نہ لگائیں ان کی
گواہی بھی قبول نہ کرو یہی اللہ کی
مدد ہے اللہ والے ہیں مگر جن لوگوں نے
اپنے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح
اللہ تعالیٰ کا محبوب بنائے وہ ایمان ہے،
قاضی شریع نے کہا اب توبہ کی توقع

عشبة عن حاتم فلا يصح رواه
العارف ورواه السنة إلا السني.

عشبة نے فرمایا کہ جو شخص (بچہ بڑی) کی
روایت کرے وہی گناہگار ہے اس کو مستند نہ کرے۔

باب الشهادة "گواہی دینے کا بیان"

وهي أصغر بصفة الشئ عن
مصلحة وعيان لا يضمن وحسبنا وقيل
بأن كون الشهادة حجة في الأحكام لا
غير يحصل الصلح والكلب ولكن ترك
لقاس بالقص ولا جماع

شہادت خبر ہے صوفی کتب کا
مصلحت اور عیان لا یضمن وحسبنا وقیل
بأن كون الشهادة حجة في الأحكام لا
غير يحصل الصلح والكلب ولكن ترك
لقاس بالقص ولا جماع

بيان الخبر الدال على أن الحاكم الأعظم حلف الشهادة الواحد يجوز له أن يحكم به
في ذلك كقولهم ما حكم القاضي كذا في شيء

(۳۹۵) (۳۹۵) (۳۹۵) (۳۹۵)
عن ابراهيم عن ابی عبدالله
هو القائل عن حزيمة بن ثابت أنه مر
على رسول الله ﷺ ومعه اعرابي
بجديد بعد عقدته مع رسول الله
ﷺ فقال حزيمة اشهدناك الفسقة
من رسول الله ﷺ فقال له رسول
الله ﷺ من اين علمت ذلك؟ قال
تجسنا بالوصي فصدقك قال فجعل
رسول الله ﷺ شهادته شهادة

انہوں نے ابراہیم سے ابی عبد اللہ
ہو القائل عن حزيمة بن ثابت أنه مر
على رسول الله ﷺ ومعه اعرابي
بجديد بعد عقدته مع رسول الله
ﷺ فقال حزيمة اشهدناك الفسقة
من رسول الله ﷺ فقال له رسول
الله ﷺ من اين علمت ذلك؟ قال
تجسنا بالوصي فصدقك قال فجعل
رسول الله ﷺ شهادته شهادة

المذمى واليمين على المدعى عليه
وكان لا يرد اليمين رواه محمد وقال
به نافع
کرہمہ کی کا کام ہے (اور گواہیوں تو) قسم
کھانہ کی علیہ کا کام ہے اور وہ قسم کا اعتبار
کرتے تھے۔

(۳۹۹) ابو حنیفہؒ عن عمرو
بن شعيب عن ثوبان عن جده ان قبيصة
قال اليمين على المدعى واليمين على
المدعى عليه رواه طحاوي وصحاحون وفيه
احاديث وسوال وجواب

"بيان الخبر القائل على أن الرجلين يهديان شيئاً وليست لهما بينة
فالقول قول التابع أو يترادان" جن دو آدمیوں کے پاس گواہی ہوں تو یا تو
باتیغ کا قول مستحب ہو گا یا سائل سائل ہو جائیگا

(۴۰۰) ابو حنیفہؒ عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبدالله بن مسعود ان الاثنتین
لمس اشترى من عبدالله والقباض
رفیق بلا مارة فقاضه عبدالله فقال
الاثنتین اشتریت منك بعشرة آلاف
درهم فقال عبدالله بعك بعشرين الفا
فقال عبدالله اسلم يني وينك وجلا

(۴۰۰) امام ابو حنیفہؒ نے عام
بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود
روایت کیا کہ ایک شخص نے بیعت
الہی کے کلاموں میں سے کچھ کلام ہدائے
بن مسعود سے فرجے حضرت ابن مسود
نے قیمت کا تقاضہ کیا تو دونوں میں اختلاف
ہو گیا ایک نے کہا میں نے دس ہزار درہم

والمدعى على المدعى وهو مروى عن
كثير من الاسلاف
بعض گواہوں کی گواہی بھی قبول نہیں
ہو گی حنیفہ کا یہی مسلک ہے۔

"باب الدعوى واليقات" دعویٰ اور بیعت کا بیان ہے

"بيان الخبر القائل على أن اليمين بدل عن البينة والقدرة على الاصل
تظل حكم الخلف" گواہ نہ ہو سکے وقت قسم گواہ کے قائم مقام ہے

(۳۹۹) ابو حنیفہؒ عن
حماد عن الشعبي عن ابن عباس قال
قال رسول الله ﷺ المدعى عليه
اولی باليمين المالم تكن بينة رواه
الحارثي وابن المنظر والمدعى عليه
ابن حنیفہؒ لہ علاج وهو ضعف

(۳۹۷) ابو حنیفہؒ عن
حماد عن ابراهيم عن شريح بن
الحارث عن عمر بن الخطاب عن
النسائي قال قضی باليمين على
المدعى واليمين على المدعى عليه
إذا انكر رواه ابن مسعود

(۳۹۸) ابو حنیفہؒ عن
حماد عن ابراهيم عن ابن عباس قال اليمين على
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے شریح بن
عمر بن خطاب سے انہوں نے عمر بن خطاب
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے
کہے (اور مدعی کے پاس گواہیوں)

رجلین اختصا الیہ فی نقاۃ ظن کل مینہ
انہا نقۃ نہت عند قضی بہا التلی فی
یہ، رواہ الحارثی و طلحہ وابن العظفر
کلہم عن لاجلج وهو ضعیف ورواہ
طلحہ وابن عبدالباقی بطریق لیس فیہا
للاجلج، وانخرجه عبدالقزاق وابن ابی
شیبہ فی منہ قضی رسول اللہ ﷺ بہ
بہما زید قال الامام محمد وہ یقنی من
شاء التفصیل فلیطالع اصل الکتاب

باب "الإقرار" اقرار کا بیان

(۶۰۳) (۴۰۳) امام ابو حنیفہ نے حاکم
ابن موند عن ابن بربدہ عن عبد بن حاتم
عن مالک اسی ﷺ قال بن الاقر
فسألی فأنتم علیہ الحد، والحدیث بنامہ
فلنقدم فی الحدود، وانخرجه مسلم
وحد عن بربدہ نحوه

باب "الصلح" صلح کا بیان

وهو عارۃ عن عقد برفع

القال الا شئت لانی قد جعلتک بیی
وبین نفسك فقال عبد اللہ لانی
سأقضی بیی وبینک بقضاء سمعۃ
من رسول اللہ ﷺ، بقول إذا اختلف
البعان ولم تکن لهما بینۃ فالتقول
عاقلاً "تابع" ابوہریرۃ، رواہ الحارثی
بطریق کثیرہ۔
میں خریدے ہیں اور ان مسودہ نے فرمایا
میں جزا میں ان مسودہ نے فرمایا میرے
اور اپنے درمیان کوئی فیصلہ کرنے والے کرو
انھوں نے فرمایا خود آپ فیصلہ دیں میں
مسودہ نے فرمایا میں اپنے اور آپ کے
درمیان رسول اللہ ﷺ کا وہ فیصلہ دوں گا جو
میں نے خود سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ
کو فرمایا ہوئے تاکہ جب خریدے نہ ہو بیچتے
والے میں اختلاف ہو جائے تو کسی کے پاس
گواہ ہوں تو بیچتے والے کی بات مانی جائے گی یا
نہ سو تو فرم کر دیں۔

(۶۰۶) عن ابی حنیفہ لہ
روایات بمجموعہ یصح الاستصحاب
لہ مثل روایۃ ۶۰۰ وروایات کثیرہ
ترکھا ووما لا اختصار۔

"بیان الخبر الذال أن العارح وذا البید إذا اقاما بینۃ علی الشاح فذوال البید
اولی" (اگر دو شخص باہم فیصلہ کر لیں تو ذوال البید کی بات مستحب ہے)

(۶۰۶) (۴۰۲) امام ابو حنیفہ نے ابو زہر
الزہر عن جابر عن ابی حنیفہ ان
سے انہوں نے حضرت جابر سے روایت کیا

جابر عن النبی ﷺ انه لما قلت
المعری فی المذنبۃ عند المنبر لثلاثاً
ابھا الناس احبوا اموالکم علیکم
فانہ من اعمر شیئاً فہو للذی اعمرہ
فی حیاۃ المعمور بعد موتہ، رواہ
طلحۃ وسعد بن الصلت والامام
محمد واخرجہ مسلم واحمد۔
ارشاد کا ہے۔

(۱۱۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد عن ابرہم انه قال من اعمر شیئاً
فہو لہ فی حیاۃ ولقبہ من بعد موتہ رواہ
محمد والحسن بن زیاد عن واخرجہ
الحصانی عن حلیۃ جابر ولقد ذکر

(۱۱۳) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
یحییٰ بن ابي حنیفہ الاسدی الکھلی
الکوفی ان ابن عمرؓ مثل عن المعری
لما قال لہا لمن اعطیہا وہی فی یانہ رواہ
طلحۃ وغیرہ وسعد بن الصلت والحصانی عن
جابر



حلفہ فلذکر المذنبۃ، وہی ولا تنقل
اموالہ شیئاً من بیت زوجہا الا بالقبول
یا رسول اللہ ولا الطعام؛ قال ولا الطعام
لانہ من الفضل اموالہا ولقد تقدم بطولہ
فی الکفایۃ واشترانا لہ ان اماناً زاد وابن
ماجد اخرجہا وعند ابی حنوفہ عن غیر
حذا الطريق وعند السنائی وابن ماجہ
لا یجوز لامرأۃ عطیۃ الا باذن زوجها

"باب المعری، والرقیہ" ﴿عن عمری اور رقیہ کا بیان﴾

المعری وہی ہفتی مذکور
المعرب لہ وہی جترۃ للمعمر
المعرب لہ حال حیۃ وورثہ بعد
وفاتہ والرقیہ، مثلاً یقول ذاری لک
وقی معاً ان مت فلک فہی لک
عمری سو وہی بیک وقت حرکت
کسی شئی کو کہہ کر دیا یہ معرب لہ کے لئے
جائز ہے اس کی حیثیت میں اور اس کے مرنے
کے بعد اس کے ورثہ کو اپنے ورثہ میں ملا دیا
یہ امر گہر سے لے کر قہر سے لے کر اس کے سنی
یہ ہے کہ اگر میں تم سے پہلے مر گیا تو یہ گھر
تمرا ہے۔

(۱۱۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
بلال بن ابي بلال بن مرداس الظفری
ثم العسی عن وہب بن کبسان عن
ابن ابی بلال سے انہوں نے روایت کی کہ انہوں نے
ابن ابی بلال سے انہوں نے روایت کی کہ انہوں نے

”بیان الخیر الدال علی النهی عن إستحسان الارض بشئ منها“

﴿زمین کو زمین کی پیداوار کے بدلے کر لینے کی ممانعت﴾

(۱۱۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
ابن حصین عثمان بن حاصم الاسدی
عن عیالہ بن وقاعة بن رافع بن خلیج
عن امیہ عن رافع بن خلیج بن رسول
الله ﷺ مر بحائط فاعجبہ لقلل لمن
خلفا فقالوا لرافع بن خلیج وقال
رافع ہولی یا رسول الله ﷺ لقلل
من این ہولک لقلل إستاجرہ لقلل لا
تستاجرہ بشئ من روادہ العازی
رووی بطرق ولی الاعرج قال ابو
حنیفہ یمنی الثلث والرابع لما بالقود
فلا یاس بہ امرجہ الشیخان
وابوداود والسنائی ومسلم وابن
ماجہ باسناد مختلفة والمطاہ معوجة،
ولی رولہ ”بزی وعملی فی الشطر
ولیس لقلل الشطر لحکم برد الارض
الی أهلها واعلم لقللہ

(۱۱۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
حماد بن ابراہیم عن ابی سعید وابی
ہریرۃ عن النبی ﷺ قال من استاجر
اجیراً فلیعلمہ اجرتہ، رواد محمد
والحسن بن زہاد والشارطبی وابن
خسرو وابن ابی شیبہ ورواہ اسحاق
عن عبدالرزاق والعرجۃ احمد
وابوداود ولی المرسل قال ابو
زرعۃ السورف هو الصحیح قال
الحافظ وابراہیم التیمی لم یفرک انما
سعید ولا ابانیرۃ والمعنی فی
البحاری فی حدیث ابی ہریرۃ قال
انا غصمہم فہ ورجل استاجر اجیراً
فاسوئی منہ ولم یعطہ اجرہ۔



"بیان الحصر الدال علی التهی عن مؤاجرة المستأجر الارض باكثر معا يستاجر" چارمین کو کر ایہ پر لیکر اس سے زیادہ کر ایہ پر دینے کی ممانعت ہے

(۱۶۶) چارویں حدیث عن حماد
عن ابراہیم فی الرجل يستاجر الارض ثم
یؤجرها باكثر معا یسا جرحا قتل لا
عمر فی القتل لا ان یحدث فیها شیء
رواہ محمد بن الحسن ومعا فی حدیث
ابی داؤد قبل هذا الباب عن عبد الرحمن
بن ابي نعیم

"بیان الحصر الدال علی جواز الاستیجار علی عمل معلوم
کالحجامة" چارمین کام پر اجیر رکھنے کا جواز ہے

(۱۶۷) چارویں حدیث عن ابی
السوداء عن ابی حنبل عن ابن عباس ان
ابی سفيان اصبح واعطى الجمل اجرة
ولو كان خبثا ما اعطاه ورواہ الحزلی
واخرجه البخاری ولبوداد وفتیح بن
عن حسن ولبه زیادہ
(۱۶۸) کام ایک شیعہ نے ابو
اسود سے انہوں نے ابو حنبل سے انہوں
نے ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے علی گوی اور کام کو مزدوری عطا
کی کہ یہ مزدوری فیث (نماز) ہوئی تو
گزشتہ دن کے آگے سے بھی ملدگی کرے
اس پر مزدور مجرم نہ ہو

"باب الولاء" ول کا بیان کیا

هو نوعان ولاء علقہ و ولاء
مولاة وسب ولاء العنقة العنق
رواہ کی دو قسمیں ہیں اولیہ
مولاة وسب ولاء العنقة العنق
حق ہے اس حق میں۔

"بیان الحصر الدال علی ولاء العنقة وإبطال الشرط المخالف لمقتضى
العقد" چارواں عقاق کی دلیل اور مستثنیٰ عقد کے خلاف شرط باطل ہے

(۱۶۸) چارویں حدیث عن حماد
عن ابراہیم عن الامود عن عائشة
انہا فرادت ان تشری بمررة لعنقا،
فقال موا لہا لا تبعھا الا ان تشرط
ولاء لا فذکرت ذلک فرسول اللہ
ﷺ فقال الولاء لمن اعقب، ورواہ
الحزلی والکلاعی وابن جریر
واخرجه مسلم والترمذی، وظل السید
محمد مرتضی الزیدی الہندی، لما
علم مولی بمررة باعھا بدون شرط
وعمل زوجھا عبد لغیرھا رسول
اللہ ﷺ فاعتبرت لغیرھا

(۱۶۹) کام ایک شیعہ نے حماد
انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ
میں نے بمررة کو آزاد کرنے کے لئے خرید
لیا (لیکن اسے کہا کہ ہمیں شرط ہے
تجلیں گے کہ ولاء ہمارا ہوگا مائلا صدیقہ نے
جنسور اکرم ﷺ سے ذکر کیا رشیہ ہوا کہ
اسکے بمررة کو آزاد کرے جب اسکاں کو خبر ہوئی
تو بلا شرط بیچ دیا نصف نے لیں کیا کہ بمررة
شادی شدہ تھی اور شرط بیچام تھے دوسری
روایت میں ہے کہ اس وقت آزاد تھے
بمررة کو خرید حق ولاء نکاح سے آزاد ہو گئی

☆ "باب الرهن" رکن کا بیان ☆

"بیان الخیر الدال علی ان الرهن لا تختص بالسفر"

﴿گر وہی رکنا سز کے ساتھ خاص نہیں ہے﴾

(۳۴۱) امام ابو حنیفہؒ نے مد سے

انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اس سے

انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا کہ رسول

اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے طعام (بر)

قرعہ اور زور کن رکھی (بر) تیس سال کا

وہ وقت مقرر تھا سالہ بد شریف میں

اجل بتین من مجموع الرواہات

برعاً من حلیہ ثلاثین صاعاً من

رکن رکنا ہائے قرآن کریم میں سز کی

قید عات کے طور پر ہے۔

(۳۴۱) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن

حماد عن ابراہیم عن الا سود عن

عائشہ ان رسول اللہ ﷺ اشترى من

یہودی طعاماً واربعة درعاً، ورواہ

الحارثی والدارقطنی وابن عبدالحق

وهو مطلق علیہ عن عائشہ بزيادة بلی

اجل بتین من مجموع الرواہات

برعاً من حلیہ ثلاثین صاعاً من

شعر وفدا فی المبدیۃ المنورۃ

☆ "باب الحجر" تعرف سے روکنے کا بیان ☆

وهو مع عن النصف لولا

وفداً بصر روق وجون

"بیان الخیر الدال علی ان الولاء لا یماع ولا یزہب"

﴿ولاء کو نہ بچا جائے اور نہ حب کیا جائے﴾

(۳۴۳) امام ابو حنیفہؒ نے عطاء

عطاء بن یسار عن ابن عمر عن النبی

ﷺ اے نبی عن مع الولاء وعن

ہبیم، ورواہ الحارثی واخرجه السی

والامام احمد وکثیر من الحفاظ ولفہ

کلام طویل فانظر الاصل،

(۳۴۰) ﴿ابو حنیفہؒ﴾ عن

ابن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ

ﷺ قال الولاء لعمدۃ کل جماعۃ لا

یماع ولا یزہب، ورواہ ابن المنذر

مسلسلاً بالاسناد عن الامام الشافعی عن

الامام محمد عن الامام ابی یوسف عن

الامام ابی حنیفہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

المجروح حتى يعقل وعن النائم حتى
يسقط رواه الحارثي وأخرج
الأربعة إلا الترمذي والحاكم وفيه
روايات وأبحاث حليقة للبطر اصل
بغير ما جاء

الكتاب

"بيان الخبر الدال على ان الغلام إذا بلغ الحلم ارتفع عنه اليمين"
چند بعد از بلوغ تم قسم ہو جاتا ہے

(۱۲۶۱) ابو حنیفہ کے عن
محمد بن المنکدر عن النبی قال قال
رسول اللہ ﷺ لا ینم بعد حلم رواه
الحارثي وأخرج أبو داود.

"بيان الخبر الدال على ان إتيان العامة أمانة التكليف"
کرمے نے زمانہ اگر تکلف ہو نکل علامت ہے

(۱۲۶۵) ابو حنیفہ کے عن
عن ابن عمر قال السنة إذا نبت عامة
الغلام جرت عليه الألقام. رواه
الحارثي والأربعة وقد تقدم من حديث

"بيان الخبر الدال على عدم نفوذ تصرف المجنون الذي لا يعقل
اصلہ چنانچہ کا تصرف نافذ نہیں ہے

(۱۲۶۲) ابو حنیفہ کے عن حماد
عن سعد بن حمر عن حلیقة قال قال رسول
اللہ ﷺ لا يجوز لشعوه غلاق ولا بيع
ولا شراء. رواه الحارثي ومن المفقود
صحب ورواه حمر عن أبي حلیقة بسند
حد وثق أبي حنیفة عن علی بن مسعود صحیح
عن غلاق صحیح بإسناد المعوية وهو
المعروف علی غلق. وقصص العطل بآدم
عدم حلیقة العطب هو والمجون مقلوبان
و هو اتفاق كذا قال المصنف.

"بيان الخبر الدال على عدم نفوذ تصرف الصبي الذي لا
يعقل اصلہ چنانچہ بچے کا تصرف نافذ نہیں ہے

(۱۲۶۳) ابو حنیفہ کے عن حماد
عن ابراهيم عن لاسود عن عائشة
عن النبي ﷺ انه قال رفع القلم عن
الذات عن الصبي حتى يمكروا وعن
عائشة عن النبي ﷺ انه قال رفع القلم عن
الذات عن الصبي حتى يمكروا وعن

عن ابي حنيفة قال لا يسم الرجل على
سوم امه لذكر العاهل وله ولا تخرج
المرأة من بيت زوجها قبل ان يطلع
فقال الطعن فقل امواكم قد نعلم ان
باب الاجرة والمراد بالظلم هنا الضمير
كالحيلة وقليلها واما غير المدعى فلها ان
تتصلق به على العادة العرفية بين الناس
كو حليف ونحوه من غير اطلاق خروج
لان ذلك مألوف له عادة والله اعلم

باب الغصب "غصب کا بیان"

"بيان الغصب الدال على ان الشاة اذا بيعت بغير اذن مالکها لا يجوز
الانتفاع بها قبل اداء الضمان لمراد ضمان سے پہلے معصومہ چیز سے اتفاق جائز نہیں

(۲۲۹) ابو حنیفہ عن عاصم
عن کلب الجرمی عن ابي برة بن ابي
موسی عن ابي موسی الاشعری ان
رسول اللہ ﷺ زاولوا من الانتصاف فی
دارهم فلم یجاولوا شاة فصعرا لہ منها
طیوانا لاعداء من النعم شاة لاکلہ لمنفعة
ساعة لا یسبغہ فقال ما شان هذا الناعم؟
ابن کلب جرمی سے انہوں نے ابو برة سے
ابی موسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری
سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے
انصار کے ایک قبیلہ کی ان کے یہاں زیارت
کی اور ان کوں نے ایک بکری ذبح کی اس میں
سے ان کے لئے کھانا تیار کیا تھا۔

اسے قن نہ مت کر سنا کہ روایت کرتے ہیں
نہ موت ہوتا ہے نہ قصور۔

"بيان الغصب الدال على ان العبد المأذون بملك نفسه من اتخاذ
التضاملة الهيرة" (عبد ماذون مختصر ضیافت کر سکتا ہے)

(۲۲۷) ابو حنیفہ عن ابي
حنيفة مسلم بن كيسان السلقی عن
مس بن مالك قال كان رسول الله ﷺ
بجيب دعوة المملوك وهو قد ربي
وركب الحمار، وراه الحلبي والقرطبي
في الحجاز وابن ماجه في الفرزدق واخرجه
الحاكم وقال صحيح الاسناد والمراد
من المملوك المألوف والاب والوصى لا
يملكون الضاة لة والصفه عن مال
الصغير

"بيان الغصب الدال على ان للمرأة ان تتصدق من بيت زوجها بشئ يسير
كو حليف ونحوه" (عورت خیر کے گھر سے معمولی چیز صدقہ کر سکتی ہے)

(۲۲۸) ابو حنیفہ عن حماد
عن ابراهيم عن ابي مسعود وار هرورة
سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ابو

عبدالله قال قال رسول الله ﷺ
الحواشي بشفعة ابا. كفت الطريق
واحدة ويروى بسلفه (والمعنى واحد)
روي خلدان السليمان ومضمونها
بطريق كثيرة من ابي حنيفة وغيرهم
بإسناد، وسواء بطول ذكرها

"بيان الخبر المبين ابي الحواشي" ذكرنا في كتابنا في زيادة قريب ہے

(۱۳۳) (۱۳۳) (۱۳۳) (۱۳۳)
عن ابراهيم بن شريح انه قال الشفعة من
قبل الابوين: رواه محمد بن عوف
ولما باعها الشفعة لغير ابن الملازمين
اي لغير الملاصق من له فضل بشفعة
بشفعة الاخر وان كان باه بعدا من مكة
اخرى وقول: عشة فان لي جفون ثلثي
لها على قل الرهبان ملك باها، رواه
البحري

"باب المزاحمة والمسافات" ككيت وغيره كوثاني پر دیا ہے

(۱۳۴) (۱۳۴) (۱۳۴) (۱۳۴)

ابن الزبير عن جابر ان النسي ﷺ لہی
عن معاوية، رواه الحارثي والعرجی
مسلم وعبدالله بن وهب والبی
والترمذی والنسائی بطريق اخر،
المعاوية الارض البيضاء بشفعة الرجل
الى الرجل فينقل لها له ثم ياحل من
النسي، (ابن صاحب الارض)

(۱۳۵) (۱۳۵) (۱۳۵) (۱۳۵)
ابن الزبير عن جابر عن النسي ﷺ
لہی عن معاوية، رواه الحارثي والعرجی
مسلم وعبدالله بن وهب والبی
والترمذی والنسائی بطريق اخر،
المعاوية الارض البيضاء بشفعة الرجل
الى الرجل فينقل لها له ثم ياحل من
النسي، (ابن صاحب الارض)

(۱۳۶) (۱۳۶) (۱۳۶) (۱۳۶)

ابن ابي ربيعة عن ابي الوليد بن جابر
قال لہی النسي ﷺ عن المعاوية
والمزاحمة وان بشرى النعل سنة
لوسنين رواه طلبة واعرجة مسلم
وابوداؤد



اور خود بخود گردن کی دھڑکیں جو طرہ کی طرہ
پہل پہلی ہیں۔

”بیان الخیر الدال علی ان الضربة اذا اصابت العقل تقتل عن
الذبح“ ﴿خبر وفیر وکا مثلاً پر گناہ زان کے لئے کافی ہے﴾

(۱۵۶) ﴿خبر حقیقہ﴾ عن سعد
ابن مسروق القوری عن حباب بن رافعہ
عن رافع بن خدیج ان یحییٰ بن ابلہ
الصلقیہ لہ فلفوفہ فلما اصابہم
یا علوفہ و ماہ رجل بہم فاصب مقفلاً
لسواہ النبی ﷺ فصر بائکہ و قال ان
لہا اولاد کما واد النوش فادعہم
منہا شیئاً فاصعوا مثل ما صنعتم بہذا
فلکوفہ، و رواہ الحارثی و الحارثی بن
یزید و حمزہ بن حبیب و غیرہم
و حمیم اللہ و اخرجہ السعہ بطولہ

”باب ما یحل اکلہ و ما لا یحل“ ﴿خبر طلال جانور و کایاں﴾

(۱۵۷) ﴿خبر حقیقہ﴾ عن
محبوبہ بن ثور عن عن عمر بن زید
(۳۵۴) امام ابو حنیفہ نے فرمایا:

(۱۵۹) ﴿خبر حقیقہ﴾ عن
الہدیٰ عن النبی عن جابر بن عبد اللہ
قال مرع ہلام من الانتصار الی قبل احد
لہر فاصطاد لونا فلم یجدہا فلیسہا بہ
فلیسہا بصر فہاء ہاء الی رسول اللہ
ﷺ لہ علیہا یدم فشرہ بالکلیہ، و رواہ
الحارثی عن طریقہ و رواہ الثرمذی فی
المعل و مغلہ عند ابی داؤد و الترمذی و ابن
ماجہ و ابن حبان عن النبی.

”بیان الخیر الدال علی ان الذبیح المری و الحلقوم و النودجان
﴿ذبح میں تمام رگوں کو کاٹ جائے﴾

(۱۶۰) ﴿خبر حقیقہ﴾ عن
حماد عن ابراہیم عن علقمہ قال
اذبح بکل شیء المری الا وداج و النور
الدم ما علی السن و الظفر فانہا مدی
الحیثہ، و رواہ الحارثی عن طریقہ
محمد بن الحسن، المری مصری
الطعام و الشراب و الحلقوم مصری
اللس، و المراد بالوداج کلہا

پاؤں سے عروق جس سے سانس آتا ہے

اکل لحم الخبث لكن فی مسئلة
إسماعیل بن عیاش وضمضم بن
زرعة ولهما مقال.

"بیان الخیر الدال علی حل اکل الارنب" جو خرگوش کے کھانسی ملت ہے

فیہ حدیث جابرؓ وقد تقدم فی باب الذبائح مفصلة.
(۱۵۱) (۱۵۲) ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ
موسیٰ بن طلحة بن عبدالله بن
الحونکبة عن عمر بن الخطابؓ ان
سئل عن لحم الارنب فقال لولا انی
الحنوف ان اربد او المص من
لحمتکم ولکنی مرسل الی بعض من
شهد التحلیث فأرسل الی جابر بن
بابر وأمره ان یحد لهم فقال عمار
أحدی اعرابی الی السیؓ ولما
مشوبہ وأمره باکلفها رواہ محمد بن
الحسن والحسن بن زیاد وأمرجة
السدة وأحمد وابن حبان
ابن ابی عمیر عن جابرؓ انہما
سئلوا عن لحم الارنب فقالوا انی
الحنوف ان اربد او المص من
لحمتکم ولکنی مرسل الی بعض من
شهد التحلیث فأرسل الی جابر بن
بابر وأمره ان یحد لهم فقال عمار
أحدی اعرابی الی السیؓ ولما
مشوبہ وأمره باکلفها رواہ محمد بن
الحسن والحسن بن زیاد وأمرجة
السدة وأحمد وابن حبان

اللہ ﷺ نہیں ہوں میری عمر من لحم کل دی
ناب من السباع وعن کل دی مغلب من
الطیر رواہ الحارثی والاشعثی وروی فی
سائر الکتاب عن یحییٰ بن عمرؓ
وأمرجة مسلم وبنو دود وأصل
الحدیث فی المتفق علیہ.

"بیان الخیر الوارد فی التبیہ عن اکل الخبث" جو کڑوا کھانسی مرانت ہے

(۱۵۳) (۱۵۴) ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ
حماد عن ابراہیم عن الامویہ عن
عائشہؓ انھا نظرت لکلب رجس فبألت
الیہیؓ لیس عن اکلہ فحاء سائل
فأمرت لہ بہ فقال لہا رسول اللہ
ﷺ الطعمین مالاناکلین؟ رواہ
الحارثی وابن عسرو وغیرہ ورواہ
أحمد وفیہ فلم باکلفہ ولم یہ عنہ بلہم
منہ الحل لولا ما لیسہیؓ وفی الحل
حدیث عائشہؓ ولید ابن عباسؓ وابن
عمروؓ یوافق ترجمۃ الہاب حدیث
ابی جواد ان رسول اللہ ﷺ نہیں عن

"بیان الخیر الدال علی النہی عن لحوم الحمر الاہلیہ"

﴿پالتو گدھوں کے گوشت کی حرمت﴾

(۱۵۵) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن تابع
عن ابن عمر قال لہی رسول اللہ ﷺ
عام غزوہ خیبر عن لحوم الحمر الاہلیہ
وعن معاذ النہد رواہ الحارثی وأحمد
وابو یوسف وغیرہ ورواہ الشیخان
(ملاحظہ) ولی بعض الروايات لفظ
وما کما سلفہن

(۱۵۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
سحاح عن البراء قال لہی رسول اللہ
ﷺ عن اکل لحوم الحمر الاہلیہ
رواہ الحارثی والعرجۃ الشیخان
کمانے سے منع کر دیا ہے۔

"بیان الخیر الدال علی اہامۃ اکل الجراد" ﴿گڈی کمانگی اہانت﴾

(۱۵۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ سمع
عائشۃ بنت عبیدہ قتل قال رسول
اللہ ﷺ اکثر اجدادہ تعالیٰ لی
(۱۵۸) حکام ابو حنیفہ نے مانگو
بنت جردہ کو کہتے ہوئے تاکہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ میں پر اندک سب سے

الارض الجراد لا کئلہ ولا احرمة،
رواہ ابن عسوز وسامع ابی حنیفہ
عن عائشۃ بنت عبیدہ قالت قتلہ ابن
عبیدہ لی جمیع العلم عن یحییٰ بن
معین، والعرجۃ ابو حازم وعن حلیث
سلمان القارسی قال وروی عنہ مرسلۃ
والعرجۃ ابن ماجہ، مسنداً والعرجۃ
الشیخان والترمذی والشیخی

"بیان الخیر الدال علی حل اکل ما یضرب عنہ العاء"

﴿جس بھلی سے پانی اتر جائے اسکی ملت﴾

(۱۵۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
عائشۃ عن ابی سعید الخدری قال قال
رسول اللہ ﷺ ما جاز وحہ العاء
لکل (اسی انکشاف) لکل، ورواہ
الحارثی والعرجۃ ابو حازم وابن ماجہ
بلقب ما یلقی البحر او جزو عنہ لکلورۃ
وعادات لہ وطلال لکلورۃ
(۱۵۹) حکام ابو حنیفہ نے غلیہ
سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت
کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بھلی
سے سندرہ کا پانی اتر جائے اور بھلی نہ جائے
اسکو کھانا یا ستر یا ہر چیز کھانے سے اپنی اتر
جائے اسکو کھانا یا پانی میں سر جائے اور ہر
آہانے سے مت کھاؤ

المظفر وابن عمرو آدمیوں کی طرف سے قربانی میں کافی ہے۔

(۱۶۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن مسلم النطن عن رجل عن علقم قال

البرقة تحزى عن سبعة يضجون بها،

رواه محمد بن الحسن في الآثار،

عن

(۱۶۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن

الهميم عن جابر ان رسول الله ﷺ قال

بشرك كل سبعة في جزور، رواه طلحة

وابن المظفر وغيرهما، وأخرج مسلم

والاربعة والابی داود ولفه، البرقة عن

سبعة والجزور عن سبعة أخرجه

الدارقطني والطبراني نحوه

"بيان الخبر الثال على الإباحة في إدخال لحوم الإصاحي"

﴿قربانی کا گوشت ذخیرہ کر نیکی بہت ہے﴾

(۱۶۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن طلحة

ابن مرسو عن حماد شهما حدثه عن

عبدالله بن بريدة عن ابيه عن ابي

لقم قال كنت نهبكم عن لحوم

الإصاحي ان لمسكوها فوق ثلاثة أيام

حماد قال مثل إبراهيم عن الحمص

والفعل ايضا اكمل في الإصاحية قال

الحمص لانه إنما طلب صلاحه ولي

العلية انه ﷺ حصى بكنين

المطرب عن

المطرب عن

"بيان الخبر الثال على التضحية بالجلع السمين" فرب سمين من قربانی

(۱۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن

كتاب بن عبد الرحمن السلمي عن ابي

كباش انه حلب كبشا إلى المدينة

لعمل الناس لا يشعرون لجهاد ابو هريرة

لحمها، فقال نعم الاصحية الجذع

السمين فاشترى الناس، رواه طلحة

وابن عمرو ومحمد بن الحسن

لوگوں نے قرب کیا۔

"بيان الخبر الثال على ان البرقة تحزى عن سبعة"

﴿قربانی کے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے﴾

(۱۷۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد

عن إبراهيم عن ابن مسعود انه قال

البرقة تحزى عن سبعة، رواه ابن

مسعود عن روايت کیا کہ سات

المسح والاباحۃ الاطلاق والزهد والورع اس کہ حظرو اباحت رحد و ورع اور وہاب الکراہیۃ۔ باب النکراہیۃ کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

”باب کراہیۃ الاکل والشرب فی آئۃ الذهب والفضۃ وسائر الانتفاع مقس علیہا“ (سے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی کراہت ہے)

(۱۷۰) (ابو حنیفہ) عن حکیم بن عتبہ عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال کانہ عن حلیفۃ بالمدائن فی السقی دعلقان فشاء بشراب فی جام فضۃ فرماه بد ثم قال ان رسول اللہ ﷺ لہی عن آئۃ الذهب والفضۃ وقال من لہم فی القباہ ولکم فی الاخرۃ۔ رواہ الحارثی وابن عسرو و محمد ابن الحسن ورواہ السنۃ

(۳۷۰) (امام ابو حنیفہ) نے حکم بن عتبہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کیا کہ ہم حضرت حلیفہؓ کے پاس تھے وہاں میں تھے انہوں نے پانی طلب کیا ایک دیہاتی چاندی کے گلاس میں پانی لایا انہوں نے اسے پی لیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سنے اور چاندی کے برتنوں سے پی کرنا اور دینا میں کافروں کیلئے عار اور آخرت میں تباہی ہے۔

”بیان کراہیۃ لبس الحریر للرجال“ (مردوں کو حریر پہننے کی ممانعت ہے)

(۱۷۱) (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابراہیم عن مجاهد عن حلیفۃ قال لہما رسول اللہ ﷺ ان تشرب فی آئۃ الذهب والفضۃ وان تاکل

(۳۷۱) (امام ابو حنیفہ) نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت حلیفہؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو

لبوس موسمکم علی ظہرکم فکثروا ولزودوا رواہ الحسن بن زیاد والحارثی ورواہ السنۃ (الاحباری) حکم قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ روکنے سے منع فرمایا تھا کہ چھوڑی طرح فریوں پر وسعت وہاب کہلا کر جمع کرو۔

”بیان الخیر القابل علی فضل ایام العشر“ (مشرقی الحریکی کی نسبت ہے)

(۳۶۹) (ابو حنیفہ) عن معمر بن راشد عن مسلم البقی عن سعید بن جبر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ ما من ایام افضل عند اللہ من ایام عشر الاضحی فلا تکتروا لہا من ذکرا اللہ عزوجل، رواہ الحارثی واخرجہ القاسمی فی الصیام وابن ماجۃ فی الحج وایرجع الترمذی وابن ماجۃ فیہ یعدل صیام کل یوم منها بعیام سنۃ وایام کل لیلۃ منها بایام لیلۃ القدر

(۳۶۹) (امام ابو حنیفہ) نے کل بن معمر سے انہوں نے مسلم بن سعید بن جبر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہی الحج کے دس دنوں سے زیادہ افضل اللہ کے نزدیک کوئی دن نہیں اس لئے ان میں اللہ کا ذکر زیادہ کرو تشریف کی روایت میں ہے کہ اس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر اور ہر رات کا قیام ایک لیلۃ القدر (شب قدر) کے برابر ہے۔

”باب الاستحسان“ استحسان کا بیان ہے

ہو ترک القیاس بمعاصر الاثرین القیاس کو ترک کرنا کہ تھیں۔ وسمی المحظر والاباحۃ المحظر

وقطعة من ذهب بدم الاخرى ثم قال
فلان حرم علی ذکورہی، رواہ طلحة
وابن المنقر ومحمد بن الحسن ع
واخرجه السلي وابوداود وابن ماجه
واحمد وابن حبان

(۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹)
عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى
عن جليله ان النبي ﷺ لم يمس
لس اجاج (الدياح الحبر
الرقبي) وقال لما فعل ذلك من
لا خلاف له وفي رواية في الاخره رواه
الحلبي والشماعان

سنة چالی کے عرصوں میں کھائے پئے
سے اور ریشم پئے سے منع فرمایا اور شد
فرمایا کہ یہ دنیا میں شکر اور کیلے اور آخرت
میں تمہارے لئے ہے۔

(۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹)
عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي ليلى
عن جليله ان النبي ﷺ لم يمس
لس اجاج (الدياح الحبر
الرقبي) وقال لما فعل ذلك من
لا خلاف له وفي رواية في الاخره رواه
الحلبي والشماعان

ابان الحبر الدال على جواز لس الحبر والذهب للنساء
اور عورتوں کو ریشم اور سونے پہننے کا جواز ہے

(۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶)
عن ابي ابيسة عن عازر بن معبد بن
عبد الله المعمری عن ابي الشرفاء ان
النبي ﷺ أخذ قطعة من حرير بدم

(۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸)
عن عبد الله بن سليمان بن المغيرة القيسي
الكلبي عن معبد بن حبيب انه قال
ذهب جليله بن البعان لأكسى ولده
لص الحبر ثم قدم لأمير الذكور منهم
بزعها وفرها على الالاء رواه
طلحة ومحمد بن الحسن

اور دوا اور لڑکیوں پر پانی رکھ

وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

والاصمین والاثبات والاربع رواہ الاصبی
وسلم بن عمرو و محمد وسمیع اللہ
واخرجه مسلم
اور بزرگوار آپ کو اللہ کی نعمت دکھانے
کیلئے مومن کا تمام خوش ہو گئے اور ایک سے
پارہنگ تک کی اجازت دی۔

”بیان الخیر الدال علی إباحة لبس الخزوان کان مسدود بحجریہ“
(چرشم نے اوٹی کپڑے کی اجازت کی)

(۱۷۸) بیہق حلیفہ عن
ابن الہیثم ان عثمان بن عفان
وعمر بن حفص بن عمر و ابن
ابن مالک و عمر بن ابن الحسین والحسین
ابن علی و شریحاً کلوا بلسون الخز
رواہ محمد بن الحسن والحسن بن زیاد
واطال المصنف ذکر الاستیذان و زاد
کتیراً ولی آخر عن ابن عباس کان
لبس الخز و یقول استمکرو المصمت
والذی لم یخالط شیئاً آخر مما المعلم
وشیخہ فلا یلبس به کلمز فی الروایات
ای المملوط بصوف ہے۔



”بیان الخیر الدال علی فقر الحریر الذی یناح استعمالہ للرجال“
(چرشم کیلئے کئے رہنم کا استعمال سہل ہے)

(۱۷۶) بیہق حلیفہ عن حماد
عن ابراہیم لما قال جاء الی عمر قوم
علیہم الحریر والیناح فقال
جئتمونی فی ذی اهل البوائیة لا یصلح
من الحریر الا هکذا للثلاثة اصنع
الاربعة هذا معنی الخلیفہ، رواہ
الحسن بن زیاد۔

(۱۷۷) بیہق حلیفہ عن حماد
عن ابراہیم عن عمر بن الخطاب کہ ہفت
جسٹاً فصیح کہ علیہم فاصبروا غلبہ فلما
فلوا بلغ ذلک عمر وہم کہ قروا من
فصیحة خرج بالفس لبسہم فلبسوا
ممعہم من الحریر ویناح فلما رغب
غضب وقال قروا لبس اهل الخز، فلما رآوا
غضب عمر قروا وقلوا یصلون فی ذلک
وقلوا یا لیس لربک ملاء کہ علیہم فسر
ذلک عمر لم یرض فی الاصح وہ

(۳۷۵) امام ابو حنیفہ نے حد
سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ
حضرت عمرؓ کے پاس بکرہ لوگ آئے جن کے
لوہر ریشمی لباس تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا
کہ تم بیٹھی لوگوں کی نیت میں میرے پاس
آئے اور ریشم صرف تین انگلی یا چار انگلی
مناسب ہے۔

(۳۷۷) امام ابو حنیفہ نے حد
سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ
نے ایک دن کچھ لوگ اپنے پاس بلوائیہ میں
تیمت غریب طلب دیئے ہوئے اور دینہ
منورہ کے قریب ہوئے تو حضرت عمرؓ
لوگوں کو ٹیکر استیذان کیلئے بلے جن لوگوں
کے پاس جو ریشمی لباس تھے انہوں نے فرمایا
دیکھا تو اسے ہرے اور فرمایا جیہوں کا لباس
۱۲۱ دو لوگوں نے فرما کر دیکھ کر اسے دیا

ابن ہریرۃ عن النبی ﷺ انہ قال اذا
اکل احدکم فلینا کل صبیحہ والا شرب
فلیشرب، صبیحہ فان الشیطان یاکل
بشمالہ وشرب بشمالہ ورواہ طحا
نہ وابن عدنانی ورواہ ابو داود وبقطف
الامام وارضہ مسلم والترمذی
والسبی ویرواہ ولید بن صبیحہ
ولیط بن صبیحہ وارضہ السنۃ ان بنی
فسم الله وکل بسمک وکل معذبتک
نے ابو ہریرۃ سے روایت کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی
کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب
پینے تو دائیں ہاتھ سے پینے اس لیے کہ
شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے ایک
حدیث میں لیا دیا دائیں ہاتھ سے کسے
ایک حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے
قریب ہو جاؤ، ہم اللہ چھو دائیں ہاتھ سے جو
نیرے قریب ہے کھا۔

”بیان الخیر الدال علی استیجاب اجابۃ الداعی“ دعوت قبول کرنا کتاب

(۸۸۲) (بخاری حلیۃ) عن مسلم
الملا عن انس بن مالک ان النبی
ﷺ کان یحب دعوة المملوک
ويعود المريض ويركب الحمار،
ارضہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم
وعصم زیادہ وشہد الحجازہ
(۳۸۲) امام ابو حنیفہ نے مسلم
بخاری سے انہوں نے انس بن مالک سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ غلاموں کی
دعوت قبول کرتے تھے مریض کی
مدد دہی کرتے تھے اور گدے پر بھی سوار
ہو جاتے تھے ایک روایت میں ہے ہزارہ
میں شریک ہوتے تھے۔

”بیان الخیر الدال علی کراہیۃ الاکل متکثراً (۱)“

نیک کار کا چار زانوۃ کھانا کھانا نیک کریمیت

(۱۷۹) (بخاری حلیۃ) عن علی
ابن الافر عن ابن عطیۃ النواعمی ان
النبی ﷺ قال لا اکل متکثراً
واکل کما یاکل العبد والشرب کما
یشرب العبد واعبد ربی حتی یاتینی
الیقین ورواہ الحارثی.
(۳۷۹) امام ابو حنیفہ نے علی بن
الرفی سے انہوں نے عطیہ نواعمی سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
تو نیک کار کو نہیں کھانا بیک کھانا
کھاتا پیتا بولے اور اپنے رب کی محبت
موت کے آنے تک کرتا رہوں گا۔

(۱۸۰) (بخاری حلیۃ) عن حماد عن
ابراہیم عن حلقۃ عن من سوط عن النبی
ﷺ انہ قال لا اکل متکثراً ورواہ
الحسن بن زیاد وابن عسرو ورواہ البخاری
وابو داود وابن ماجہ والترمذی وغیرہم

”بیان الخیر الدال علی التوبی عن اکل الرجل بالشمال“

(بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا مباحثہ)

(۱۸۱) (بخاری حلیۃ) عن
الزہری عن سعید بن المسیب عن
(۳۸۳) امام ابو حنیفہ نے زہری
سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں

”یہاں الخیر الدال علی جواز عبادۃ اہل الکتاب“ اہل کتاب کی عبادت کا ثبوت

(۱۸۳) (ابو حنیفہ) عن

علقمہ بن مرثد عن ابن بربدہ عن ایبہ
عن النبی ﷺ انه قال ذات یوم
لاصحابہ اتھنوا بعد العشاء
الیهودی قال فدخل علیہ فرجده فی
الموت فقال تشهد ان لا اله الا الله؟
قال نعم قال تشهد انی رسول الله؟
فطرانی ایبہ قال فاعاد علیہ النبی
ﷺ فلم یکنلمہ ابوء ثم قال لا النبی
ﷺ تشهد ان لا اله الا الله واتی
رسول الله؟ فطرانی ایبہ فقال لا
ابوء، تشهد فقال النبی ﷺ تشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمداً رسول الله؟
فقال النبی ﷺ الحمد لله الذی اظلمت
لسمۃ من النار، رواہ محمد فی التتار
واحمد والحاکم واصلہ فی البیہقی
وعبد الرزاق زادہ المعاد وکنز وحیہ
وصلی علیہ النبی ﷺ۔
(۳۸۳) ہم ابو حنیفہ نے مقرر
ہی مریح سے انہوں نے ابن بربدہ سے
انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ نبی
ﷺ نے ایک دن عشاء کے بعد
پادری بیوی کی عبادت کریں گے روئی نے
کہیں کے بعد اس کے پاس گئے تو اسکو موت
کی حالت میں پایا اس سے پوچھا کیا تو ارا
اللہ کی شہادت دیتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں آپ
نے پوچھا کیا تو میرے رسول اللہ ہونے کی
شہادت دیتے ہیں؟ اس نے اپنے باپ کی طرف
دیکھا وہی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پھر
دہرایا اس سے آپ نے منکر جواب نہیں دیا
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تو ارا اللہ تعالیٰ
رسول اللہ کی شہادت دیتے ہیں؟ اس نے آپ کی
طرف دیکھا باپ نے کہا ان کی شہادت
نہیں ہے مگر شہادت پڑھا رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے میرے
جب ایک بیان کا شک ہے یہاں۔

”یہاں الخیر الدال علی تحریم اللعب بالآلات المحرمة“

حرام آلات سے کھیلنے کی حرمت کے

(۱۸۴) (ابو حنیفہ) عن مسلم

ابن حمران عن سعد بن جبر عن ابن
عباس عن النبی ﷺ قال ان الله
مكره لكم العمر والبسر والعزما
والكوبة والذف، اخرجه ابوداود
اخرجه احمد وابن حبان، والبيهقی۔
(۳۸۴) ہم ابو حنیفہ نے مسلم
ابن حمران سے انہوں نے سعد بن جبر سے
انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا کہ
مکرہ لکم العمر والبسر والعزما
والكوبة والذف، اخرجه ابوداود
(ہاشم) طیل (محمل بحر) (الذف) مکرہ قرہ
استیجاب۔

(۱۸۵) (ابو حنیفہ) عن

ہاشم عن عامر الشعبي عن امی
الاخوس عن ابن مسعود رفعہ القوا
الکعبین اللیلین یزحزان زحراً فاقاموا من
البسر الذی للاعاجم، رواہ طلحة
وعبد مسلم رفعہ عن لعب بالشرشر
فکانوا صلیحہ فی لیلہ خیر ودمہ۔
(۳۸۵) ہم ابو حنیفہ نے حشم
سے انہوں نے عامر شعی سے انہوں نے ام
الاخوس سے انہوں نے ابن مسعود سے
روایت کیا کہ کعبین سے پھر شدت سے
برائت کرتے ہیں اسلئے کہ پھر عیوں کا میل
رہند مسلم رفعہ عن لعب بالشرشر
فکانوا صلیحہ فی لیلہ خیر ودمہ۔

”یہاں الخیر الدال علی الرخصة فی الغزل“ (غزل کی رخصت کے)

(۱۸۶) (ابو حنیفہ) عن

(۳۸۶) ہم ابو حنیفہ نے حد

عقلمۃ بن مراد عن سليمان بن بريدة
عن ابيه عن ابي ابي بن ابي قال
نهياكم عن زيارة القبور فقد اذن
للمحمد في زيارة قبر ابيه فزوروا ولا
تقولوا هجرة، ورواه الحسن بن زياد،
والعرجۃ بن حبان هكذا في الصحيحين
ورواه غيرهم

ابن عمر سے انہوں نے سليمان بن بريدة
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
ابن ابي سے روایت کیا کہ میں نے سنا
تہوں نے زیارت کے لئے کہا تھا کہ
کہ اپنے باپ کی قبر کی زیارت کی اہمیت
ہو گی اس لئے تم قبروں کی زیارت کرو لیکن
حق (ہر) بات مت کہو

”بیان الخیر الدال علی إباحة المدافاة الارشاد إلی فضل البیان
الیقین“ ﴿معانی کی اباحت اور گناہ کے دودھ کی فضیلت﴾

(۱۸۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
قیس بن مسلم العلنی عن علقمۃ بن
شہاب عن علقمۃ بن مسعود عن ابي
بنیہ قال بن الله لم یزل داء الا وقرول لہ
دواء الا القہوم (ولی رويہ الا السلم)
فلیکم بالان یقرولھا لھما (۱) من کل
الشجر، ورواہ العسقلی وابن الملوک
وکیع عنہ وغیرہم کثیر واعرجۃ
اصحاب السنن وغیرہم

(۳۸۹) کلام کہ حنیفہ نے قیس بن
مسلم جدی سے انہوں نے علقمۃ بن مسعود
سے انہوں نے علقمۃ بن مسعود سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں دی جس کی
بیماری نہ ہو، سوائے بے چارے کے
(ایک روایت میں موت کا بھی ذکر ہے) اس
لئے تم گائے کا دودھ لازم کرو کیونکہ وہ
درست سے کھاتی ہے، ایک روایت میں
نوشہ کا بھی ذکر ہے۔

حماد عن ابراهيم عن علقمۃ الاسود
ابن علقمۃ بن مسعود مثل عن العزل
لقال ان رسول الله ﷺ قال لو ان
شیئاً احدث الله مثله لاسودع صحرة
لخرج، اخرج مسلم واحمد والفضاء
فی المختارۃ

سے انہوں نے ابراهيم سے انہوں نے
علقمۃ بن مسعود سے روایت کیا کہ ابن مسعود
سے عزال کے بارے میں سوال کیا گیا تو
انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ جس سے اللہ نے صحرائے بیابانی کو
میں روایت کر میں ضرور لکھائے گا۔

”بیان الخیر الدال علی کراهیۃ التکلف للضعیف“ ﴿میں نے کثرت کی کراہت﴾

(۱۸۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
محارب بن دثار عن جابر بن عبد
علہ یوما قوم یقرب الھم عبرا وخلا
ثم قال ان رسول الله ﷺ نہانا عن
التکلف ولو لاذلک لتکلف لکم فانی
سمعت رسول الله ﷺ یقول نعم
الادام الخیر، ورواہ العسقلی وطلحۃ
وابن عسرو اعرجۃ احمد ومسلم
والاربعة

(۳۸۷) کلام کہ حنیفہ نے
محارب بن دثار سے انہوں نے حضرت جابر
سے روایت کیا کہ تم نے پاس ایک دن کو
مہمان آئے انہوں نے دینی سرگرمیوں کی
اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم
کو کثرت سے منع فرمایا ہے اگر یہ نہ ہوتا
تہا ہر لئے کثرت کرتا میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا ہے کہ سرگرمیوں میں
سہ

”بیان الخیر الدال علی جواز زیارة القبور“ ﴿زیارت قبر کا جواز﴾

(۱۸۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
(۳۸۸) کلام کہ حنیفہ نے علقمۃ

"بیان الخیر الدال علی کراهیة لحوم الحمر الاہلیة والبانہا"

چنانچہ کہ حمر کے دودھ اور گوشت کے استعمال کی ممانعت ہے

(۹۹۲) بابو حنیفہ عن (۳۹۲) امام ابو حنیفہ نے عذاب
محذوب بن قنبر عن ابن عمر قال لہیں
رسول اللہ ﷺ یوم غیر عن الحوم
الحمر الاہلیة، رواہ الحارثی وطلحہ
ابن عمر مثله رواہ الحارثی وغیرہم
اصحاب عن الرواء مثله ولم یقل غیرہ
رواہ الحارثی۔

(۹۹۳) بابو حنیفہ عن طلحہ عن
ابن عمر مثله رواہ الحارثی وغیرہم
اصحاب عن الرواء مثله ولم یقل غیرہ
رواہ الحارثی۔

(۹۹۴) امام ابو حنیفہ نے عذاب
محذوب بن قنبر عن ابن عمر قال لہیں
رسول اللہ ﷺ یوم غیر عن الحوم
الحمر الاہلیة، رواہ الحارثی وطلحہ
ابن عمر مثله رواہ الحارثی وغیرہم
اصحاب عن الرواء مثله ولم یقل غیرہ
رواہ الحارثی۔

☆☆☆

"بیان الخیر الدال علی إباحة الباع النساء الحیات ان لم یولدن

الاصوات" حمر قرآن کے جتڑہ کیساتھ چنے کی ابادت بشریکہ وہ آواز نہ دے کریں

(۹۹۰) بابو حنیفہ عن ابی
الہلیل غالب بن الہلیل ان نساء کن
مع جنازۃ فاراد عمر ان یطر دھن لقال
رسول اللہ ﷺ دھن فان المہد
لربہ۔ رواہ طلحہ وأخرجہ احمد
والسلی و ابن ماجہ والحاکم۔

(۹۹۱) امام ابو حنیفہ نے ابو
الہذیل غالب بن حذیل سے روایت کیا کہ
کہہ کر میں ایک جتڑہ میں شریک جس
حضرت عمرؓ نے ان کو ابلیس کہہ چاہی چنانچہ
نے فرمایا پھر دودھ نہ پانہ تازہ تم ہے دوسری
روایت میں تفصیل ہے مگر پھر دودھ آنکھیں
انک آلود ہیں کلب سمیت ذرا ہے، اور
تم انا ہے۔

"بیان الخیر المصحح لاکل الجن المعطوب من بلاد الکفار"

چنانچہ کہ کفار کے ملک سے لائے ہوئے خیر کے کھانا کی ابادت ہے

(۹۹۱) بابو حنیفہ عن
عطیہ العوفی عن عبد اللہ بن عمر ان
سألوا متال عن الجن لقال تصنعہ
المجوس من البان المعز لقال
الاکرام اللہ وکل، رواہ محمد بن
الحسن وطلحہ

(۳۹۱) امام ابو حنیفہ نے عبد
عوفی سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے
روایت کیا کہ تم سے نبی کے پاس میں
سوال کیا کیا ایک انکو کبھی کبھی کے دودھ
سے بنا ہے۔ فرمایا اللہ کا نام لے کر کھا۔

”بیان الخیر الدال علی الرخصة فی الاکل فی اُنیة اهل الکتاب“

﴿داخل کتاب کے برتنوں میں کمانیکی اجازت ہے﴾

(۵۰۰) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۵۰۰) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۵۰۱) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۵۰۱) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۵۰۲) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۵۰۲) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔

”بیان الخیر الدال علی الرخصة فی احصاء البھائم“

﴿چرواہوں کو خسی کو بھی کمانیکی اجازت ہے﴾

(۵۰۱) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۵۰۱) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۵۰۲) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۵۰۲) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۵۰۳) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۵۰۳) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔

”بیان الخیر الدال علی کراهیة لحرم التھلیل“ مکرے کے گوشت کی کراہیہ

(۱۹۷) ﴿ابو حنیفہؒ عن الثعلبی﴾ (۱۹۷) امام ابو حنیفہؒ نے الثعلبی سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۱۹۸) ﴿ابو حنیفہؒ عن الثعلبی﴾ (۱۹۸) امام ابو حنیفہؒ نے الثعلبی سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۱۹۹) ﴿ابو حنیفہؒ عن الثعلبی﴾ (۱۹۹) امام ابو حنیفہؒ نے الثعلبی سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔

”بیان الخیر الدال علی ان الطیفة علی الاحیاء“ ﴿حنیفة واجب نہیں اختیار کی ہے﴾

(۱۹۸) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۱۹۸) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۱۹۹) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۱۹۹) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔
 (۲۰۰) ﴿ابو حنیفہؒ عن قتادة﴾ (۲۰۰) امام ابو حنیفہؒ نے قتادہ سے اسی قلابہ عن ابي ثعلبة العنسی عن انسی ﷺ اھم قالوا یا بایض شربک افاکل بانیھم؟ قال ان لم نحلوا منها بشا فاعسوا لھم فھوھما لم نکولھا رواہ الامام محمد وطلحہ۔

”بیان الخمر الدال علی النهی عن التداوی بالمحرم والحس“

﴿تا پاک اور حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت﴾

(۵۰۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابراهیم عن ابن مسعود قال بن
اولادکم ولدوا علی القطرة فلا
تداوهم بالخمر ولا تملوهم بها، فان
الله لم یجعل فی رجس شفاء ولما
جعلهم علی من سقاہم، زواہ محمد بن
الحسن وبنو عسرو والاشقی والخرج
ابن حیان والخرجة مسلم وبنو داود
واحدة وابن ماجة فیه انه یس یلواہ
ولکھ داد وعن ام سلمة ان الله لم
یجعل شفاء فی حرم

”بیان الخمر الدال علی الرخصة فی رقة العين“

(۵۰۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عبد اللہ
ابن ابی زناد عن ابی نوح عن ابن
عمر عن اسماء بنت عیسٰی النخعی
السی صحیحہ ولما ابن من جعفر ولما
ابن ابی زناد عن ابی نوح عن ابن
عمر عن اسماء بنت عیسٰی النخعی
السی صحیحہ

سنة لا یسوا الخمر فان الله هو
الذکر امره الشیخان وبنو داود
یہ اگر کے والا ہے اسی کا شرف ہے نہ کہ
نہیں۔

”بیان الخمر المحظر فیمن یضربک القوم ویحدلهم بالاکاذب“

﴿جو بھڑائی کہتا ہے لوگوں کو ہتھیلی کی ممانعت﴾

(۵۰۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن
یہر بن حکیم بن معاویہ عن امیہ عن حماد
قال قال رسول الله ﷺ ویل للقی
یحدث فیکذب فیضربک بہ القوم ویل
لما یویل لہ، ورواہ ابن عسرو والخرجة
مسلم وبنو داود والترمذی والحاکم

”بیان الخمر الدال علی النهی عن الشطر فی النجوم“

(۵۰۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابی حریرة قال یبوی رسول الله
ﷺ عن الشطر فی النجوم، امره
الذکر لظنی والخرج معاد ابو داود
ومن ماجة

والوا حمة التي تشم الكلبين والوجه
لهذا لا ينبغي ان يغفل

(۵۱۱) بخاری حیفہ کے من الہیتم
عن ام ثور عن ابن عباس انہ قال لا بأس
ان تصل المرأة شعرها بالصوف وانما
یہی بالشعر۔ وروہ البخاری وغیرہ عن
ابن یوسف عن عروہ وعرجہ السنہ
(۵۱۲) امام ابو حنیفہ نے اپنی سند
سے ابن عباس سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا
ان کے عورت کے اپنے بالوں میں لہن کے
بہن ہاشم۔ وروہ البخاری وغیرہ عن
ابن یوسف عن عروہ وعرجہ السنہ

”بیان البحر الدال علی کراہیۃ الخزع للصبان“

بخاری کے کچھ بابوں کو چھوڑنا کچھ کو سونپنا مکروہ ہے کچھ

(۵۱۲) بخاری حیفہ کے من الہیتم
عن ام ثور عن ابن عباس انہ قال لا بأس
ان تصل المرأة شعرها بالصوف وانما
یہی بالشعر۔ وروہ البخاری وغیرہ عن
ابن یوسف عن عروہ وعرجہ السنہ
(۵۱۳) امام ابو حنیفہ نے اپنی سند
سے ابن عباس سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا
ان کے عورت کے اپنے بالوں میں لہن کے
بہن ہاشم۔ وروہ البخاری وغیرہ عن
ابن یوسف عن عروہ وعرجہ السنہ

”بیان البحر الدال علی الرخص فی الحجاب“

(۵۱۳) بخاری حیفہ کے من الہیتم
عن ام ثور عن ابن عباس انہ قال لا بأس
ان تصل المرأة شعرها بالصوف وانما
یہی بالشعر۔ وروہ البخاری وغیرہ عن
ابن یوسف عن عروہ وعرجہ السنہ

ابن من امی بکر فکانت یا رسول اللہ
الی التی عرف علی ابن امیہ العین
المر فیہما قال نعم فلرکان شئی سابق
یسبق الخضر لیسبقہ العین، وروہ محمد
بن الحسن عن وبع لاجلہذا کان عن
ذکر اللہ تعالیٰ یومن کتاب اللہ تعالیٰ
روی مثله البخاری وصلم وغیرہما۔

”بیان البحر الدال علی کراہیۃ وصل النساء الشعر بالشعر والوشم“

بخاری کے کچھ بابوں کو چھوڑنا کچھ کو سونپنا مکروہ ہے کچھ

(۵۱۰) بخاری حیفہ کے من الہیتم
عن ام ثور عن ابن عباس انہ قال لا بأس
ان تصل المرأة شعرها بالصوف وانما
یہی بالشعر۔ وروہ البخاری وغیرہ عن
ابن یوسف عن عروہ وعرجہ السنہ
(۵۱۱) بخاری حیفہ کے من الہیتم
عن ام ثور عن ابن عباس انہ قال لا بأس
ان تصل المرأة شعرها بالصوف وانما
یہی بالشعر۔ وروہ البخاری وغیرہ عن
ابن یوسف عن عروہ وعرجہ السنہ



"بیان الخمر الدال علی استحباب الصفرة فی الخضاب"

﴿خضاب میں زرد رنگ کا اختیاب﴾

(۵۱۶) ﴿وہو حقیقہ﴾ عن عبد اللہ (۵۱۶) امام ابو حنیفہ نے عہدائے
بن سعد بن ابی سعید المقری قال رجت بن سعید بن ابی سعید مقری سے روایت کیا
عنه بن عمر بن لون لعبد الصفرة کہ ہے کہ عہدائے بن عمر ابی الازمی
والل رجت رسول اللہ ﷺ یفعل ذلک پلے رنگ سے رنگتے تھے اور فرماتے کہ میں
فعلہ، رواہ الاثنانی وأخرجه نے رسول اللہ ﷺ کو مہیا کرتے دیکھا ہے۔
ابوداؤد والنسائی لمحوہ اس نے مہیا کیا۔

"بیان الخمر الدال علی کراهیة الخضاب بالسواد"

(۵۱۷) ﴿وہو حقیقہ﴾ عن یزید (۵۱۷) امام ابو حنیفہ نے عہدائے بن
عبد الرحمن عن قس بن مائق قال عہدائے ابراہیم سے روایت کیا کہ میں
کتبی نظر ابی لمحیہ ابی لعلافہ کتھا روایت کیا کہتے ہیں مہیا معلوم ہوتا ہے کہ
ضرام عرق من شدة حرمتها، رواہ میں ابو قازم کی دوا میں دیکھ رہا ہوں جیسے عرق
طلحہ وابن عسرو وأخرجه الأربعة الا کی گڑی کا شط بہت زیادہ سرخ ہو سکے
الترمذی وأخرجه مسلم فی بابی لعلافہ سب رنگ کے دانہ بکڑ کے دھواؤ قاذ
یوم فتح مکة ورائہ ولعبدہ کا لعلافہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے گئے تو
باحتاً فقال رسول اللہ ﷺ غروا علما سرور دوا کے ہاں پائل سفید تھے تم ہوا
بشی واجتنبوا السواد یہ رنگ بدلو کر سیاہی سے بچنا۔

احسرو وأخافوا أهل الكتاب، أخرج رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خضاب کرو اور
النسائی معاه والبخاری وابن ماجہ بل کتاب کی مخالفت کرو۔

"بیان الخضاب بالسواد والکتم" ﴿مندی یاد دوسرے کے ذریعہ خضاب کا عہد﴾

(۵۱۸) ﴿وہو حقیقہ﴾ عن ابی (۵۱۸) امام ابو حنیفہ نے عہدائے
حجیہ یحییٰ بن عباللہ بن معاویہ لکھی بن عہدائے معاویہ سے انہوں نے
المعروف بالأجلع عن ابی الاسود ابی الاسود نے حضرت ابو داؤد سے
عن ابی قز عن النسی شکتہ قال ان روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
احسن ما یقربکم بہ الشعر الحناء سب سے اچھا جس سے تم اپنے بال کا رنگ
والکتم، أخرجه عن الامام ثلاثة عشر بدلو مندی یاد دوسرے ہے۔
دلو یا رواہ الأربعة۔

(۵۱۹) ﴿وہو حقیقہ﴾ عن حماد (۵۱۹) امام ابو حنیفہ نے عہدائے
عن ابراہیم قال سادہ عن الخضاب انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ میں
بالوسۃ فقال بقلۃ طیبۃ ولم یزلک نے اور (شکل کے بچے) سے خضاب کے
بأساً، رواہ محمد بن الحسن فی الاثر بارے میں سوال کیا فرمایا ابھی بڑی ہے
عہ ولقد اعترض ابو یکر بالسواد والکتم اس میں کوئی حرج نہیں معلوم ہوا حضرت
وعمر بالحقابنا ابی بکر نے اور کہہ کر حضرت عمرؓ نے
صرف مندی کا خضاب کیا۔

مسحوقۃ قال حرام ان تویی النساء
فی المحاش ولی روایت فی محاشہن،
رواہ الاحسانی والکلاسی والحرطۃ
الطحاوی

(۵۲۱) (بخاری حلیفہ) عن من
عن عبد الرحمن قال وجدت بعلطی
اعرفه عن عبد الله بن مسعود قال
تہنا ان ناتی النساء فی محاشہن
(ابن ماجہ) رواہ الحرطۃ وطلحہ وابن
عسرو

(۵۲۲) (بخاری حلیفہ) عن کثیر
الرحمۃ الاصم الکوفی عن امی وادع
عن ابن عمر فی قولہ عزوجل لساہ کم
حرث لکم فأتوا حرثکم انی شتم فلا
ودبراً فی الثانی وحده لا طهر، رواہ
طلحہ والکلاسی وابن عسرو وقاتہر
عن عبد الله بن عمر فطہا وکذب
بسط المصنف الکلام علی هذا
الحادث ۵۲۲ خلاصۃ ما اجاز



”بیان الخیر الدال علی الرخصۃ فی البول فائداً“

﴿کمزے ہو کر چشپ کر نیکی رخصت﴾

(۵۱۸) (بخاری حلیفہ) عن منصور
عن امی وائل عن حلیفہ قال روایت
رسول اللہ ﷺ بول علی سباطہ لوم
لقضاء، اعرجۃ السنۃ وابن حبان
(۵۱۹) (بخاری حلیفہ) عن امی
عن ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ
عن امی وائل عن حلیفہ قال روایت
رسول اللہ ﷺ بول علی سباطہ لوم
لقضاء، اعرجۃ السنۃ وابن حبان

”بیان الخیر الدال علی ان الطیب لا یرد“ ﴿غریبہ روایت کی جائے﴾

(۵۱۹) (بخاری حلیفہ) عن امی
عن ابن عمر عن رسول اللہ ﷺ
عن امی وائل عن حلیفہ قال روایت
رسول اللہ ﷺ بول علی سباطہ لوم
لقضاء، اعرجۃ السنۃ وابن حبان

”بیان الخیر الدال علی تحريم إتيان النساء فی اذہارہن“

﴿مرد کے پیچھے کے مقام میں محبت حرام ہے﴾

(۵۲۰) (بخاری حلیفہ) عن امی
عن امی وائل عن حلیفہ قال روایت
رسول اللہ ﷺ بول علی سباطہ لوم
لقضاء، اعرجۃ السنۃ وابن حبان

و ابو داؤد والترمذی والطحطاوی وابن
حبان عن عائشة رضى الله عنہا کل مسکر حرام
وما مسکر من الخمر لعل الکلف منه حرام
ولعل الترمذی قال المسکر من حرام ووقع
فی الہدایة قالہ من حرام الخمر
بعض المسکر من الخمر لعلہ من کل
عن ابن مسعود بیان تحت حدیث ۵۲۹
وفی قولہ یراعیہ الخ۔

”ذکر خبر ثابن بدل علی ما ذکرنا“ ﴿۵۲۹﴾ ای سنی دوسری حدیث کا ذکر ہے

﴿۵۲۹﴾ (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم قال لوشرب رجل حصة من
خمر ضرب الحد فی الحصة وروہ محدث
عن علی الاثر ورواہ فی حنیفہ وہ ناعدا
فان شرب ولم یسکر حر
(۵۲۹) امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ اگر
کوئی ایک گھونٹ شراب پی لے تو حد کاٹ
جائے گی امام ابو حنیفہ کا یہی مسلک ہے اگر نہ
تو تو تیز ہے۔

”بیان الخیر الدال علی ان کل مسکر من الاشریة“

﴿حر نہ تو شراب کی ممانعت ہے﴾

﴿۵۳۰﴾ (ابو حنیفہ) عن حماد
عن علفیہ بن مرثد عن عبد اللہ بن
عمر کیساتھ حضرت عمرؓ سے روایت کیا

ورواه الدارلطفی عن الامام نسب الوهم
الی الامام فی قولہ ان من یزید وقال
ہو زاد لا یزید والوہم الثانی وقلمہ وانما
هو معروف لکن محدثا لال فی کتاب
الافتوح عن ابی حنیفہ عن عبد اللہ بن ابی
زید وقد وقلمہ عن ابن نابل عن عبد اللہ
بن ابی زید ایضا قلم یفرود ابو حنیفہ
برقمہ قال المحقق الوہم لہ من محدث
بن الحسن ورواہ نولا عن الامام

”باب الاشریة“ باب الاشریة ☆

”بیان الخیر الدال علی ان حرمة الخمر لعلہا قطعیة“

﴿شراب کی حرمت قطعی اچھی ہے﴾

﴿۵۲۸﴾ (ابو حنیفہ) عن ابی
عوف عن عبد اللہ بن شہاد عن ابن
عباس قال حرمت الخمر لعلہا قلبا
وکتیرہا، والسكر من کل شراب.
رواہ البخاری ومطہ وحماد بن
الامام عن الامام واخرج احمد
(۵۲۸) امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ
خمر نے ان مہاش سے روایت کیا کہ اگر لعلت
حرام ہے قلیل بھی کپڑ بھی (نہ ہو یا نہیں)
اور دوسری پیش کی چیزوں میں شراب اور حرام
ہے انکی قسمیں اور ناسنے کے طریقے

شرب الیہ والامۃ تلعذی بلکہ؟ فقال
ابن مسعود ولدت رسول اللہ ﷺ
یشرب الیہ ولولا فی ولدت رسول
اللہ ﷺ یشرب الیہ ماشربہ، رواہ
الحارثی

ہے اگر کسی کو خبیثہ پیچے تو دیکھا ہو تو نہ

(۵۳۳) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن سعد بن حماد قال إذا شرب الیہ
الزہب فهو حرام رواہ ابن مسعود.

(۵۳۴) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن انس بن مالک قال کان یزل علی اہل
بکر بن اہی عوسی الاشری بواسط
لیعت برسولہ الی السوق لیشرب لہ
الیہ من العوالی، رواہ ابن مسعود

(۵۳۵) (بخاری حقیقہ) عن حماد
قال کنت علی الشیہ فدخلت علی
ابراہیم وہو یطعم فطعمت منہ فوالی
فدعا لہ لیہ فلما رانی شکاکا فہ
حنانی عن عامر بن عبد اللہ بن مسعود

مدائش بن مسعود کا بیان ہے کہ

مریدہ عن اہل عن انس بن مالک لا
تشربو مسکراً رواہ الحارثی وابن
مسعود وابن عبد اللہ فی واضح ابو داؤد
عن الطحاوی تھا کم عن کل مسکر.

"بیان الخیر الدال علی العیب بعصر للحمیر" شراب پینے والے انور کے عصارہ کا حکم

(۵۳۱) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن سعد بن حماد عن ابن عمر
قال لعت الحمیر وعاصرها ومعتصرها
وسالباها وشاربها وماتھا ومسترہا،
رواہ الحارثی وابن زیاد

میں ہے انور کے پانے والا اور جس کے لئے
لے جائیں کسی طہون پید۔

"بیان الخیر الدال علی ما یحل شرہ من النبیذ وما یحرم منہ
وإباحۃ الطلاء" (خبیثہ کی کوئی قسم حرام ہے اور کوئی طہال؟)

(۵۳۲) (بخاری حقیقہ) عن حماد
عن ابراہیم عن علقمۃ قال راہت
عند اللہ بن مسعود وہو یطعم طعامہم
دعائہ لشراب فقلت لہ یوحسک اللہ

میں نے ان سے مسودہ کو کھانا کھا کر

انہو بعد اطعم ہندۃ ثم دعا بنیہ تلبیہ
سورین ثم ولد لہ فشرط وسقانی ورواہ
محمد بن الحسن وابن عسرو

(۵۳۶) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم ثناء کان یشرط الطلاء
فلنذهب لثناہ وبلی لثناہ ویجعل منہ
لیلاً فیرکۃ حتی یستلیم بشرہ ولم
یر بذلك بائاً ورواہ محمد وقال
هو قول ابی حنیفۃ وہ ناخذ

(۵۳۷) (ابو حنیفہ) عن الولید
ابن صریح مولیٰ عمرو بن حرث عن
انس بن مالک انہ کان یشرط الطلاء
علی النصف ورواہ محمد وقال لسا
ناخذ بہذا

(۵۳۸) (ابو حنیفہ) عن
ابی اسحاق السبکی عن عمرو بن
سعود عن عمر بن الخطاب قال
لا یقطع لحوم ہذم الابل فی بطونا الا
البیل الشدید ورواہ محمد بن الحسن
والحسن بن زیاد وغیرہم

(۵۳۹) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم ثناء کان یشرط الطلاء
فلنذهب لثناہ وبلی لثناہ ویجعل منہ
لیلاً فیرکۃ حتی یستلیم بشرہ ولم
یر بذلك بائاً ورواہ محمد وقال
هو قول ابی حنیفۃ وہ ناخذ

(۵۳۹) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم ثناء کان یشرط الطلاء
فلنذهب لثناہ وبلی لثناہ ویجعل منہ
لیلاً فیرکۃ حتی یستلیم بشرہ ولم
یر بذلك بائاً ورواہ محمد وقال
هو قول ابی حنیفۃ وہ ناخذ

(۵۳۸) (ابو حنیفہ) عن
ابی اسحاق السبکی عن عمرو بن
سعود عن عمر بن الخطاب قال
لا یقطع لحوم ہذم الابل فی بطونا الا
البیل الشدید ورواہ محمد بن الحسن
والحسن بن زیاد وغیرہم

(۵۳۹) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم ان عمر بن الخطاب ہی
باجرانی فلیسکر لظلم لہ علراً فلما
اخذہ قال احبسوہ فان صحا فاجلسوہ
ودعا عمر بفضلہ ودعا ہماہ لصبہ
علیہ فکسروہ ثم ضرب وسقی جلساۃ
ثم قال جکلا فاکسروہ بالماء اذا
غلیکم بشیطانہ (بحرفوہ) قال وکان
یحب البیل الشدید

(۵۴۰) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم قال کتب عمر بن
الخطاب الی عمرو بن یاسر وهو
عامل لہ علی الکوفۃ اما بعد فانا انتہی
الی شراہب من الشام من عسیر العب
ولد طیح وهو عسیر قبل ان یبلی
حتی ذهب لثناہ وبلی لثناہ فلنعت
شیطانہ وبلی حلوہ وحلاۃ فهو شبہ
بطلاہ الابل لمر من لثناہ فلیو سوا

(۵۳۹) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم ان عمر بن الخطاب ہی
باجرانی فلیسکر لظلم لہ علراً فلما
اخذہ قال احبسوہ فان صحا فاجلسوہ
ودعا عمر بفضلہ ودعا ہماہ لصبہ
علیہ فکسروہ ثم ضرب وسقی جلساۃ
ثم قال جکلا فاکسروہ بالماء اذا
غلیکم بشیطانہ (بحرفوہ) قال وکان
یحب البیل الشدید

(۵۴۰) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم قال کتب عمر بن
الخطاب الی عمرو بن یاسر وهو
عامل لہ علی الکوفۃ اما بعد فانا انتہی
الی شراہب من الشام من عسیر العب
ولد طیح وهو عسیر قبل ان یبلی
حتی ذهب لثناہ وبلی لثناہ فلنعت
شیطانہ وبلی حلوہ وحلاۃ فهو شبہ
بطلاہ الابل لمر من لثناہ فلیو سوا

عمر و النضر کلثوم و رواء طلحة و ابن
عسرو و الاشعثی و امرؤة السدة
کشمش اور مجبور اور برسر (گھڑ) اور
مجبورہ کا غیب ہانے سے متاکیا۔

”ہبان الخیر الدال علی نسخ ذلك آخراً“ (آخر میں اسکا نسخہ)

(۵۱۵) (ابو حنیفہ) عن نافع
ان کان ہند لابن عمر و النضر و الزبیر
جمعاً لہنہ و ولی آخر الحدیث
صنع مرة واحدة لوجع الراس
و النضر
(۵۱۶) (ابو حنیفہ) عن سلیمان
شیانی سے انہوں نے سن نہیں سے روایت کیا
کہ انہوں نے ان عمر کے پاس انظار کیا کہ
مڑے شربت پلایا کہ کچھ سرد معلوم ہوا
تھا کہ آئے اور پچھا شربت کیا تھا میں تو
بے خود رہا تھا ان مڑے شربت پلایا میں نے تو
کشمش اور مجبور کے علاوہ کچھ زیادہ میں کیا کہ

(۵۱۷) (ابو حنیفہ) عن نافع
عن ابن عمر ان کان ہند لہ زبیر
للان للعامة انی لہ تمرات لانی لا
اصبر و وحده و رواء طلحة
(۵۱۸) (ابو حنیفہ) عن نافع
عن ابن عمر ان کان ہند لہ زبیر
للان للعامة انی لہ تمرات لانی لا
اصبر و وحده و رواء طلحة

(۵۱۹) (ابو حنیفہ) عن نافع
عن ابن عمر ان کان ہند لہ زبیر
للان للعامة انی لہ تمرات لانی لا
اصبر و وحده و رواء طلحة

بہ شراہم و رواء الحسن بن زاد۔
استیصال میں مسحت و دیر۔

(۵۱۱) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم قال اذا طبخ العنبر
للغلب للقاء و ولی للقاء لیل ان یطی
فلا یاس بشرہ ولی هذا الباب انار
کتورہ

(۵۱۲) (ابو حنیفہ) عن الشعی
ان قال بالعمان الشرب البیل و ان کان
فی سلبہ مفرق و رواء ابن عسرو
والاشعثی

(۵۱۳) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابراہیم ان قال فی الرجل یشرط
البیل حتی یسکر ان قال القدر
الآخر الذی یسکر منہ و المہرام
آکر کیلہ جسکے نشہ ہوا بعد ہی حرام ہے۔

”ہبان الخیر الدال علی النہی عن الخلیطین او لا یشرع لکما غریز (ممانعت)

(۵۱۴) (ابو حنیفہ) عن حماد
عن ابن عمر ان کان ہند لہ زبیر
للان للعامة انی لہ تمرات لانی لا
اصبر و وحده و رواء طلحة

المعماء جبار والقلب جبار والمعدن
جبار والرجل جبار ولی الرکز الخمس،
رواه الکلاخی عنہ والجار البعل والعرج
ابو خالد عن ابی هريرة الرجل جبار
وأخرجہ السلی والذولعی والقال لم
یروہ غیر سلیمان بن حسن وعاصم
المطاط عن الزهری یعنی حفظ الرجل
جبار ولیه الا بحدث الحنبلیہ والقالوا
الصحيح المعماء جبار أخرجه السنة

☆ "القصاص والديات" قصاص اور دیتیں ☆

"میان النہر الذال علی معنی شبه المعدن ومانو جہ وان لا یستولی القصاص
الا بالنسب" ﴿شہ محمد دریں کے موضوعات اور قصاص صرف کھارے لیا جائیگا﴾

(۵۵۵) (۵۵۵) امام ابو حنیفہ نے حد سے
عن ابراہیم انہ قال ماتعمدہ الانسان
شخصاً بغير حلیة قللہ فہر شبه
العمد لعلہ فیہ الذبہ ولا یقتل بہ، رواہ
الحسن بن زناد، ورواہ ابن عسرو
وأخرجہ ابن ابی شیبہ وأصحاح
ہے قتل نہیں کیا جائیگا۔

(۵۵۲) (۵۵۲) امام ابو حنیفہ نے حد سے
ابن مرثد وحمام الہما حدیثہ عن
عبد اللہ بن براء عن ابیہ عن النسی
﴿انہ قال الشربوا فی کل ظرف
فان الظرف لا یحل شئاً ولا یحرمہ
رواہ العارفی عنہ﴾

(۵۵۳) (۵۵۳) امام ابو حنیفہ نے حد سے
ابن مرثد عن سلیمان بن براء عن ابیہ
عن النسی ﴿انہ قال یہبنا کم عن
الشرب فی الحتم والعزت فاشربوا
فان الظرف لا یحل شئاً ولا یحرمہ
ولا یشرہ مسکراً رواہ الکلاخی
والعزلی عنہ وأخرجہ مسلم والنسائی
والترمذی ولی هذا الباب جاء المصنف
بما یؤید واحدہ﴾

☆ "باب الجنایات" جنایات کا بیان ☆

"الی النابۃ تنفخ ہر جملہا" ﴿چرچائے کاسے پھروں سے کل دینا﴾

(۵۵۴) (۵۵۴) امام ابو حنیفہ نے حد سے
عن ابراہیم قال قال رسول اللہ ﷺ
سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ

ولا ذو عہد فی عہدہ بکافر یعنی لا
بقتل مؤمن ولا ذو عہد کافر بکافر
میراثی عہد ای (اللہ) کذلک
الظہیم والتاخیرو فی قولہ تعالیٰ واللی
لم یحسن من المصحح

”بیان العہد المال علی ترک القود بالقصاص والجمع بینہما ومن الذبہ وان
المصحح علیہم یصلون بالایمان فیہا قساست کے بدلے تعاقب کا ترک اور
قساست دیتے کے درمیان جمع اور قسم میں مکمل دعا علیہم سے ہو گی“

(۵۵۹) (۵۵۸) کلام اگر حقیقتاً عن حداد
عن ابراہیم ابنہ وجد قتیل علی عہد
عمر فی بئر لا یطرون من قتلہ بین
وادعہ وخیوان فبلغ ذلک عمر فکتب
ان یسوا ما بینہما فایہما کان القرب
إلی القتل یمخرج منهم خمسون وجلاً
لیقسمون باللہ ما قتلواہ ولا علما لہ
فالتأوی علیہم الذبہ رواہ الحسن بن
زہاد عن ابن عسرو عنہ والبیہقی
فیہ اخبار ورواہات
(۵۵۸) کلام اگر حقیقتاً عن حداد
عن ابراہیم ابنہ وجد قتیل علی عہد
عمر فی بئر لا یطرون من قتلہ بین
وادعہ وخیوان فبلغ ذلک عمر فکتب
ان یسوا ما بینہما فایہما کان القرب
إلی القتل یمخرج منهم خمسون وجلاً
لیقسمون باللہ ما قتلواہ ولا علما لہ
فالتأوی علیہم الذبہ رواہ الحسن بن
زہاد عن ابن عسرو عنہ والبیہقی
فیہ اخبار ورواہات

فکتب والی الکوفۃ إلی عمر بن
العطاب بثلک فکتب الیہ ان اقلعہ
إلی اولیاء القتل فان شأوا فتلوا وان
شأوا علوا لم یتب الیہ ان اللہ بالذبہ
من بیت المال وذلك انہ بلغہ انہ قارن
من فرسان العرب رواہ الحسن بن زہاد
وعلم منہ المسلم یقتل بکافر مثله
أخرجه عبدالرزاق عن عمر بن الخطاب
وأخرجه الطبرانی مثله عن عمر زحلاً
حدثت قرأی أخرجه ابن ابی شیبہ
وصحیحة ابن حزم

”بیان تأویل الحدیث الذی یضاد ما ذکرنا“
چند کردہ احادیث کے مخالف حدیث کی تاویل کی

وکتب من العلماء یقولون لا
بقتل مؤمن بکافر ومستدلہم احادیث
وفیہا حدیث عائشہ أخرجه ابو داود عن
عائشہ فیہ لا یقتل مؤمن بکافر ولا
ذو عہد فی عہدہ ومعلوم ان ذلک
کافر فصار معنی الکلام لا یقتل مؤمن

و ترفع حصۃ النبی عدا، فقال عمر
والا اری ذلك، رواء الامام محمد
واخرجہ السہلی
کہ انہ کو دیا یہ لہذا حق نہیں ہے کہ
دوسرے بھی نہیں لے سکتے، فرمایا آپ کی کیا
راے ہے؟ جواب دیا میں سمجھتا ہوں کہ اس
مقتول کی دیت قاتل کے ہاتھ سے لائی جائے،
اور عاقبت کرنے والے کا حق فسخ کر دیا جائے،
مڑے کو فرمایا میری بھی بھی رائے ہے۔

"بیان الخیر النال علی ان ذیہ الخطاء اخصاس و ذیہ شہ العمد ارباع"
﴿قتل خطاء کی دیت پانچ قسم کے گناہ شہ کی دیت چار قسم کے گناہ ہیں﴾

(۵۶۲) ﴿وہو حلیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود قال
قال فی ذیہ الخطاء، مئة بعر، عشرون
اہنة معاض، وعشرون اہنة لون،
وعشرون ابن معاض، وعشرون حقة،
وعشرون جذعة و فی شہ العمد ارباع،
خمسة وعشرون اہنة معاض، وخمسة
وعشرون اہنة لون، وخمسة وعشرون
حقة، وخمسة وعشرون جذعة، رواء
الحسن بن زیاد وابن عسرو واخرجہ
الاربعة

"بیان الخیر النال علی الترغیب فی العقوب عن القصاص"
﴿قصاص کو معاف کرنے کی ترغیب﴾

(۵۶۱) ﴿وہو حلیفہ﴾ عن حماد
ابن یسار عن ابن عباس ان النبی ﷺ
قال من عفا عن دم لم یکن لہ ثواب
الا الحنة رواء البخاری واخرجہ
المصنوع ومعاہ عند ابی داود
والتی و ابن ماجہ
جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔

"بیان الخیر النال علی عفو بعض الاولیاء عن القصاص"
﴿بعض اولیاء کا قصاص معاف کر دینا﴾

(۵۶۱) ﴿وہو حلیفہ﴾ عن حماد
عن ابراہیم ان عمر ائی برجل قتل
شخصاً عمداً فامر بقطر لفظ بعض
الاولیاء فامر بقتله فقال ابن مسعود
ماتت النفس لهم جميعاً فلما عفا هذا
احیی النفس فلا یستطیع ان یاخذ
حقة حتی یاخذ حرة، قال فما تری؟
قال لری ان تجعل الذیة فی ماله
انہوں نے ہر ایک قتل سے روایت کیا کہ
مڑے کے پاس ایک آدمی لایا جس نے ایک
آدمی کو مرزا قتل کیا تھا مڑے نے قتل
(قصاص) کا حکم دے دیا کسی دلی نے اپنا حق
معاف کر دیا پھر بھی قتل کا حکم دیا ابن مسعود
نے عرض کیا کہ آدمی سب کا مرزا قاتل ہے
اس نے معاف کر دیا تو اس نے (اپنے حصہ

﴿حکم کے اعتبار سے اونٹ کی قسمیں﴾

ابن مخاض	ایک سالہ بچہ	دیت کی اصل اونٹ ہے بر نہاد
ابن لون	دو سالہ بچہ	میں اونٹ کی قیمت سے چاندی یا سونے مقرر
حلقہ	تین سالہ بچہ	ہوگا ہمارے لئے ۱۰۰۰۰ سالہ میں ایک لاکھ
جلدعہ	چار سالہ بچہ	بیل سودی ہے، قیمت کے اعتبار سے ہی
القص	پانچ سالہ بچہ	گائے بکری بکرا وغیرہ ہو سکتا ہے۔
الرباع	چھ سالہ بچہ	
سدیس	سات سالہ بچہ	
بازل	آٹھ سالہ بچہ	

”بیان الخبر الدال علی قیمۃ الدیۃ وتقدیر البذل فیہا“

﴿قیمت کے اعتبار سے دیت کے بدل کی قسمیں﴾

عن الثمنی من عمر انة لفرح علی	(۵۶۳) ﴿فان حیلہ﴾ عن الہدیۃ	(۵۶۳) امام ابو حنیفہ نے
اعل الذهب الف دينار فی الدیۃ،		موت سے انہوں نے قسمی سے انہوں نے
وعلی اعل الورق عشرة الاف رواء		حضرت عمرؓ سے روایت کیا کہ عمرؓ نے سونے
محمد ابن الحسن عۃ واخر عۃ		والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر
البہلی والسبی		دس ہزار درہم مقرر کئے (لیکن اونٹ کی
		قیمت کے اعتبار سے دوسری چیزوں کی
		دیت گنتی یہ مقرر ہو سکتی)۔

”بیان الخبر الدال علی حکم جراحات النساء“ مورت کے زخموں کی دیت کا حکم

عن ابراہیم عن علی قال عقل المرأة	(۵۶۴) ﴿فان حیلہ﴾ عن حمادۃ	(۵۶۳) امام ابو حنیفہ نے حد
علی النصف من عقل الرجل فی		سے انہوں نے ابراہیمؓ سے انہوں نے
النفس ولہما دونہا رواء البہلی عن		حضرت عمرؓ سے روایت کیا کہ مورت کی
الشافعی عن محمد بن ابی حنیفۃ		دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے چنانچہ میں
والحسن بن زیاد عۃ معناه		اور چنانچہ سے (مرد کی عضو میں بھی)۔
عن ابراہیم عن ابن مسعود قال تسوی	(۵۶۵) ﴿فان حیلہ﴾ عن حمادۃ	(۵۶۵) امام ابو حنیفہ نے حد
جراحات النساء والرجل فی السن		سے انہوں نے ابراہیمؓ سے انہوں نے
والموضحة وما کان مما سوی ذلك		مستوی سے روایت کیا کہ مرد اور مورت کا
فالنساء علی النصف من جراحات		زخمی زخموں اور موصو (دماغ تک) یہ پانچواں
الرجل ورواہ الحسن بن زیاد		مرد کا زخم (میں زیادہ ہے اس کے علاوہ میں
		مورت مرد کی نصف ہے۔
عن ابراہیم عن زید بن ثابت انہ قال	(۵۶۶) ﴿فان حیلہ﴾ عن حمادۃ	(۵۶۶) امام ابو حنیفہ نے حد
جراحات النساء مثل جراحات الرجال		سے انہوں نے ابراہیمؓ سے انہوں نے زید
لہما دونہا ومن ثلث النہۃ فان زادت		نہایت سے روایت کیا کہ مورت اور مرد
الجراحات علی الثلث کافت جراحات		کی دیت ٹھٹھ تک زیادہ ہے اس کے بعد
النساء علی النصف من جراحات		مورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف
		ہے۔

الرجال، رواه الحسن بن زياد عن
والبيهقي وابن أبي شيبة

”بيان الخبر الدال على ان دية المسلم والذمي سواء وفي حكمه
المستامن“ ﴿مسلمان اور ذمی اور مستامن کی دیت برابر ہے﴾

(۹۶۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الزهری
عن النبی ﷺ قال دية اليهودی
والنصرانی مثل دية المسلم، رواه
الحاکمی عنہ۔
(۹۶۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الزهری
عن ابی بکر وعمرؓ انهما قالا دية اهل
الذمة مثل دية الحر المسلم، رواه
طحاوی عنہ۔

(۹۶۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
الغطفاء الجراح بن المنهال عن
الزهری عن ابی بکر وعمرؓ انهما قالا
دية اليهودی والنصرانی مثل دية الحر
المسلم رواه ابن عسرو من طریق
محمد بن عیسیٰ

(۹۷۰) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الہیثم

ابن ابی الہیثم ان النبی ﷺ وابی بکر
وعمرؓ و عثمانؓ قالوا دية المعتد دية
الحر المسلم، رواه الامام محمد بن
الحسن عنہ۔

(۹۷۱) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن الحكم
بن عیسیٰ ان علیاً قال دية اليهودی
والنصرانی وکل ذمی بکتابہ المسلم،
رواه عبد الرزاق فی مصنفہ عنہ قلنا
قولنا وقال مالک دية ذمی سنة الاول
درهم وقال الشافعی دية اهل الکتاب
اربعة الاف درهم ودية المحوسب
لثمان مائة درهم ولد غلد البیهقی
لهذا باباً فی مستدرک

﴿ابو حنیفہ﴾ عن الہیثم
عن ابی بکر وعمرؓ انهما قالا
”بيان الخبر الدال على ان الوصية مقدرة بالثلث“
﴿وصیت تہائی ترک تک متعین ہے﴾

(۹۷۲) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن عطاء
ابن السائب عن ابيہ عن سعد بن ابی
وقاص قال دخل علی النبی ﷺ
ابن السائب سے ابیہ عن سعد بن ابی
ابن السائب سے ابیہ عن سعد بن ابی
ابن السائب سے ابیہ عن سعد بن ابی

”بیان الخیر الدال علی ان النکح من راس المال“ میت کا کفن مال ذکر سے ہوگا

(۵۷۶) ابو حنیفہؒ عن حماد
عن ابراہیم انه قال النکح من جمیع
المال رواہ محمد بن عبد الرحمن بن یونس
عن ابراہیم بن یونس عن حماد بن عمار
عن ابراہیم بن یونس عن حماد بن عمار
عن ابراہیم بن یونس عن حماد بن عمار

”بیان الخیر الدال علی ان وصی الیتیم له ان یتخاطط طعامه بطعامه“
یتیم کا کسی اپنا کھانا یتیم کے کھانے میں ملا سکتا ہے

(۵۷۵) ابو حنیفہؒ عن الہیثم
عن الہیثم عن مسروق عن عقیقہ
قلت لمقول ان الطین باکثون اموال
الیتیم عقیقہ ایضا باکثون فی بطونہم
فلانہ جزل من کان یولی الیتیم ظم
بخریوہا فشق علیہم حفظہا، وعاقبوا
الایم علی فلسہم فقلت الایۃ النبیۃ
لحلفت علیہم وہی قولہ تعالیٰ
وینزلونک عن الیتیم لعل اصلاح لہم
حسب الایۃ لیس لہم، رواہ العسکری عنہ
وانوداد والسبی

بعودی فی مرضی، قلت یا رسول
اللہ اوصی بما فی کلبہ؟ قال لا قلت
فینصفہ؟ قال لا قلت فینصفہ؟ قال
فالثالث والثالث کثیر او کثیر لا تدع
اھلک یتکفون النبی رواہ محمد
عنہ، وقال بہ لاعد وروی غیرہ من
اھل المسند واخرجہ السنۃ
کما کہی میری بیماری میں رسول اللہ ﷺ نے
میری عیادت کی میں نے عرض کیا کہ اے
اللہ کے رسول کیا میں اپنے مدے میں کی
دیت کر دوں؟ فرمایا نہیں عرض کیا
آدمی کے؟ فرمایا نہیں عرض کیا گٹ کی؟
فرمایا گٹ کی کر دو اور گٹ بہت ہے اپنے
دل کو اس مال میں مت چھوڑ کہ لوگوں
سے چھینا جائے۔

”من یوصی بالصدقۃ عند الموت“ موت کے وقت مدد کی وصیت کا حکم ہے

(۵۷۳) ابو حنیفہؒ عن ابی
اسحاق السبعی عن ابی الشرفۃ قال
سمعت رسول اللہ ﷺ یقول مثل
الذی یتصدق لو یصل عند الموت
کافی یھدی إذا شیع، رواہ المعظم
عنہ واخرجہ احمد والترمذی
والنسبی والحاکم وأخرج ابو داود
عن ابی ہریرۃ ولعلہ لان یتصدق المرأ
فی حیاتیہ بلوہم بحولہ لان یتصدق
بماتۃ عند مولہ

ہے

☆ "الفرقہ النضر" ☆

"بیان الخیر الدال علی ان المسلم لا یوث الیکافر ولا العکس"
﴿مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو گا﴾

(۵۷۷) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن ابی
الریس عن جابر بن رسول اللہ ﷺ قال
لا یوث المسلم العرفی الا ان یكون
عبدًا لوائعہ وواہ الحولفی.
(۵۷۷) امام ابو حنیفہ نے ابو
الریس سے انہوں نے حضرت جابر سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
مسلمان عفرنی کا وارث نہیں ہو سکتا ہے
اگر عفرنی مسلمان کا نظام یا ہادی ہو تو
وارث ہو سکتا ہے (یعنی نعم)

(۵۷۸) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابی ابرہیم عن عمر بن العاصی قال
المشرون بعضهم اولیاء بعض لا
فرلهم ولا یوثون. وواہ الحسن بن
زناد وحماد
(۵۷۸) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے انہوں نے ابو ابرہیم سے انہوں نے عمر
بن قاصب سے روایت کیا کہ حضرت عمر
نے فرمایا ہے کہ مشرک آپس میں ایک
دوسرے کے ولی ہیں نہ ان کے وارث ہم
ہوں گے نہ ان کے وارث ہوں گے۔

(۵۷۹) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن حماد
عن ابی ابرہیم فی الولد الصغیر یموت
واحد ابویہ کافر والا عمر مسلم
یورث المسلم ایہما کان وواہ حماد
(۵۷۹) امام ابو حنیفہ نے حماد
سے حماد نے ابو ابرہیم ثقی سے روایت کیا کہ
جب کوئی بالغ مسلم بچہ مر جائے تو اس
کے باپ میں سے کوئی مسلمان ہو تو

کرتے ہیں آپ فرمادیجیوں کی اصطلاح
بجائے اگر تم انکو اپنے ساتھ طاف تو وہ
تمہارے ہمائی ہیں (کوئی حرم نہیں) اور
خدا کا خوب چاہتا ہے۔

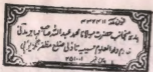
"بیان الخیر الدال علی نسخ الوصیۃ للوالدین والاخارب"
﴿والدین اور رشتہ دار کیلئے وصیت کا نسخہ﴾

(۵۷۶) ﴿ابو حنیفہ﴾ عن اسماعیل
ابن عقیل عن شریح بن مسلم
الخولانی عن ابی امامۃ قال سمعت
رسول اللہ ﷺ یقول علم حجة النواحد
ان الله تعالى قد اعطى کل ذی حق
حقه فلا وصیۃ لوارث الحلیث ولقد
مر فی الکفالة، وواہ حنبلہ وواہ حرجہ
ابو حنبلہ والترمذی وابن ماجہ
(۵۷۶) امام ابو حنیفہ نے اسما
روایت کیا کہ ابو امامہ فرماتے ہیں کہ
خولانی سے ابی امامہ سے رسول اللہ
ﷺ فرماتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار
کو اس کا حق دیا ہے (آیت میراث نازل کر دی)
اس وارث کیلئے وصیت نہیں پہلے کتب شریعہ
کی وجہ سے فرض حجب آپ فرض نہیں لیں
اگر وصیت کی ہو رہی تو رشتہ نے اپنا حصہ لے لیا تو
بچ کر رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُ

بعوت الرجل منكم ولا يترك ذروة فليضع
ماله حيث شاء، رواه محمد بن الحسن
عن قتاد بن نافع وأحمد بن محمد الطحاوي.
اس کا کوئی وارث نہ ہو تو پانچ سال جہاں چاہے
خرچ کر دے۔

الحمد لله الذي بلغنا هذه نعم الصالحات والصلوة والسلام على
محمد المبعوث الى جميع المخلوقات ربي الموفق والمساعد لتقبل مني حسب
ما واقتضى والتممت بغفر حول مني ولا فورة يا غاثي الحسنات آمين آمين يا
ربي ورب العالمين ۳/ جمادى الاولى ۱۹۹۸ھ ليلة السبت.



بسم الله الرحمن الرحيم

میری و محمدی حضرت محمد حنیف صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مترجم : رام عیارے (محبوب خدا) پھر رام ملی (خدا کے قوی)
عرف ملی مراد جو بظلم بھانہ ملکہ گھوڑی اسلام ہو کر اب محمد عبد اللہ بن
عبدالوہاب ہندی، بستوی مساجد ملی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

وَأَخْرَجُوا أَنَا أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ

مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ

الْمَقْبُولِينَ وَعَلَى مَنْ اتَّبَعَهُمْ

مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

أَمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

AF-1055



ناشر
مُحَمَّد حَنِيف

۶/۲۱ اورنگ آباد، ناظم آباد کراچی ۷۵ پاکستان

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com